﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللهِ یُؤتِیهِ مَن یشاء☆﴾(آل عمران:٧٤) ﴿......عَسٰی اَن یَبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً محموداً﴾ (بنی اِسرائیل: ٨٠)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:۔ نصیر احمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۱۰ /اکتوبر ۱۹۹۷ء شمارہ ۴۱
۸/ جمادی الثانی ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۰/اخاء ۱۳۷۶ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

متقی مختلف کوششوں اور تزکیوں سے نور حاصل کرتا ہے

"...... تقویٰ جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کسی قدر تکلف کو چاہتا ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ " ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب"(البقرہ: ۳،۴) اس میں ایک تکلف ہے۔ مشاہدہ کے مقابل ایمان بالغیب لانا ایک قسم کے تکلف کو چاہتا ہے۔ سو متقی کے لئے ایک حد تک تکلف ہے کیونکہ جب وہ صالح کا درجہ حاصل کرتا ہے تو پھر غیب اس کے لئے غیب نہیں رہتا۔ کیونکہ صالح کے اندر سے ایک نہر کھلتی ہے جو اس میں سے نکل کر خدا تک پہنچتی ہے۔ وہ خدا اور اس کی محبت کو آنکھ سے دیکھتا ہے کہ "من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمی"(بنی اسرائیل: ۷۳) اسی سے ظاہر ہے کہ جب تک انسان پوری روشنی اسی جہان میں نہ حاصل کرلے وہ کبھی خدا کا منہ نہ دیکھے گا۔ سو متقی کا یہی کام ہے کہ وہ ہمیشہ ایسے سرمے تیار کرتا رہے۔ جس سے اس کا روحانی نزول الماء دور ہو جائے۔ اب اس سے ظاہر ہے کہ متقی شروع میں اندھا ہوتا ہے۔ مختلف کوششوں اور تزکیوں سے وہ نور حاصل کرتا ہے۔ پس جب وہ سوجاکھا ہو گیا اور صالح بن گیا۔ پھر ایمان بالغیب نہ رہا اور تکلف بھی ختم ہو گیا۔ جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کو برأی العین اسی عالم میں بہشت و دوزخ وغیرہ سب کچھ مشاہدہ کرایا گیا۔ جو متقی کو ایک ایمان بالغیب کے رنگ میں ماننا پڑتا ہے وہ تمام آپ کے مشاہدہ میں آگیا۔ اس آیت میں اشارہ ہے کہ متقی اگرچہ اندھا ہے اور تکلف کی تکلیف میں ہے لیکن صالح ایک دارالامان میں آگیا ہے اور اس کا نفس، نفس مطمئنہ ہو گیا ہے۔ متقی اپنے اندر ایمان بالغیب کی کیفیت رکھتا ہے۔ وہ اندھادھند طریق سے چلتا ہے۔ اس کو کچھ خبر نہیں۔ ہر ایک بات پر اس کا ایمان بالغیب ہے یہی اس کا صدق ہے اور اس صدق کے مقابل خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ فلاح پائے گا۔"اولئك ھم المفلحون"(البقرہ: ٦)۔

(ملفوظات جلد اول، طبع جدید۔ صفحہ ۱۸)

جماعت کو خدا نے ایک بالغ اور باشعور قیادت بخشی ہے

گیمبیا کے تازہ حالات پر تبصرہ

الاسکا کے سفر کے تجربات اور ہومیو پیتھی کی کتاب سے متعلق بعض اہم امور کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۶/ستمبر ۱۹۹۷ء

(وائیٹ ہارس، کینیڈا۔ ۲۶/ستمبر): سیدنا حضرت امیر المومنین، خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ کینیڈا کے صوبہ Yukon کے شہر White Horse میں High Country Inn کی لائبریری میں ارشاد فرمایا جو اس ہوٹل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور قافلہ کے قیام کے دوران بطور مسجد زیر استعمال ہے۔ اس لائبریری میں کتابیں کم ہیں اور اس کی دیواروں کو کتابوں کی خوبصورت پینٹنگ سے سجایا گیا ہے۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ اگرچہ میں نے وعدہ کیا تھا کہ انشاء اللہ ہم الاسکا کے سب سے اوپر کے مقام یعنی اس مقام پر جمعہ پڑھیں گے جو نارتھ پول کے قریب ترین ہے جیسا کہ ناروے میں نارتھ کیپ ہے اسی طرح الاسکا میں بھی ایک جگہ ہے۔ اگرچہ ناروے والی نارتھ کیپ سے ۶۰، ۷۰ میل نیچے ہے مگر اس کے باوجود یہ امریکہ کا سب سے اوپر کا آخری مقام ہے جو نارتھ پول کے قریب تر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں جماعت کے عمومی علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ وہ نارتھ کیپ جہاں سے ناروے میں خطبہ دیا تھا وہ تاریخی لحاظ سے اب بھی ایک چیلنج ہے۔ وہ خطبہ ایسی جگہ سے دیا گیا جہاں یا مسلسل دن رہتا ہے یا مسلسل رات۔ جہاں غالباً اس سے پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی گئی۔ آئندہ بھی میں نہیں سمجھتا کہ کبھی کچھ لوگ مشقت برداشت کر کے وہاں جائیں گے اور ساری دنیا سے مخاطب ہو کر جمعہ پڑھیں گے۔ بہر حال سابقہ تاریخ کے لحاظ سے یہ واقعہ ایک بے مثل واقعہ کے طور پر لکھا جائے گا۔ اب خواہش تھی کہ امریکہ سے بھی نارتھ پول سے خطبہ دوں مگر یہاں آکر الاسکا کا جو نقشہ دیکھا ہے وہ مختلف ہے۔ انتہائی شمال کے مقام تک کے تمام سفر بند ہو چکے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہاں برف بہت پڑی ہوئی ہے۔ الاسکا میں اکثر سیاح جو سیر کے لئے آتے ہیں ان کے لئے امریکہ نے بہت اشتہار بازی کر رکھی ہے۔ بہت سے دلکش مناظر ہیں جو مسافروں کو الاسکا کی طرف کھینچتے ہیں اور جب تک مسافر اتنی تعداد میں آ رہے ہوں کہ ان کی دیکھ بھال کے خرچ نکال کر منافع ہو رہے ہوں تو یہ راستے کھلے رکھتے ہیں۔ جب ایسا نہ ہو تو ان رابطوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ یہاں آ کر معلوم ہوا کہ ایک بس Arctic سرکل کی طرف جاتی ہے۔ لطف الرحمان خان

باقی خلاصہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تاکہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔

ہفتہ ۲۰/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ۲۰/ستمبر ۱۹۹۷ء کا ریکارڈ شدہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن کے ساتھ بچوں کی کلاس کا پروگرام نشر کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امام صاحب نے بچوں کو بتایا کہ آج کا دن یعنی ۲۰/ستمبر تاریخ احمدیت میں بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ۲۰/ستمبر ۱۹۴۷ء کے دن حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی بار ربوہ کی چٹیل زمین پر قدم رنجہ فرمایا اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کی اور پانچ بکرے ذبح کئے گئے اور اس طرح ربوہ شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ بعدہ حضور انور نے عصر کی نماز باجماعت پڑھائی اور لاہور واپس تشریف لے گئے۔

اس تعارف کے بعد مکرم امام صاحب نے بچوں کو بتایا کہ آج کل حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق جماعت کی اہم شخصیات کو آپ سے متعارف کرانے اور ان کی نصائح سے فائدہ اٹھانے کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔ چنانچہ آج مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔اے۔ وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ کے عہدے پر فائز ہیں آپ میں موجود ہیں۔ آپ جو سوال پوچھنا چاہیں پوچھیں۔

☆......ایک بچے نے احمدی ہونے اور بچپن کے حالات بیان کرنے کی درخواست کی۔ آپ نے بتایا کہ ان کے والدین نے احمدیت ایک خواب کی بنا پر قبول کی تھی۔ خواب میں انہیں آنحضرت ﷺ نے بتایا کہ احمدیت سچی ہے آپ اسے قبول کر لیں۔ ہماری والدہ نماز کی بہت پابند اور تلاوت تواتر کے ساتھ کرتی تھیں۔ ان کے نمونہ نے ہمیں بہت فائدہ پہنچایا۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے محلے کے محترم سید صادق صاحب مرحوم بچوں کی بہت تربیت کیا کرتے تھے اور اب جب بھی مجھے موقعہ ملتا ہے ان کی تربت پر جا کر ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔

☆......ایک بچے نے کہا کہ آپ اپنی زندگی کا کوئی دلچسپ واقعہ سنائیں۔ آپ نے بتایا کہ اطفال کے مقابلہ کے لئے یہ اعلان کیا گیا کہ جو طفل ۴۰ دن تک باقاعدہ وقت پر پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرے گا اسے انعام دیا جائے گا۔ چنانچہ بہت سے بچوں نے یہ شرط پوری کی اور انہوں نے بتایا کہ انہوں نے بھی انعام حاصل کیا۔

☆......دیگر باتوں کے علاوہ ایک بچے نے پوچھا کہ اگر صبح کی نماز کے لئے اٹھنا مشکل لگے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے کہا کہ اس بات کا انحصار گھر کے ماحول پر ہے۔ یہی سوال جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ رات کو سوتے وقت اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہو کہ مجھے صبح ۵ بجے جگا دینا یعنی Auto Suggestion سے کام لے تو یہ فامولا ضرور کام کرتا ہے۔

☆......بعض مختصر سوالوں کے بعد ایک بچے نے پوچھا، مغربی دنیا کے احمدی بچوں کو آپ کا کیا مشورہ ہے؟ جواباً آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے،" یاایھاالذین آمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین" آپ کو حضور انور ایدہ اللہ کی صحبت کا شرف حاصل ہے۔ آپ خطبات جمعہ سنا کریں۔ سوال و جواب کی محفلوں میں حضور انور کے ارشادات کو غور سے سنیں اور سمجھیں۔ اس سے آپ کے علم میں بیحد اضافہ ہوگا اور آپ کی شخصیت قابل رشک بنے گی۔ بچوں کی صحبت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی سچی کتاب یعنی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھیں۔ احادیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لاثانی لٹریچر زیر مطالعہ رکھیں۔ ایک متقی مومن کے لئے عالم دین ہونا ضروری ہے۔

اتوار، ۲۱/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ہارٹلے پول سے آئے ہوئے انگریز زائرین کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ۲۳/اپریل ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ شدہ ملاقات پھر نشر کی گئی۔

سوموار، ۲۲/ستمبر ۱۹۹۷ء:

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۵۹ جو ۹/جنوری ۱۹۹۵ء کو براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔ قارئین کی دلچسپی اور ہومیوپیتھی کے فوری فوائد کے پیش نظر آج کے حضور انور کے ذاتی تجربے کو تحریر کیا جاتا ہے۔ حضور انور سٹوڈیو میں تشریف لائے تو کھانسی اور زکام ظاہر و باہر تھے۔ حضور نے فرمایا پرسوں کھٹی مچھلی کا سالن کہیں سے آیا اور اصرار تھا کہ ضرور کھائیں۔ اب گلا پکڑا گیا۔ پھر ڈھائی گھنٹے کی سوال و جواب کی مجلس تھی پھر بخار شروع

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

صاحب نے جہاز کے انتظام کی کوشش کی اور سب کوشش کے بعد ایسا انتظام کر لیا کہ ایک جہاز جس میں ۱۰ سے پندرہ مسافر بیٹھ سکتے تھے مگر اس کے لئے بھی اسے زائد پٹرول کے ٹینک اٹھانے پڑتے اور ایسی صورت میں صرف ۵، ۷ آدمی اس میں جا سکتے۔ ہمارے قافلے کے لحاظ سے یہ کوشش بے سود تھی۔ کیونکہ بعض دفعہ موسمی حالات کی وجہ سے یہ خطرناک بھی ہو سکتا تھا اس لئے اس پروگرام کو ختم کر دیا۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک الاسکا آنے کا تعلق ہے یہ سفر بے کار نہیں رہا۔ یہ سفر بہت معلوماتی رہا اور جہاں تک لطف الرحمان صاحب کا تعلق ہے انہوں نے بھی یہ معلومات اس اشتہاری لٹریچر سے حاصل کی تھیں جو حیرت انگیر طور پر الاسکا کو بڑا عظیم دکھاتا ہے اور دور دور سے لوگوں کو کھینچتا ہے۔ جو نقشے کھینچے گئے تھے وہ بالکل مختلف نکلے۔ حیرت انگیز طور پر ایک اور دنیا دیکھی۔ الاسکا کے شمالی حصہ میں جہاں ایک شہر پہنچے وہاں ہمیں کوٹ اور سویٹر اتارنے پڑے اور کمروں کے اندر بھی ائر کینڈیشنر چل رہے تھے۔ باہر کی دنیا سوچ بھی نہیں سکتی کہ الاسکا میں اتنی گرمی پڑ رہی ہو گی۔ اگرچہ سردیوں میں منفی ساٹھ درجے بھی ہو جاتا ہے مگر سارا علاقہ خشک علاقہ ہے۔ ناروے کے شمالی علاقے سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی صناعی کی حیرت انگیز مثال پیش کرتا ہے۔ وہی تصور لے کر یہاں آئے تھے۔ اگرچہ وہ تصور تو منہدم ہو گیا مگر معلومات میں اضافہ کا جہاں تک تعلق ہے اس میں اضافہ ہوا۔ پس احباب کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ سفر بے کار گذرا۔ وہاں بھی بعض بہت خوبصورت علاقے تھے، بہت سی جھیلیں بھی تھیں، دریا یا دریا نما نالے بھی تھے مگر ان کا تعلق اس برف سے ہے جو تھوڑی پڑتی ہے مگر سردی ہونے کی وجہ سے اسی طرح رہ جاتی ہے اور گرمی میں پگھل کر دریا بن جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ الاسکا ایک الگ دنیا ہے۔ جب تک انسان خود یہاں نہ آئے اسے کتابوں میں پڑھ کر اس کا تصور نہیں ہو سکتا۔ خشک علاقہ ہے اسے غالباً ۱۸۴۲ء کے لگ بھگ روس نے امریکہ کے پاس بیچ دیا تھا۔ روس کا اپنا علاقہ قطب شمالی کے قریب تک جاتا ہے۔ کینیڈا کا شمالی علاقہ بھی خوبصورت ہے۔ اس کا انتہائی علاقہ Alert ہے۔ وہاں کینیڈا نے دفاعی اور سائنسی ریسرچ کے نام پر اڈے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ علاقہ وہ ہے جہاں گرمیوں میں پولر Bear دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن آجکل آپ کو کسی علاقے میں وہاں پولر Bear دکھائی نہیں دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ Hibernate کرتا ہے یعنی دم روک کر بہت آہستگی سے سانس لیتا ہے۔ دل کی دھڑکن کم ہوتے ہوتے معدوم سی ہو جاتی ہے۔ چند مہینے وہ اس نیند کی حالت میں گذارتا ہے اس کی ساری چربی پگھل پگھل کر اسے توانائی دیتی ہے۔ پولر بیئر بہت ہی طاقتور جانور ہے۔ دوسرے ریچھ کی طاقت اس کے مقابل پر کچھ بھی نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ خطبات کا ایک یہ بھی مقصد ہوتا ہے جو براہ راست دینی تو نہیں مگر العلم علمان، علم الادیان و علم الابدان کی ذیل میں آتا ہے۔ میں اپنے خطبات میں بعض مادی دنیا کی معلومات بھی جماعت کو دیتا رہتا ہوں جس کے نتیجہ میں اللہ کے فضل سے جماعت کا دنیوی علم کا معیار بھی اونچا ہے اور اونچا ہوتا چلا جا رہا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایک اور فائدہ جو اس دوران حاصل ہوا وہ فائدہ بھی تھا اور ذہنی تکلیف کا موجب بھی تھا۔ حضور نے فرمایا کہ میری کتاب جو ہومیوپیتھی کے متعلق ہے جسے میں نے جلسہ میں پیش کیا تھا اس کی بعض تعریفیں میں نے خود کی تھیں جو بالکل غلط تھیں اس لئے معذرت بھی پیش کر رہا ہوں اور وعدہ کر رہا ہوں کہ اس کی تصحیح کی جائے گی۔ حضور نے فرمایا وہ تعریفیں غلط اس لئے تھیں کہ مجھے غلط انفارمیشن دی گئی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ ایک ہدایت اس کتاب کی ریپرٹری کی تیاری کے متعلق تھی اور تفصیل سے بار بار سمجھایا تھا کہ کس طرح اسے تیار کرنا ہے۔ ریپرٹری ہومیوپیتھی کتاب کا آخری باب ہے جس میں علامتوں کے ذریعہ آسانی سے انسان متعلقہ دوا کی طرف منتقل ہو سکتا ہے اور اس صفحہ کی نشاندہی ہو سکتی ہے جہاں دواؤں کا ذکر ہے۔ حضور نے بتایا کہ اب جو میں نے یہ کتاب ایک ضرورت کے تحت دیکھی تو یہ ریپرٹری میرے تصور کے قریب تک نہیں پہنچتی جبکہ مجھے تسلی دلائی گئی تھی کہ جو سمجھایا تھا یہ اسی طرح تیار ہوئی ہے۔ حضور نے مختلف مثالیں دے کر بتایا کہ اس کتاب میں درج ریپرٹری سے پڑھنے والوں کو کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے معذرت ہے جماعت سے اور ایک وعدہ ہے کہ آئندہ انشاء اللہ اسے صحیح طریق پر تیار کر کے شائع کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا کہ سید عبدالحئی صاحب اس کام کے لئے موزوں ہیں۔ وہ گہری فراست اور باریک بینی سے کام لیتے ہیں۔ آئندہ ریپرٹری کا انتظام ربوہ میں ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ دوسرا حصہ یہ تھا کہ میں نے سمجھایا تھا کہ بولنے والے کی زبان اور ہوتی ہے اور لکھنے والے کی زبان اور۔ بسا اوقات لیکچر کے دوران منہ سے ایسا لفظ نکلتا ہے جو میرا مقصود نہیں۔ براہ راست سننے والا بات کو سمجھ جاتا ہے لیکن اگر آپ اسے بعینہ اسی طرح درج کریں تو پڑھنے والا اسے سمجھ نہیں سکے گا۔ اس پہلو سے بھی کتاب میں کئی قابل اصلاح امور ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جن لوگوں نے بھی کتابی اردو بنانے یا ریپرٹری بنانے میں کام کیا ہے انہوں نے محنت بڑی کی ہے۔ اگر خود انہوں نے اپنے آپ کو پیش نہ کیا ہوتا تو آج یہ کتاب جماعت کے پاس نہ ہوتی۔

حضور نے فرمایا کہ لطف الرحمان صاحب مایوس نہ ہوں۔ ان کا یہاں لانا اور الاسکا کے متعلق ہمارے علم میں اضافہ کرنا اور ہومیوپیتھک کے متعلق بھی کام یہ تقدیر الٰہی ہے جہاں یہ کتاب نئی چھپے گی اور آپ کو فائدہ ہوگا تو اس کی دعائیں مجھے پہنچیں گی، پہلے کام کرنے والوں کو بھی پہنچیں گی تو وہاں لطف الرحمان صاحب کو بھی یاد رکھیں۔

حضور نے فرمایا کہ جہاں تک استفادے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ احباب و خواتین نے اس سے بہت استفادہ کیا ہے۔ اس کتاب کے مضمون کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان کے ذہن میں ہومیوپیتھی کا بنیادی تصور جم گیا اور اس سے استفادہ کرنے کے قائل ہو چکے ہیں۔ حضور نے ہومیوپیتھی کے کام کے سلسلہ میں مختصراً حفیظ بھٹی صاحب اور ان کی اہلیہ اور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے رضاکار کارکن اسلم صاحب کا بھی ذکر فرمایا جنہوں نے محنت سے مفوضہ امور کو انجام دینے کی کوشش کی ہے۔

خطبہ کے آخر پر حضور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں جو گیمبیا سے متعلق جماعت کو خوشخبری دی تھی اگرچہ وہ بعینہ درست تھی اور لفظاً لفظاً حکومت گیمبیا کا اعلان آپ کے سامنے رکھا تھا اور وہاں کے مولوی کے متعلق جو باتیں بتائی تھیں وہ اس وقت بھی درست تھیں اور اب بھی درست ہیں۔ اس پر جو مباہلہ ٹوٹنا تھا وہ ٹوٹ چکا ہے۔ تبدیلی یہ ہوئی ہے کہ حکومت نے دنیا کو دکھانے کے لئے جماعت کے متعلق ایسے ایسے اعلانات کئے جو وہ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ گیمبیا کے اندر اور باہر سے حکومت پر جو دباؤ تھا اس کے نتیجہ میں اس نے وہ اعلان کیا اور کہا کہ کیبنٹ کا اصل فیصلہ تحریری طور پر آپ کو پہنچے گا۔ اور وہ تحریری فیصلہ جو پہنچا ہے وہ بالکل اور ہے۔ حضور نے فرمایا مگر ہم یہ نہیں ہونے دیں گے اور یہ سلسلہ پھر جاری ہوگا۔ تمام دنیا کی جماعتوں کو ان کے پرانے فیصلے اور اس نئے فیصلے سے جس کی تحریری اطلاع ہمیں دی گئی ہے اس سے مطلع کریں گے۔ چند دن کی مہلت انہیں دی ہے۔ اگر گیمبیا کی حکومت یہ یقین دلائے کہ کوئی ایسا سلوک احمدیوں سے نہیں ہوگا جو پہلے ۲۷ سال میں نہیں ہوا۔ جو سہولتیں پہلے ہمیں دی گئی تھیں وہی رہیں گی تو اس یقین دہانی کے بعد ہم واپس جائیں گے۔ جماعت کو خدا نے ایک بالغ، باشعور قیادت بخشی ہے، ہرگز کسی صورت میں وہ ہمیں دھوکہ نہیں دے سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ اللہ نے اس شخص کو ذلیل و رسوا کر دیا جس نے مباہلے کی برسر عام حامی بھری مگر اس وقت بھی میں نے اشارہ کیا تھا کہ کچھ اور لوگ بھی اس کی پشت پناہی پر ہو سکتے ہیں۔ ان کا معاملہ حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ گیمبین احمدی اپنے ملک کے وفادار رہیں گے۔ یا تو گیمبین احمدی اللہ کے فضل سے جماعت کی پوری فتح دیکھیں گے یا ان کے مقدر میں پاکستان کے احمدیوں کی طرح ایک انتظار ہوگا۔ جس طرح پاکستانی احمدی ملک کی خدمت کر رہے ہیں اور دوسروں سے بڑھ کر کر رہے ہیں ایسا ہی گیمبین احمدی کریں گے۔ لیکن اگر ان کو خدا کے حکم کے برخلاف کسی کام پر مجبور کیا گیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہونگے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ : مختصرات از صفحہ اول

ہو گیا۔ حضور نے فرمایا میں نے دس بارہ گھنٹے کے دوران آرسنک ۱۰۰۰ کی طاقت میں تین خوراکیں کھائیں۔ تو خدا کے فضل سے ٹھیک ہو گیا۔ اب صبح ایک خوراک آرسنک کی اور استعمال کی ہے۔ اس لئے بخار اور ملیریا میں آرسنک کو یاد رکھیں۔ اسی طرح جیسی لیئیم، سیفیلائنم اور میڈورائنم دواؤں کے اوصاف تفصیل سے بیان کئے۔

حضور انور کو کلاس میں ابھی کچھ کھانسی اٹھ رہی تھی حضور نے جیب سے ایلومینا دوا نکالی اور استعمال کی۔ دو منٹ کے بعد حضور نے فرمایا کہ گلے کی جلن اور کھانسی خدا کے فضل سے دور ہو گئی ہے۔ تمام ناظرین اور کلاس نے یہ فوری فائدہ مشاہدہ کیا۔

منگل، ۲۳ر ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۰ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ۶ر اپریل ۱۹۹۵ء کو لی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

بدھ، ۲۴ر ستمبر ۱۹۹۷ء :

ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۵۱ جو حضور انور نے ۲۶ر اپریل ۱۹۹۵ء کو لی تھی دوبارہ ٹرانسمٹ کی گئی۔ ان دونوں کلاسوں میں بہت سی علم و عرفان کی باتیں حضور انور نے بیان فرمائیں۔ قرون اولیٰ کے مومنین کے جہاد اور قربانیوں کی قبولیت کے علاوہ آخری زمانہ کے مومنین کے ساتھ بھی خاص ایمان، ثبات قدمی اور جبر کی شرائط قبولیت کے وعدوں اور بالخصوص حضرت مسیح کی بعثت ثانی کے زمانے میں خواتین کا مردوں کے شانہ بشانہ ہر میدان میں خدمت دین میں عملی طور پر مفید اور قابل ذکر کام کرنے کی طرف اشارات کی وضاحت فرمائی۔ حضور انور نے خلقکم من نفس واحدۃ اور الارحام کی نہایت لطیف تشریح فرمائی۔

جمعرات، ۲۵ر ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج ۱۰ر جنوری ۱۹۹۵ء کی ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۶۰ دوبارہ نشر کی گئی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دواؤں کے تجربے اپنے اوپر کیا کریں۔ ڈاکٹر ہنی مین نے زیادہ تر تجربے اپنے اوپر کئے تھے اور بہت سی باتیں اس سلسلے میں بتائیں۔ میڈورائنم کا ذکر آج بھی جاری رہا۔ یہ بہرے پن کے لئے بھی مفید ہے۔ اونچی طاقت میں دی جانی چاہئے۔ سلفیورک ایسڈ پر بھی بحث ہوئی۔

جمعۃ المبارک، ۲۶ر ستمبر ۱۹۹۷ء :

آج فرانسیسی بولنے والے زائرین کے ساتھ (۱۹ر ستمبر ۱۹۹۷ء کے ریکارڈ شدہ) پروگرام میں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن کے علاوہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید مہمان خصوصی تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے سب سے پہلے اپنا تعارف پیش کیا۔ اپنے بچپن اور حصول تعلیم کے حالات بتائے جو اوپر درج کئے جا چکے ہیں۔

آپ سے پہلا سوال یہ کیا گیا کہ آپ ۱۹۷۳ء میں افسر جلسہ سالانہ مقرر ہوئے۔ اس سلسلے میں اپنے تجربات بتائیں۔ مکرم چوہدری صاحب نے بہت سی بنیادی باتیں جلسہ سالانہ کے متعلق بتائیں جو بہت اہم ہیں۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے بہت سے مقاصد میں سے دو کا خاص طور پر ذکر کیا۔ (۱) جماعت کے افراد ایک دوسرے سے ملیں اور تعلقات بڑھائیں۔ (۲) جماعت کے علماء کی تقاریر کے ذریعے علم میں اضافہ کریں اور متحد رہیں۔

جلسہ سالانہ کے متعلق آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تین الہامات کا ذکر کیا جو درج ذیل ہیں :

(۱) وسع مکانك۔ اپنے گھر کو وسیع کریں۔

(۲) ولا تسئم من الناس۔ لوگوں کی کثرت سے گھبرانا نہیں۔

(۳) یاایھاالنبی اطعم الجائع و المعتر۔ اے نبی بھوکے اور درماندہ کو کھانا کھلاؤ۔

مکرم چوہدری صاحب نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات طیبہ کے آخری جلسہ سالانہ ۱۹۰۷ء میں کہیں پانچ افراد بھوکے سوئے۔ اس پر الہام ہوا اور حضور کے پتہ کروانے پر ان پانچ افراد کو اسی وقت کھانا مہیا کیا گیا۔

آپ نے دیگر مختلف سوالات کے جواب دئے جن میں صد سالہ جوبلی اور فرنچ ممالک کی احمدیہ جماعتوں کے بارے میں مختلف امور شامل ہیں۔

(ا-م-چ)

سوسال پہلے

قرآنی تحدیوں اور پیشگوئیوں کی حکمت اور فلسفہ کا پرشوکت و پرازمعارف بیان

۱۸۹۷ء کے جلسہ سالانہ پر

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کی

دوسری تقریر

(۳۱/دسمبر ۱۸۹۷ء)

اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم

بسم الله الرحمن الرحيم

"و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء کم من دون الله ان کنتم صادقین۔ فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة اعدت للکافرین"

میں اس آیت کی ترتیب میں غور کرتا تھا کہ اس مقدس کتاب کی تعلیم میں جو ھدی للمتقین ہے اس مقام پر ضرورت کیا ہے۔ تدبر کرنے سے یہ بات دل میں ڈالی گئی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ذالک الکتاب لاریب فیہ کہہ کر دعویٰ کیا اور اس کا ثبوت ھدی للمتقین دیا تو یہ ایک نظری اور عقلی ثبوت تھا۔ اور ایسا دقیق ثبوت تھا کہ مستقیم فراست اور طلب حق کی قوت کے بغیر سمجھ میں نہیں آسکتا تھا گویا اس کی ہدایت اور مخاطبت کی انتہا متقین ہی تک تھی۔ لیکن نفس الامر میں قرآن کریم کا مخاطب کل دنیا اور ساری عقلوں سے تھا اس لئے صرف ھدی للمتقین پر وہ کفایت نہیں کر سکتا تھا بلکہ یہ ایک ضروری اور لازمی امر تھا کہ وہ قائل کرنے کی وسعت بھی کرتا۔ اور ہر قسم کی مخلوق اور ہر قسم کی عقل رکھنے والے کو اپنے متکلم کی عظمت اور جلالت دکھا دیتا۔ اور ہر طبقہ کے مدعیوں کو زیر کر کے دم لیتا۔ اس کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ اس تحدی کے اندر کونسا ایسا لفظ رکھا ہے جس سے ذلک الکتاب لا ریب فیہ کا پورا پورا ثبوت ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کے شک وشبہ کے شائبہ کی گنجائش نہیں۔ درحقیقت یہ صحیفہ مطہرہ خداتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کوئی لفظ ایسا ہو جس سے راستہ کھلے۔ اور پتہ لگے کہ یہ تحدی دوسرے لفظوں میں نہ ہو سکتی تھی۔ آخر یہ بات سمجھ میں آئی اور یہ تفہیم ہوئی کہ من مثلہ کے لفظ میں غور کرو۔ جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم اس طرف متوجہ کیا چاہتا ہے کہ عام طور پر دیکھو جس قدر قدرتی اشیاء تمہارے سامنے ہیں۔ ہاں وہ اشیاء جن کو انسان کی دانشمندی کا ہاتھ نہیں لگا۔ اپنی ہر حالت اور ہر پہلو میں بے نظیر اور بے مثل ہیں۔ کیا مطلب کہ انسان ان کی نظیر بنانے پر قادر نہیں۔ قدرتی چیز خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو اور مصنوعی چیز خواہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو اس قدرتی کا مقابلہ ہرگز نہ کر سکے گی۔ پس من مثلہ میں اشارہ ہے کہ اس کتاب کی مثال بنانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اس کی مثل بنا سکو تو سمجھ لو کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ لیکن اگر مثال نہ بنا سکو اور تم جانتے ہو کہ آج تک کسی مصنوعی چیز کا مقابلہ قدرتی چیز سے نہیں ہوا اور نہیں ہو سکتا۔ تو پھر اس سے بہ بداہت ثابت ہو جائے گا کہ یہ کتاب بھی خدا کی طرف سے ہے جس کی نظیر کوئی دوسرا فرد آیا کلا بنانے پر قادر نہیں۔ دنیا میں اس تحدی پر بہت لوگوں کی نظر تھی۔ ایک قوم تو وہ ہے جنہوں نے سچی فراست سے دیکھ بھال کر ملاحظہ اور تدبر کر کے بہزار خوشی اس کو منجانب اللہ سمجھ لیا۔ اور پورے انشراح صدر کے ساتھ اس کو خدا کا اعجازی کلام سمجھ لیا۔ اور قرآن کے مختلف شعبوں کی خدمت میں مصروف ہو کر اس کی صداقت کا کچھ اور بھی مزا پالیا۔ لیکن بعض سفہا نے نہ بطور اصول موضوعہ کے بلکہ ان کی تحریر کے میلان اور طبائع کی افتاد سے اس مقدس کتاب کے مقابلہ میں ان چکنی ہوئی قوموں نے حریری اور متنبی کو مقابلہ کے لئے پیش کیا۔ خود تو کچھ نہ کر سکے پرائی چھاچھ پر مونچھیں منڈوالیں۔ لیکن افسوس ان غبی اور بلیدالطبع قوموں کو یہ نہ سوجھا کہ باوجود اس کے حریری اور متنبی کو خود کبھی نہ سوجھا کہ ان کی تصنیفات قرآن کریم کے برابر اور ہمسایہ ہو گئی ہیں۔ اور وہ مسلمان ہی رہے۔ وہ قرآن کی فصاحت اور بلاغت کے ویسے ہی قائل اور عاشق تھے پھر میں نہیں سمجھتا کہ یہ نادان کس خیال اور امید کی بناء پر متنبی اور حریری کو قرآن کریم کے مقابلہ میں پیش کرتے ہیں۔

بعض نے شیکسپئر اور ملٹن کے ورکس کو پیش کیا اور کہا کہ ان کی کوئی نظیر نہیں۔ کاش اس سے پیشتر کہ وہ شیکسپئر اور ملٹن کو مقابلے کے لئے پیش کرتے۔ وہ اتنا تو دیکھ لیتے کہ وہ ہیں کیا چیز۔ شیکسپئر نے کیا لکھا؟ ڈرامہ کھیل۔ وہ تو پلیئر ہی کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے (کوئی دکھلائے) کہاں تحدی کی ہے؟ کیا کسی کو مقابلہ کے لئے بلایا؟ بڑے بڑے شرفاء اور خدا کی معرفت میں شناوری کرنے والوں کو ضرورت ہی کیا پڑی تھی کہ اخلاق فاضلہ کا مقابلہ کرتے۔ میں نے غور کیا اور بہت سوچا کہ جس قسم کے الفاظ کی خوبیوں میں اس مہیمن کتاب نے تحدی کی ہے اس سے بہتر کہیں ممکن ہی نہیں۔ بہتر کیا برابر بھی نہیں ہو سکتی۔ اگر کوئی ساری عمر سر پٹکے بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان الفاظ کے بغیر دوسرے الفاظ میں بھی یہ تحدی ممکن نہیں۔ پھر نادان کیوں کہتا ہے کہ فلانی کتاب بے نظیر ہے۔ احمق! پہلے زبان پر پوری حکومت تو حاصل کر! اس کی لغت اور وسعت کو تو دیکھ! پھر پتا لگے گا کہ قرآن کیا ہے؟ کتنا بڑا دعویٰ ہے فصحاء کو کہا جاؤ فصاحت کی شاخ میں میرا نظیر لاؤ۔ بلغاء کو بلاغت کی شان میں۔ شاعروں کو ان شاعرانہ ٹکروں کی شان میں۔ منطقیوں اور طبیبوں اور طبعی کے شعبوں کی طرف۔ اور خشک فلسفی کو سچے فلسفہ کے مقابلہ کے لئے بلا کر کہا جاؤ! میرے مقابلہ میں استدلال لاؤ۔ قرآن نے اللہ اللہ من مثلہ کہہ کر کسی خاص شاخ اور شعبہ کو مقید اور محدود نہیں کر دیا۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ قرآن کا بیان کرنے والا کسی خاص فن میں اپنی مشاقی اور مہارت کی مشاقی پر لحاظ کر کے نہیں کہتا کہ فلاں شعبہ میں مقابلہ کرو۔ بلکہ من مثلہ کہہ کر کہا کہ بہ ہیئت مجموعی مقابلہ کرو یا بہ ہیئت انفرادی کرو۔ غرض جس طرح بن پڑتا ہے مقابلہ کرو اور مقابلہ بہ ہیئت انفرادی کے لئے یہ دلیل ہے کہ من مثلہ میں من کا جو لفظ ہے وہ اس امر کی وضاحت بتلاتا ہے کہ قرآن کریم میں جو لا انتہا عجائبات ہیں اور بے شمار اعجازی اوصاف پر وہ مشتمل ہے اس میں سے خواہ کسی ایک میں بھی مقابلہ کرو تو کامیاب نہ ہو سکو گے۔ پہلے بہ ہیئت مجموعی پھر بہ ہیئت انفرادی۔ میں نے من مثلہ پر غور کیا تو معلوم کیا کہ یہ استدلال اشارة النص اور عبارة النص سے بخوبی ثابت ہے۔ قرآن کریم کا لانے والا دلی شعور کے ساتھ تحدی کرتا اور دنیا کو چیلنج کرتا ہے کہ اس کا مقابلہ کرو۔ اس پر خیال پیدا ہوا کہ مقابلہ کس بات میں ہے۔ آیا کسی خاص طرز عبارت یا اس میں جو اس کے اندر ہے تو وادعوا شھداء کم نے بتلادیا کہ شھداء کم کا لفظ اس وسوسہ کو خوب دور کرتا ہے۔ کوئی خاص مقابلہ زیر نظر ہوتا تو وادعوا شعراء کم وبلغاء کم وغیرہ اس قسم کے الفاظ مستعمل ہوتے اور بہت سے الفاظ ہو سکتے ہیں۔ شھداء کے لفظ میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شہداء بمعنے مشہود آیا ہے۔ یعنی ہر ایک شخص جو تمہارے اندر مشہود ہے یہ ایک بدیہی بات ہے کہ سامعین حالت تحت میں ہوتے ہیں۔ اور متکلم فوق کی حالت میں۔ اور ممبر یا سٹیج کے بنانے کی فلاسفی بھی یہی ہے۔ کیونکہ جو شخص فیض رساں ہو وہ تب ہی فیض رساں ہو سکتا ہے جبکہ وہ فوقیت رکھتا ہو۔ مشہود کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے مجموعوں میں جو کوئی مشارالیہ ہے یا جس جس شخص کو جس جس فن یا علم میں درک ہے۔ تکلم میں سہی۔ شعر میں ہو، نثر میں ہو، فلاسفی یا طبعی میں ہو۔ غرض کسی بات میں پوری دسترس ہو اور وہ اس فن میں مشہود ہو، یعنی تم اپنے تمام مشہودوں کو جن کی بابت دنیا گواہی دے سکتی ہے کہ وہ ہر فن میں مشہود ہیں۔ ان کو مقابلہ کے لئے بلا لو۔ اور پھر دیکھ لو کہ خدا کی زبردست ہستی کا ہاتھ کس کے ساتھ ہے؟ اور اگر اس تحدی کو دیکھ کر بھی دل تاریک تعصب میں مبتلا ہیں اور نظر آسمان پر نہیں جاتی کہ بے شک اس قدر طاقت خدا ہی میں ہے اور یہ اس کی ہی طرف سے ہو سکتا ہے تو کم از کم اس انسان کی طرف دیکھ کر کسی عمدہ نتیجہ پر پہنچ جاؤ کہ وہ عام انسانوں کی طرح ہے۔ بشریت کے تمام لوازم کے ساتھ لوازمات رکھتا ہے لیکن پھر بھی اپنی ذات کی نسبت پوری بصیرت رکھتا ہے۔ اور کس قدر قابلیت تمام فنون میں رکھتا ہے کہ اتنا بڑا زبردست دعویٰ وادعوا شھداء کم کرتا ہے۔

دنیا کی کل کتابوں کو ٹٹولو، تمام مراسلات اور ملفوظات کو جو دنیا دکھلا سکتی ہے ایک بار پڑھ جاؤ اور بتلاؤ کہ کیا کسی میں ایسی عظیم الشان اور دل کو کپکپا دینے والی تحدی کی ہے؟ وید، تورات وغیرہ پڑھو اور ان میں کہیں دکھاؤ کہ ایسے دعوے کئے ہوں؟ ان کتابوں میں کیا دنیا کی کسی کتاب میں تحدی نہیں کی گئی۔ اس پر میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کیا بات ہے جو خدا نے یہ روش اختیار کی۔ ممکن تھا کہ دوسری کتابوں مثل تورات انجیل میں بھی تحدی ہوتی۔ قرآن کریم نے ہی کیوں تحدی کی؟ تو اس کا جواب جیسا کہ امام صادق نے فرمایا یہی ہے کہ چونکہ قرآن کریم کل دنیا کے لئے تا بقیامت آیا ہے۔ جس عرصہ دراز میں دنیا میں بڑی بڑی مناظرہ کرنے والی قومیں پیدا ہو جائیں گی۔ اس لئے اس تحدی کو رکھ کر کہا کہ اس شخص کی قلبی حالت اور استقامت کو دیکھیں کہ وہ کیونکر اپنی عاجز ہستی کی بناء پر اور صرف اپنے قواء پر بھروسہ کر کے اس قسم کی بینظیر اور بارعب تحدی کر سکتا ہے۔ جب تک کہ خداتعالیٰ کے ساتھ اس کے زبردست تعلق نہ ہوں۔ اب دیکھو کہ ہزارہا قسم کے علوم وفنون نکلے ہیں۔ اور قلب کے متعلق بہت سے علوم اور تحقیقاتیں نکلی ہیں۔ اور اس سائنس اور ایجادات کے پرفتن زمانہ میں بڑے بڑے دعوے لوگوں نے کئے ہیں کہ انسانوں کو کلام میں ان کے بشروں سے ان کی قلبی حالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ میں اس وقت ان دعووں کی تفرید (اینیلائیز) اور تحقیق کی طرف نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ ان پر بحث کرنے کے لئے ایک کافی وقت بکار ہے۔ اور میرے اس مختصر بیان کو بہت طول ہو گا۔ اس لئے اس کو یہیں چھوڑ کر اپنے مطلب کی طرف آتا ہوں۔ یقیناً یقیناً یہ ایک فوق العادت بات معلوم ہوتی ہے کہ کیونکر رسول اللہ ﷺ کی پوزیشن کا انسان اس قسم کا فوق العادت اور ہیبت وجلال سے بھرا ہوا دعویٰ کر سکتا ہے۔ کہ اللہ کے سوا اپنے تمام شہداء کو بلاؤ۔ میری روح میں جو نئی باتوں کی تحقیقات کی عاشق ہے یہ بات پیدا ہوئی کہ من دون اللہ کا لفظ کیوں کہا؟ سو یاد رکھو جیسا میرے مکرم مخدوم مولانا سید محمد احسن صاحب نے فرمایا اس کے ضمن میں یہ دکھانا مقصود تھا کہ یہ تو اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کے مقابلہ میں تمام دنیا کو بلا لو۔ گویا اس میں شعور قلبی اور اس بصیرت کو دکھانا مقصود تھا جو ہمارے سید و مولا رسول اللہ ﷺ کو اپنی نسبت تھی کہ اللہ کی طرف سے تو ہوئے ہم باقی دنیا تمہاری ہے اس کو مدد کے لئے بلاؤ۔ مگر استقلال اور جرأت سے غرض اس تحدی سے جو اس وقت زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گی سلیم الفطرت انسان یقین کرنے کا موقع پاتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے کسی انسانی دماغ کا نتیجہ نہیں۔ غرض اس تحدی کی یہی ہے جو میں نے اوپر بیان کی۔

خدا مولوی حسن علی مرحوم پر اپنا رحم اور برکت نازل کرے۔ میں یہ دعا اس لئے بھی کرتا ہوں کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور وہ قابل رشک خاتمہ ہے کہ وہ امام الزمان کی محبت اور اس کے تعلق کو آخری دم تک ساتھ رکھتا تھا۔ میری دلی تمنا اور سچی پیاس ہے کہ میرا ایمان مرزا صاحب کی محبت کو آخری دم تک رکھے اور میرا خاتمہ اسی صادق امام کی محبت میں ہو۔ حسن علی اس غدار دنیا سے اٹھ گیا اور اس کے ایمان کا بھی اس کے ساتھ ہی خاتمہ ہوا۔ لیکن کس قدر خوشی کی بات ہے کہ غداری کا داغ اس نے نہ لیا۔ وہ ابتلاؤں اور ٹھوکروں سے محفوظ رہا۔ اور اسی ایمان پر وصال پا گیا۔ خدا ایسا ہی خاتمہ میرا اور میرے دوسرے بھائیوں بلکہ کل مسلمانوں کا کرے۔ آمین۔

غرض ۱۸۹۳ء کا مذکور ہے جبکہ ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس علی گڈھ میں تھا۔ میں اور سید تفضل حسین ڈپٹی کلکٹر اور سیٹھ عبدالرحمٰن بھی علی گڈھ میں تھے۔ حسن علی مرحوم مجھے الگ لے گئے۔ اور بڑے سوز دل سے سوال کیا کہ آپ مرزا صاحب کی صداقت کی کوئی ایسی دلیل بتلائیں کہ میرا دل تڑپ ہی تو اٹھے۔ میرا دل صوفیوں کے مذاق کا ہے۔ اس لئے آپ ایسی ہی دلیل دیں۔ میرے دل میں تھوڑی سی فکر ہوئی معاً یہ بات آئی کہ مولوی صاحب جس دلیل سے رسول اللہ ﷺ کی رسالت ثابت ہے اسی دلیل سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے۔ اور میں نے رسالت کی صداقت کے لئے دو معیار مقرر کئے ہیں۔ اول یہ کہ کیا رسول اللہ ؐ کو خود اپنی رسالت پر ایمان تھا یا نہیں۔ دوسرے ان کی خلوت وجلوت میں بیٹھنے والے ان کو رسول اللہ مانتے تھے یا نہیں۔

امر اول کے لئے جو دلائل قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں ان کو اس وقت میں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ علی وجہ البصیرت جو بڑی مستحکم دلیل میخ فولاد کی طرح میری روح میں اتری ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوتا ہے۔ اقم الصلوٰة آپ کے منہ سے نکلتا ہے۔ اب دیکھو اگر صرف قوم کے بنا لینے کی خاطر نعوذباللہ یہ ایک افترا ہوتا یا تراشیدہ بات ہوتی تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ یہ لفظ کہنے والا خود بھی اس کا پابند ہو جاتا۔ لوگوں کی طرف دیکھو کہ وہ بڑے بڑے لیڈر اور ریفارمر کہلا کر خود بھی اپنی باتوں پر پورے کاربند اور عامل نہیں ہوتے۔ مگر ادھر اس اقم الصلوٰة کہنے

والے کو دیکھو کہ اس کی تعمیل میں راتوں کو جاگتا ہے۔ دنیا آرام کرتی ہے اور وہ کھڑا تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ پاؤں سوج سوج جاتے ہیں لیکن اقم الصلوٰۃ کی تعمیل ان کی پرواہ تک بھی تو نہیں کرنے دیتی۔ تاریک راتوں میں نصف اللیل کو اٹھ کر روتا اور چیخیں مارتا ہے۔ اور بعض اوقات تعمیل ارشاد الٰہی میں سورہ البقرہ، آل عمران اور النساء تک بھی پڑھ جاتا ہے۔ میدان حرب میں بھی اس حکم کی تعمیل کا خیال دل سے محو نہیں ہوتا۔ کیا جب تک کہ یہ حکم کسی واجب الاطاعت حاکم کی طرف سے نہ ہوتا تو اس قدر پابندی اپنے عیش و آرام کو قربان کر کے کیوں کرتے؟ کیا کوئی اپنے خود تراشیدہ حکم کا اتنا مطیع، حتیٰ کہ تعمیل مجسم ہو جاتا ہے، نہ ٹلنے والا مطیع اپنے خیالوں اور باتوں کا کوئی نظر نہ آئے گا۔ مگر اس مجسم اطاعت کی یہ پابندی اوقات نماز کو دیکھ کر دل اس کی صداقت کے لئے جھک جاتا ہے۔ جس طرح وہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله کہہ کر دوسروں کو ایمان اور شہادت کی ہدایت کرتا ہے۔ ایسا ہی خود بھی رطب اللسان ہے۔ جس طرح ہم خدا تعالیٰ کی سچی تعلیم، ایمان اور ایقان سے کہتے ہیں۔ اسی طرح خود وہ مقدس ذات سچے عرفان سے جس کا احاطہ بھی نہیں کر سکتے۔ اشهد ان محمدا رسول الله کہتا ہے۔ جب انہوں نے اپنے طریق عمل سے ظاہر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو تعمیل احکام اوامرو نواہی میں کی ہے اس کی نظیر بھی دنیا میں نہیں ہے۔ دنیا نے ہزار ہا اعتراض اسلام اور بانی اسلام پر کئے ہیں۔ مگر میں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کسی منکر رسالت کے کلام میں کیا کسی نے یہ بھی پڑھا ہے کہ اس نے یہ کہا ہو کہ رسول کہتا ہے پر کرتا نہیں۔ اعتراضوں کے طومار ہیں مگر ان میں نہیں تو یہ نہیں کہ لم تقولون ما لا تفعلون۔ غور کی بات ہے کہ کیا کوئی شخص اپنی خود تراشیدہ باتوں کا مطیع و نقاد ہو سکتا ہے۔ ہم خود اچھی اچھی باتیں بتلاتے ہیں۔ ہم سے زیادہ متکلمین، پولیٹیکل، ریلیجس اصول بتلاتے ہیں۔ مگر تم نے سرسری نگاہ میں ہی دیکھ لیا ہوگا کہ وہ خود کر ہی نہیں سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کا تئیس سال تک پابند رہنا۔ اور حضور کے ہم کاسہ و ہم نوالہ دوستوں کا تین سال تک اس پر قائم رہنا اور یقین رکھنا ایسا شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پوری شعور قلب سے اپنے نبی ہونے کا یقین تھا۔ دوسری بات کہ رسول اللہ ﷺ کے صحبتی اور خلوت و جلوت میں رہنے والے بھی اس کو رسول اللہ مانتے تھے۔ اس کے لئے مجھے صرف عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مثال دینی ہے۔ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کا تکلف درمیان سے اٹھ گیا تھا۔ بایں ہمہ کیا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کو استخفاف کی نظر سے دیکھتی تھیں۔ میری نظر میں بے تکلفی ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان کا حسن و قبح کھل سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر بے تکلفی کبھی ہو ہی نہیں سکتی۔ بجز عورت اور مرد کے تعلقات کے۔ کیونکہ بے تکلفی کی فلاسفی جماع سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ یعنی جماع ہی بے تکلفی ہے۔ ایسے وقت میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور انبیاء تک ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کبھی ممکن نہیں۔ اس وقت عورت خوب جان سکتی ہے کہ وہ کیا ہے؟ وہ عورت بھی اگر اس کی نبوت کا ثبوت دے تو یقیناً جان لو کہ وہ بالکل سچا نبی ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب افک اور بہتان صدیقہ پر باندھا گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ پر بھی دلشکنی کا بوجھ آپڑا۔ آخر رسول اللہ نے عائشہؓ سے کہا اپنے باپ کے گھر چلی جاؤ۔ غرض خواہ باجازت یا خود آپ اپنے باپ کے گھر تشریف لے گئیں۔ آنحضرت ﷺ کی مستمرہ عادت تھی کہ روز ابو بکر کے گھر جایا کرتے تھے۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آتے تو سرسری سی نظر سے یہ بھی پوچھ لیا کرتے تمہاری لونڈیا کا کیا حال ہے؟ اور اس سے زیادہ التفات نہ تھی۔ ایک دن آپ ہنستے ہوئے تشریف لائے اور میری ماں کو پکار کر کہا، عائشہ کہاں ہے۔ میں نے سمجھ لیا کہ آج کچھ بات بنی۔ عائشہ کہتی ہیں کہ میری ماں اور باپ کو از حد خوشی ہوئی۔ اب عائشہ سے کہا کہ تو چل۔ اسے اب ناز ہو گیا جو بالکل بجا تھا۔ وہ مچل پڑیں۔ کیونکہ وہ فطرۃً پاک تھیں۔ اور اب تو خدا نے آپ اس کی بریت کر دی۔ غرض رسول اللہ ﷺ خود تشریف لائے۔ وہ نہ اٹھیں۔ ساری آیتیں جب ان کو سنائی گئیں اس وقت ابو بکر نے کہا عائشہ اٹھ اور رسول اللہ کا شکریہ ادا کر۔ عائشہ نے کیا کہا؟

لا بحمده و لا بحمد اصحابه بل بحمدلله

اس کا اور اس کے صحابہ کا کوئی شکریہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ہے۔ میں نے اس قصہ اور واقعہ کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا بلکہ غور و خوض کے لئے میری روح ڈوب گئی۔ آخر جس رسول نے کہا تھا کہ اپنے باپ کے گھر چلی جا آج وہی کہتا ہے کہ اپنے گھر اٹھ کر چل۔ القصہ جو لوگ کتب سیر سے واقف ہیں وہ ہزار ہا نظیریں لے سکتے ہیں۔ اور میں نے کہا جس طرح خود حضرت نے اپنی عملی زندگی سے اپنے ایمان بالرسالت کا ثبوت دیا اسی طرح عائشہ صدیقہ بھی جو آپ کی حرم تھیں آپ پر پورا ایمان اور یقین رکھتی تھیں۔ اب اسی طرح ہمارے امام سیدنا میرزا صاحب کا حال دیکھ لیں۔ مجھے جب حضرت کے پاس بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا تو مجھے یہ نکتہ معلوم ہوا اور سوجھا کہ کیا خود بھی میرزا صاحب کو اپنے آپ پر یقین ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ آئینہ کمالات جب شروع ہوا تو الہام ہوا۔ ایک منذر الہام تھا۔ اس میں بڑا بھاری انذار تھا۔ صبح کا وقت تھا نماز پڑھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میں حافظ احمد اللہ والی کوٹھڑی میں رہتا تھا۔ میرزا صاحب دوڑے ہوئے آئے اور آپ کے چہرہ سے خوف کے آثار ہویدا تھے۔ اور میں نے اس قدر خوف آپ کے چہرہ سے ترشح ہوتا ہوا کبھی نہیں دیکھا تھا اور کہا کہ یہ الہام ہوا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کیا میرزا صاحب نے یہ ٹھان لیا تھا کہ عبدالکریم کے دل میں ایک وجہ ثبوت یہ بھی ہے۔ اگر کوئی باور کر سکتا ہے تو وہ یقیناً جان لے کہ یہ اسی طرح الہام کی وقعت کرتا ہے جس طرح خود رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔ پس جیسا میں نے آپ کو منذر الہام کی حالت میں ترساں و لرزاں دیکھا ہے، ایسا ہی تبشیر اور بشارت میں نہایت ہی خوش دیکھا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ جب کہ تبشیر کا الہام ہوا ہے تو مرزا صاحب نے ایک ممتاز دعوت دی ہے اور دو دو بکرے ذبح کر کے خاص دعوت کھلائی ہے۔ ایک مومن کے لئے بڑے دلچسپ نظارے ہیں۔ میرے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ اس کے دل میں واقعی یقین ہے۔ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی میں جانتا ہوں کہ علی وجہ البصیرت اس پر یقین رکھتے ہیں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ ام المومنین جناب میرزا صاحب کی بیوی بھی اس کو منجانب اللہ مانتی ہے۔ اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ اور عورتیں بھی جو اندر رہتی ہیں علی قدر عقولہن ہیں مانتی اور یقین کرتی ہیں۔ ایک ایسی عورت کی بات ہے کہ جو پیرے کی طرح میں سمجھتا ہوں مکلف نہیں۔ اگر وہ مکلف ہو تو وہ بھی ہوگی۔ گرمی کے دنوں میں آپ برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دریچہ میں سے گذر کر غسلخانہ ہے جہاں عورتیں نہا لیتی ہیں۔ اس نے قریباً برہنہ بدن ہو کر غسلخانہ میں جانا چاہا۔ ایک دوسری نے کہا "تینوں دسدا نہیں مرزا بیٹھا ہے"۔ اس نے کہا "مرجے نوں کچھ لبھدا ہے"۔ یہ وہ گواہی ہے مرزا کے غض بصر کی اب اس عورت کے قویٰ میں کیسا شعور ہے کہ شہادت دیتی ہے اور کیسی عظیم الشان گواہی ہے۔ اگر ہماری گواہی کسی قابل ہے اور خدا کے فضل سے ہم قابل بھی ہیں اور ہم حقدار بھی ہیں کیونکہ اس وقت سے ہم مرزا صاحب کے ساتھ ہیں (یہ راز بھی ابھی کھلا کہ حضرت اقدس جو اپنے مخالفوں کو پاس رہنے کی دعوت کرتے ہیں اس میں یہی مصلحت ہے کہ یہاں رہ کر انکو معلوم ہو جائے گا کہ اس کی زندگی کس طرح گزرتی ہے۔ ایڈیٹر)۔ جب سے کہ آپ نے پبلک لائف میں قدم رکھا ہے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتا اور یہ بڑی بھاری شہادت ہے کہ حضرت مرزا صاحب اس طرح صادق ہیں جیسے ابو بکر صدیقؓ کے نزدیک رسول کریم صادق ہیں۔

میں نے دیکھا ہے کہ جس قدر بے تکلفی ہوئی اسی قدر مہابت سے ملی ہوئی محبت ہوئی۔ اندر بیٹھ کر اٹھنا بیٹھنا دیکھا اور ہر روز اور ہر فعل میں مجھے ثبوت ملا کہ یہ شخص نہ تکلف اور بناوٹ سے بلکہ اضطراراً اسی راہ پر قدم مارتا ہے جس پر رسول اللہ نے قدم مارا ہے۔ میں جب اس حد تک پہنچا تو دیکھا کہ مولوی صاحب کی حالت پر ایک عجیب اثر تھا اور ایک وجدان سا ان پر طاری تھا۔ وہ اس وجد کی حالت میں کود کر آئے اور میرے گھٹنوں کو پکڑ لیا اور کہا جزاک اللہ، جزاک اللہ۔ اس سے بڑھ کر اور کسی دلیل کی ضرورت اور حاجت نہیں غفر اللہ لہ۔ غرض تحدی اس بات کی طرف انسان کو متوجہ کر دیتی ہے کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی پاگل ہزار ہا پیشینگوئیاں کرتا پھرے اور ان کو اپنی صداقت کی دلیل ٹھہراوے۔ ہرگز نہیں۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص تعلق اور علاقہ نہ ہو ممکن نہیں کہ ایسا ہو سکے اسی زبردست طاقت کے بھروسہ پر رسول اللہ وادعوا شهداء كم کہتا ہے۔

اس ترکیب سے زیادہ کوئی درست پیرایہ نہیں۔ ادعوا کے معنے دہائی دینا ہے۔ اور دہائی اس سے بگڑا ہوا ہے۔ عرب میں قاعدہ تھا کہ اگر کسی قبیلہ کے کسی شخص کو کوئی تکلیف پیش آتی تھی تو اپنی قوم کا نام لے کر آل فلان کہہ کر پکارا کرتا تھا۔ اس وقت قوم پر فرض ہو جاتا تھا کہ خواہ وہ کسی کام میں مصروف ہوں ان کو چھوڑ کر ان کے پاس آتے تھے۔ کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس دہائی کو قومی اور ملی فرض نہ سمجھتا ہو۔ اس لئے قرآن کہتا ہے کہ وادعوا شهداء كم۔ ذرا دہائی دے کر اپنے معاونین کو بلاؤ تو سہی۔ اور پھر دیکھو کہ تم کیسے میرے مقابلہ میں ذلیل ہوتے ہو۔ دہائی دو اور دیکھ لو کہ راستبازوں کا مقابلہ کرنے والے کیونکر ذلیل اور خوار ہو جاتے ہیں۔ اس کو پڑھ کر اور سن کر روح کانپ اٹھتی ہے کہ کیونکر یہ قوت آ سکتی ہے جب تک کہ پشیمانی نہ ہو۔ ضرورت تحدی پر میں بہت کچھ کہہ چکا۔ اب بعض الفاظ کی ترتیب پر غور کرتے ہیں ان كنتم في ريب مما نزلنا کی ترکیب سے یہ معلوم دیتا ہے کہ خدا اس کو غیر مصنوعی اور قدرتی چیز ثابت کرنا چاہتا ہے اور پھر کہا کہ يا ايها الناس اعبدوا ربكم ......الى الأيه۔

یہ نہیں کہا کہ اپنے اپنے خیالوں اور منصوبوں کے موافق عبادت کرو۔ ان كنتم شروع کر دیا اس سے بڑا رد ضرورت الہام کے منکروں کا مطلوب ہے۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ رائے موہن رائے ہی برہم سماج کا بانی ہوا ہے مگر نہیں برہموں کا وجود قرآن میں بھی پایا جاتا ہے اور امام فخر الدین رازی نے بھی کہا ہے هكذا قال براهمة الهند.

انسان کا عبادت کرنا خود تراشیدہ اصول کی بناء پر نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کے لئے وہ راہیں ہونی چاہئیں جو خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہوں اور اس کی مرضی بغیر اس کی کتاب کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور خدا کی کتاب جب ہی ثابت ہوگی جب وہ ليس كمثله شي اپنے متکلم کی طرح بے نظیر ہو۔ پھر ایک اور بات میرے دل میں آئی کہ یہاں ہو سکتا تھا ان كنتم في ريب ذلك من الكتاب لیکن الکتاب کی بجائے ما کا لفظ استعمال کرنے کی کیا وجہ تھی"۔ ما ہزار ہا تعظیم اور صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے اور تمام شعبوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایک شخص کہتا ہے میں بہادر ہوں۔ تو ایک شعبہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یا شاطر، فصیح، بلیغ ہوں۔ اور کوئی شخص کہے کہ میں جو کچھ ہوں اسے کون جانتا ہے۔ اس سے ہر شخص ڈر جاتا ہے۔ چونکہ یہاں بھی تحدی کی ہے اور کسی خاص شخص سے نہیں بلکہ شہداء سے تحدی کی ہے۔ اس لئے مطلق اور مفید عام لفظ رکھا جاتا ہے تاکہ ہر ایک اپنے اپنے فن میں زیر تحدی آ جاوے۔

علیٰ عبدنا میں ایک بڑی رمز جو آج اس مجدد ایدہ اللہ الاحد نے پر زور تقریروں میں اشارے کئے ہیں مخفی معلوم ہوتے ہیں۔ بہت لوگوں کو شک رہا اور اعتراض کئے ہیں کہ کیا خصوصیت ہے کہ ایک بشر سے کلام کرے۔ چنانچہ بعض نے کہا لو لا يكلمنا الله۔ اور بعض نے کہا لو لا نزل هذا القرآن علىٰ رجل من القريتين عظيم۔ یا اگر مخاطبہ ہو تو ایک انسان بھی عظیم الشان شان کا ہونا چاہئے۔ آج بھی یہ شبہ ہے کہ نذیر حسین یا فلاں شخص سے خدا کیوں نہیں بولا۔ ہمارے جیسے شکل و شباہت کا انسان کہتا ہے کہ میں نے وحی سنی پس عبد کے لفظ میں یہ راز ہے کہ یہ عبدیت کے درجہ پر ہے یعنی تکلم کے لئے عبد ہونا چاہئے عبودیت کاملہ ہی پر الوہیت کا پرتو پڑتا ہے۔

عبد کے معنے میں پست اور ذلول جسے الوہیت کی عظمت کے مقابلہ میں ڈال رکھا تھا جعل لكم الارض فراشا جو خدا کی شان کے مقابلہ میں اپنے آپ کو ذلیل کر رکھتا ہے خدا اسے رفع دیتا ہے اور عزت بخشتا ہے۔ جو خود کچھ بھی باقی نہیں رکھتا۔ پھر خدا اسے اپنے مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے۔ اس سے ایک بشارت ملتی ہے صراط الذين انعمت عليهم۔ اس دعا کو مونہہ سے نکالنے اور سچے مفہوم کو معلوم کرنے سے بشارت ملتی ہے کہ جو لوگ عبودیت کے درجہ پر پہنچ جائیں تو رویائے صادقہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا شرف ملتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ان پر انعام اور برکت پر برکت نازل کرتا ہے۔ عبد کے لفظ میں ایک اور بات بھی مرکوز ہے یا یہ کہو کہ اس میں ایک دھمکی ہے کہ یہ تو غلام اور عبد ہے۔ ہمارا غلام ہے۔ اس کے معنے میں میں نے غور کیا تو سورہ جن میں

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

خطبہ جمعہ

سٹیٹ ہاؤس گیمبیا کی مسجد کے امام نے

مباہلے کا چیلنج قبول کرلیا

اللہ تعالیٰ اس سال میں ہر گز جماعت کو ذلیل ورسوا نہیں ہونے دے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مورخہ ۵/ستمبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۵/تبوک ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

آج کے خطبے کا موضوع گیمبیا کے حالات ہیں جن کو عمداً میں نے اب تک جماعت کے سامنے پیش نہیں کیا کیونکہ بعض ایسی صورتحال تھی جو کسی خاص کروٹ بیٹھ نہیں رہی تھی اور معین طور پر آخری صورت میں بہت سے امور تحقیق کے محتاج تھے اور چونکہ اس تحقیق کے دوران کچھ غلط خبریں بھی ملتی رہیں کچھ صحیح بھی، پھر ان کی چھان بین کرنی پڑی، حکومت کے بیانات مختلف رہے ایک دوسرے سے متضاد، ان کے متعلق بھی معلومات حاصل کرنی پڑیں اور سب سے بڑی بات جس کا انتظار رہا وہ وہاں کے خبیث مولوی کا مباہلے کا عوام کے سامنے ریڈیو، ٹیلی ویژن پر اقرار تھا اور شروع سے لے کر آخر تک میرا اسی بات پر زور رہا کہ **اللہ تعالیٰ اس سال میں انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز جماعت کو ذلیل و رسوا نہیں ہونے دے گا** اس لئے جماعت احمدیہ گیمبیا کی پوری کوشش ہونی چاہئے کہ جس طرح بھی ہو اس بدبخت مولوی جس کا میں ذکر کروں گا اس کے کا مباہلے کے اوپر اقرار کا یا تحریری بیان پہنچائیں یا اسے عوام الناس میں اسے قبول کرنے کی دعوت دیں- یہ خلاصہ ہے اس رپورٹ کا اور اب میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں- جو آنکھیں کھولنے والی تفصیل ہے کیونکہ اگر ہم تحقیق نہ کرتے تو یہ سارے امور ہماری نظروں سے اوجھل رہتے اور اس مولوی کی اچانک بکواس کی وجہ سے مزید گہرائی میں اترنے کا موقع ملا اور پتہ چلا کہ **ایک بہت گہری سازش ہے جس نے سعودی عرب میں پرورش پائی ہے اور مسلسل پاکستان سعودی عرب کے ساتھ اس میں شامل رہا ہے اور کویت اور مصر، یہ ان کے خاص اڈے بنائے گئے ہیں**- کیا واقعہ ہوا اور کس طرح یہ جماعت کے خلاف سازشیں پلتی ہیں اس کا ایک بہت ہی اچھا موقع ہے کہ آپ کے سامنے یہ پورا نمونہ پیش کر سکوں-

چھ جون کو جب میں امریکہ کے سفر پر تھا پہلی بار گیمبیا کے سٹیٹ ہاؤس سے ایک امام نے جماعت کے خلاف خطبہ دیتے ہوئے وہی بکواس کی جو پاکستانی مولوی کیا کرتے ہیں اور انہی کے الفاظ میں ہمارے مولویوں کو گالیاں دیں- نعوذ باللہ من ذلک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ کہا وغیرہ وغیرہ- وہ ساری تہمتیں جن کا مؤثر، معین، منہ توڑ جواب دیا جا چکا ہے وہ ساری اس علم کے بغیر کہ ہم اس سے پہلے ان سب باتوں کا جواب دے چکے ہیں طوطے کی طرح رٹی ہوئی باتیں مولوی نے بیان کرنی شروع کیں- ۶/جون کا اس کا پہلا خطبہ تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا شرارت نئی نئی ہے لیکن جماعت کو میں نے سمجھایا کہ یہ جو کچھ بھی بولتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک الٰہی تائید کا سال ہے اس سے آپ کو کوئی نقصان نہیں ہوگا لیکن ایک دفعہ اس سے دستخط کروا دیں تاکہ عوام الناس گیمبیا کے عوام بھی اور دنیا کے عوام بھی یہ جان جائیں کہ اس نے جان بوجھ کر مباہلے کو قبول کر لیا تھا پھر اللہ کی تقدیر جو دکھائے گی وہ ہم بھی دیکھیں گے اور دنیا بھی دیکھے گی- اس بات میں بہت وقت لگا اور اس وقت کا یہ فائدہ پہنچا کہ اندرونی طور پر جو سازش پکی تھی، کب چلی تھی، کیسے ہوئی وہ سارے مناظر ہمارے سامنے ابھر آئے- مولوی شروع میں تو یہ کہہ کے ٹالتا رہا کہ مباہلہ آمنے سامنے ہوا کرتا ہے اور مباہلے کے متعلق فریقین سامنے جمع ہونے چاہئیں- میں نے کہا فوراً مان جائیں ان سے کہیں آمنے سامنے مباہلہ ہو گیمبیا میں ہو تم بھی نکلو اپنے ساتھی لے کر ہم بھی نکلتے ہیں ہمیں تمہارے قتل و غارت کی کوئی پرواہ نہیں- گیمبین احمدی خدا کے فضل سے بہت بہادر اور دلیر احمدی ہے اور ہم سب میدان میں آتے ہیں- جب یہ کہا تو پھر ٹال گیا کہ مباہلے اس طرح تو نہیں ہوا کرتے اور کئی قسم کی بے ہودہ باتیں کر کے اس سے اس نے اپنا دامن بچا لیا لیکن آخر اس کو مباہلہ قبول کرنا پڑا اور مباہلہ قبول ابھی حال ہی میں اس نے کیا ہے- جرمنی کے دورے کے دوران کئی قسم کی تشویشناک خبریں ملتی رہیں مگر میں اسی بات پر زور دیتا رہا کہ ایک دفعہ مباہلہ کروالو پھر دیکھیں گے اور پہلی دفعہ اس نے مباہلے کا اقرار کر لیا اور عوام میں لوگوں کے سامنے ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنے خطبے میں اس نے یہ کھلم کھلا اقرار کیا کہ میں مباہلے کو تسلیم کرتا ہوں اور میرے نزدیک نعوذ باللہ من ذلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں اور جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں وہ سچی ہیں یہ کہہ کر جب اس نے مباہلے کی قبولیت کا اعلان کیا تو وہ پہلا دن تھا جو مجھے چین کی نیند آئی ورنہ اس سے پہلے بہت سخت پریشانی اور گھبراہٹ اور روحانی، دلی اور ذہنی اذیت میں مبتلا رہا جس کے آثار جماعت نے بھی محسوس کئے ہوں گے- کئی لوگ مجھے لکھتے رہے ہیں کہ آپ کی اس دفعہ کی سفر کی تقریروں وغیرہ میں ایک بے چینی سی معلوم ہوتی تھی وہ کیا بات تھی تو میں چاہتا تھا کہ خطبے میں جب سب بات ایک اپنے منتہیٰ کو پہنچ جائے تب میں جماعت کے سامنے ان سب باتوں کا اعلان کروں تو خدا کے فضل سے آج وہ جمعہ ہے جس میں سارے معاملات اپنے آخری منتہیٰ تک پہنچ گئے ہیں اور اب میں آپ کے سامنے یہ ساری باتیں کھول سکتا ہوں-

چھ جون کو اس نے جو اعلان کیا جماعت کے خلاف سٹیٹ ہاؤس سے ایک ایسا خطبہ دیا جس میں صدر گیمبیا خود بیٹھا ہوا تھا اور وہ خطبہ گورنمنٹ کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر مشتہر کیا گیا- جب صدر سے یہ پوچھا گیا کہ کیا آپ اس میں ملوث ہیں تو اس نے کہا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا یہ تو میرا امام ہے میں بیٹھا ہوا ہوں بس اس سے زیادہ میرا کوئی قصور نہیں- جب مذہبی امور کے وزیر سے پوچھا گیا کہ جناب یہ اگر قصور کسی کا نہیں تو اس کو آپ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پہ کیوں مشتہر کر رہے ہیں- اگر حکومت کا اس میں کوئی دخل نہیں اور پھر جماعت کا ریڈیو اور آپ کے گورنمنٹ ٹیلی ویژن پر ظاہر ہونا بند کیوں کروا دیا گیا ہے؟ اس کی بکواس جاری ہے اور جماعت کا جواب دینا بند کروا دیا گیا ہے- وہ اتنے جھوٹے لوگ ہیں کہ ملاقاتوں میں کہتے ہیں او ہو یہ تو غلطی ہے ہمارا تو کوئی دخل نہیں، یہ تو ایک عام کمینہ سا امام ہے اور اتفاق سے سٹیٹ ہاؤس کے اوپر اس کے خطبے چلتے ہیں ورنہ حکومت کا تو اس میں کوئی بھی تعلق نہیں یہ وہ بیان دیتے رہے- لیکن بی بی سی کا ایک پروگرام ہے "فوکس آن افریقہ" (Focus on Africa) اس نے ان خطبات کا نوٹس لیا اور حکومت کی سازش پر سے پہلی دفعہ خوب کھل کے پردہ اٹھایا ہے- بی بی سی کے پروگرام میں ایک گیمبین افریقن کا خط بیان کیا گیا ہے- اب

ظاہر ہے کہ اگر بی بی سی اس شخص لکھنے والے کو اہمیت نہ دیتی اور خود یقین نہ کرتی کہ یہ باتیں سچی ہیں تو کھل کر گیمبیا کے صدر اور اس کی حکومت کو ملزم نہ بناتی ورنہ ان کے خلاف مقدمے چل سکتے تھے کئی قسم کی کارروائیاں ہو سکتی تھیں- بی بی سی نے بڑی بہادری کے ساتھ ایک گمنام آدمی کا خط اپنی نشریات میں ظاہر کیا جس سے پتہ چلتا ہے کہ پیچھے کیا ہو رہا ہے اور کون ملوث ہے- دو دفعہ بی بی سی نے ایسے خطوط پڑھے اور سارے گیمبیا میں بی بی سی بہت پاپولر یعنی ہر دلعزیز ہے اور انہوں نے سنا سب نے- مختصراً ایک خط میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- وہ کہتے ہیں کہ ایک گیمبین جس کے متعلق انہوں نے بتایا نہیں ہے کہ کون لکھنے والا ہے اس نے ان باتوں کا اظہار کیا ہے وہ کہتے ہیں ''ایک شخص نے جس کو حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے جو سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے''- میں آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ گیمبیا کے عوام بہت شریف النفس لوگ ہیں اس وہم میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ وہ اس سازش میں شریک ہیں- گیمبیا پاکستان نہیں ہے، گیمبیا ایک آزاد ملک ہے اور شریف النفس لوگ ہیں جو بہادری کے ساتھ اپنے موقف کو بیان کرتے ہیں پاکستان میں جو بھٹو نے کارروائی کی یا ضیاء الحق نے کی اس میں ساری قوم نے بزدلانہ رویہ اختیار کیا جو شرافت کی آواز تھی وہ گنگ ہو گئی جو خبیث اور شیطانی آواز تھی وہ نہ صرف اٹھتی رہی بلکہ خوب کھل کے اس کو ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں شہرت دی گئی اور سارا ملک اس سازش میں گویا عمداً شریک ہو گیا-

گیمبیا کا معاملہ ہرگز وہ نہیں ہے یہ ایک بالکل اور قصہ ہے جوں جوں میں اس سے پردہ اٹھاؤں گا آپ حیران ہوں گے کہ دکھایا یہ جا رہا ہے کہ گویا گیمبیا بھی ایک اور ملک ہے جس نے احمدیت کو غیر مسلم قرار دیدیا ہے اور سارے عوام اٹھ کھڑے ہوئے ہیں- سٹیٹ ہاؤس سے خطبے دیئے جا رہے ہیں مگر ان خطبوں کی اصلیت کیا ہے وہ میں آپ کو اس خط کے ذریعے اور بعض دوسرے شواہد سے پیش کروں گا- اس نے کہا ''حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے یہ اقدام کیا ہے سراسر منفی، غیر مذہبی اور شیطانی اقدام ہے جو گیمبیا کی ایک قانون کی پابند اور امن پسند جماعت کے خلاف اس نے اٹھایا ہے خاص طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف امام فاتح نے جو گند اچھالا ہے سراسر جھوٹا اور قابل نفرت ہے''- اب اللہ تعالیٰ نے ہمارے جواب سے پہلے ہی ایک ایسے ادارے کو جواب کی توفیق بخشی جس کا ہمارے ساتھ کوئی بھی رابطہ نہیں تھا ہمیں پتہ بھی نہیں تھا کہ انہوں نے کچھ پروگرام میں ہماری جماعت کا ذکر بھی داخل کرنا ہے اور لکھنے والا ضرور کوئی ایسی اہم شخصیت ہے جس کو بی بی سی نے رد نہیں کیا- کیونکہ اگر بی بی سی پہ مقدمہ چلتا تو وہ اس کو پیش کر سکتے تھے- ''الجزائر میں ہونے والے مذہبی فسادات ساری دنیا کے لئے ایک انتہاء کی حیثیت رکھتے ہیں اس ساری صورت حال کا ذمہ دار صرف امام فاتح نہیں بلکہ ایک شیطانی لیڈر ہے جو اس کے ساتھ ہے اور یہ بھی بعید نہیں کہ صدر اور وزیر داخلہ بو جنگ بھی شریک ہوں''- پہلی دفعہ یہ لکھا ہے اس نے اسی وقت کہ بعید نہیں کہ وہ اس میں شریک ہوں- پھر اس نے لکھا کہ ''گیمبیا ایک ایسا ملک ہے جس میں مختلف مذاہب اور فرقوں کے لوگ آباد ہیں اس لئے یہ انتہائی غیر آئینی اقدام ہو گا کہ ایک طاقتور دوسرے کمزور کو نشانہ بنائے اور اپنے عقائد ان پر ٹھونسے- ہم آزاد مذہبی اور سماجی پر امن زندگی گذارنا چاہتے ہیں''- سارے گیمبیا کو یہ پیغام پہنچا- اور ایک اور پیغام جو پہنچا اس میں یہ بھی تھا کہ یہ عربوں کا پیسہ ہے اس کے پیچھے سیاسی ہاتھ ہیں اور گیمبیا کی حکومت پیسے کھا کر یہ کام کر رہی ہے پوری طرح اس میں ملوث ہے اور ایک پیغام میں صدر کو مخاطب ہو کے کہا گیا کہ اگر تم ان سے جو مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ایسی گہری کدورت رکھتے ہو کہ ان کے قتل عام کو جائز قرار دیتے ہو تو احمدیوں سے پہلے اپنے قبیلے میں واپس جاؤ تمہارا سارا قبیلہ مشرک ہے اور بت پرستی کرتا ہے اور انتہائی گندی رسم و رواج میں مبتلا ہے تو صدر صاحب آپ اپنے قبیلے کی طرف لوٹیں اور وہاں سے جہاد شروع کریں جن میں صدر صاحب ایک اقلیت ہیں-

تو یہ ساری باتیں میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ جو باتیں آگے بڑھیں اس میں ہرگز گیمبیا بطور ملک کے کسی سازش میں شریک نہیں ہے صرف ایک شیطانی ٹولہ ہے جیسا کہ انہوں نے خود لکھا ہے کہ یہ شیطانی ٹولہ ہے جس نے عربوں سے پیسے کھا کے یہ کام شروع کیا اور ابھی تک مختلف ذرائع سے اس کام کو آگے بڑھا رہے ہیں کیونکہ پیسے کھائے جا چکے ہیں وہ اگلنے کی ان کو توفیق نہیں- گیمبیا کے اخبارات نے امام کے خطبے کا بہت سخت نوٹس لیا اور اسے رجیم قرار دیا- اس کے خلاف ایسی زبان استعمال کی کہ میں ابھی اس وقت پڑھ نہیں سکتا کیونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے مگر یہ مواد سارا رفتہ رفتہ پیش ہو گا جو کہتے ہیں نا "Fight is On" اب یہ جھگڑا چل پڑا- صرف ایک مباہلے کی قبولیت کا انتظار تھا اب ایک سال باقی ہے اور دیکھیں کیا ہو گا اور کیا ہو رہا ہے اور مباہلے کے اقرار کے بعد ابھی سے خدا تعالیٰ نے کیا باتیں ظاہر کرنا شروع کر دی ہیں-

''آبزرور'' نے ایک بہت اچھا مضمون لکھا ہے اس کو بھی میں سردست چھوڑ رہا ہوں- سیکولرازم، چرچ، سٹیٹ ساری باتوں پر اس نے بہت اچھا تبصرہ کیا ہے غرضیکہ گیمبیا کے عوام اور گیمبیا کے اخبارات مسلسل کلیۃً آزاد ہیں اور وہ ایک ذرہ بھی اس سازش سے متاثر نہیں بلکہ وہ کھلم کھلا اپنی حکومت کے ان چہروں سے پردے اٹھا رہے ہیں جو گندے اور خبیث چہرے ہیں- یہ خلاصہ ہے جو میں نے بیان کر دیا اس کے ثبوت ان اخبارات کے حوالوں سے بعد میں کسی وقت میں پیش کروں گا- اب میں واپس آتا ہوں اس سازش کی نقاب کشائی کی طرف-

اس ملک کے صدر اس وقت سجی جامع صاحب ہیں اور صدر سجی جامع صاحب اور وزیر تعلیم کا اپنا تاثر جو ان واقعات سے پہلے جماعت کے متعلق ہے وہ ایک مسلمہ تاثر جو شائع ہو چکا اخبارات، ریڈیو میں اس کا ذکر آ گیا وہ ہمارے داؤد صاحب جو امیر تھے ان کے گیمبیا چھوڑنے کے اوپر ان دونوں نے جو اپنے تاثرات بیان کئے وہ یہ ہیں- صدر صاحب گیمبیا جو موجودہ صدر ہیں انہوں نے کہا ''جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی''- یہاں حقیقت بول پڑی ہے اور ابھی اس سازش نے پر پرزے نہیں نکالے تھے تو صدر کو اور وزیر تعلیم کو حقائق کا اعتراف کرنا پڑا اور یہی حقائق کا اعتراف ہے جو ان کو اب ملزم قرار دے رہا ہے مجرم قرار دے رہا ہے ملزم تو ہیں ہی مجرم بھی قرار دے رہا ہے- **''جہاں تک اس ملک میں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے انہوں نے بڑے عظیم کام کئے ہیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی- حکومت سکول تعمیر نہیں کر سکتی تھی یہ غربت کا عالم تھا لیکن جماعت احمدیہ نے کئے-** حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی- اور واقعۃً جو ہسپتال ہم نے تعمیر کر کے دیئے ہیں جس طرح لوگوں کا اس طرف رجحان ہے اس کا عشر عشیر بھی ان کے ہسپتال کام نہیں کر سکتے- دکھا نہیں سکتے جو حکومتوں کے پیسوں سے بنائے گئے ہیں- **''حکومت ہسپتال نہیں بنا سکتی تھی آپ نے بنا دیئے- آپ نے گیمبیا کے لوگوں کو مذہبی اور اخلاقی تعلیم دی''-** یہ اب یاد رکھیں کہ اس کے بعد کی بکواس کا رنگ کیا ہے اور اس کا کیا ہے- اسی طرح صحت کی سہولیات بھی گیمبیا کو مہیا کیں جو حکومت گیمبیا نہیں کر سکتی تھی- اہل گیمبیا آپ کے جانے سے غمگین ہوں گے''- یہ بھی سچی بات ہے اہل گیمبیا بہت غمگین ہیں اور بہت غصے کا اظہار کر رہے ہیں اپنی حکومت کے خلاف اس لئے آپ لوگوں کو گیمبیا کے رہنے والے معزز لوگوں کے خلاف ایک ذرہ بھر بھی کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے سارا گیمبیا ایک زبان ہو کر جماعت کی تائید میں اٹھ کھڑا ہوا ہے اور یہ شرارت ہے یہ بالا بالا محض پاکستان کی نقالی اور ان کی حکومت اور ان کے بعض کارندوں کی شرارت کے نتیجے میں عربوں سے پیسہ کھانے کا یعنی ذاتی پیسہ کھانے کا ایک ذریعہ بنایا گیا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں-'' جماعت احمدیہ کے کام عظیم ہیں اور کامیابیاں قابل ذکر ہیں ہم آپ کی بہتری کے خواہاں ہیں''-

وزیر تعلیم نے یہ کہا ''ابتداء سے ہی احمدیہ مسلم مشن نے تین بنیادی امور میں مثبت ترقی کی ہے جن میں نمبر ایک انسان کی ترقی میں تعاون- نمبر دو روحانیت میں ترقی- نمبر تین تعلیم اور صحت کے میدان میں ترقی''- یہ وزیر تعلیم صاحب اب خدا جانے کیا کہیں گے مگر کل تک یہ کہہ رہے تھے ''ان تینوں امور میں انہوں نے قابل ستائش کام کیا ہے جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے'' یہ خاتون ہیں وزیر **''میں پوری اتھارٹی سے بتا سکتی ہوں کہ جماعت احمدیہ نے حکومت گیمبیا سے تعاون کرکے تعلیم کو دیہات میں غریب لوگوں کے گھروں تک پہنچا دیا''-** یہ خدمات ہیں جن کے نتیجے میں اب جو حکومت گیمبیا نے پر پرزے کھولے ہیں وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- پہلی بار چھ جون کو امریکہ میں یہ صورت حال سامنے آئی اور تعجب ہوا کہ اچانک اس مہینے میں یہ کیوں کارروائی شروع ہوئی- کون سی ایسی بات تھی اس سے پہلے میرا ٹیلی ویژن پر گیمبیا کے لئے خطاب تھا ذہن اس کی طرف بھی جاتا تھا کہ شاید وہ ہو لیکن اس سے بھی پہلے اور کارروائیاں تھیں جو ہو چکی تھیں مجھے علم نہیں تھا اور ۲۳ر مارچ کا دن ایک خاص اہمیت رکھتا ہے لیکن اس سے پہلے جنوری میں یعنی اسی سال کی جنوری میں جو واقعات رونما ہوئے ہیں میں اب ان کے چہرے سے پردہ

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

اٹھانے لگا ہوں۔

گیمبیا کے موجودہ صدر یحییٰ جامع نے ۲۲؍جولائی ۱۹۹۴ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا یعنی میں پہلے کی ان کی تاریخ بتا رہا ہوں یہ کون صاحب ہیں۔ سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ یہ حملہ بھی ایک سازش کا نتیجہ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ آج سے کئی سال پہلے۔ اس وقت داؤد حنیف صاحب ملک کے امیر تھے ان کے زمانے میں ایک ایسی مجھے رپورٹ ملی جس سے مجھے شبہ پیدا ہوا کہ کچھ بہت سی گہری باتیں ہیں جو آئندہ رونما ہونے والی ہیں۔ داؤدا جوارا صاحب کی حکومت تھی ایک فوجی افسر جس کا اب ان کو نام یاد نہیں لیکن ہمارے خط میں جو لکھا تھا اس میں بھی نام نہیں لکھا گیا۔ ایک فوجی افسر کو ڈاکٹر نے دوائی کے لئے Queue میں کھڑا ہونے پر مجبور کیا اور وہ اپنی بڑی شان میں تھا کوئی بعید نہیں کہ وہ یہی شخص ہو اور اتنا غصے کا اظہار اس نے کیا کھڑا تو رہا دوائی کی خاطر لیکن اس نے کہا کہ جب ہماری فوجی حکومت آئے گی تو ہم ایک ایک بات کا بدلہ لیں گے۔ اب یہ سازش کہ حکومت کے خلاف فوج میں ایک بات پنپ رہی ہے اور داؤدا جوارا صاحب کو اور ان کی حکومت کو علم نہیں اور بہت پہلے اس بات کا وہ اقرار کر لیتے ہیں کہ ہم نے کچھ کرنا ہے اس سازش کے متعلق میں نے ان کو متنبہ کیا میں نے کہا آپ اس کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ یہ آئندہ آنے والے حالات کا پیش خیمہ ہے حکومت کے خلاف سازش پک رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ مزید رابطے بڑھائیں اور فوج کے اندر کون کون ملوث ہے اور کیا کچھ ہو رہا ہے اس پر توجہ دیں۔ مجھے افسوس ہے کہ اس طرف توجہ نہیں دی گئی حالانکہ میرے پاس خطوط موجود ہیں جس میں میں نے ان کو تاکید کی تھی کہ آپ اسے معمولی بات سمجھ رہے ہیں ایک فوجی افسر کا غصے کا اظہار، ہرگز یہ بات نہیں۔ گہری سازش پنپ رہی ہے اور اس میں فوج ملوث ہوئی ہے آئندہ جب ظاہر ہو گی تب آپ کو سمجھ آئے گی کہ کیا ہو رہا ہے لیکن بہرحال اپنی طرف سے انہوں نے نیک نیتی سے جو بھی کام کرنے تھے کئے اور بہت اچھے اچھے کام کئے مگر اس معاملے میں ایک کوتاہی شاید وہ مقدر تھی وہ ان سے ہو گئی۔ چنانچہ صدر یحییٰ جامع نے جواب موجودہ صدر ہیں ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ء کو سٹیٹ ہاؤس پر حملہ کیا اور یہ واقعات جو میں بیان کر رہا ہوں یہ اس سے بہت پہلے کے ہیں اور ملک کا کنٹرول سنبھال لیا۔ پھر ستمبر ۱۹۹۶ء میں الیکشن کروانے کے بعد صدارت کا عہدہ سنبھالا۔ یہ پہلے سے سازش تھی کہ ایک فوجی حکومت ہو گی اور پھر وہ عوامی گویا عوام الناس کی نمائندہ دکھائی جائے گی چنانچہ انہوں نے صدر کا عہدہ سنبھالا۔ جنوری ۹۷ء میں 'اسی سال شروع میں' پارلیمانی انتخاب جیتے کیسے جیتے اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں لیکن جنوری میں انتخاب جیتتے ہی رمضان مبارک میں یہ سعودی عرب پہنچے ہیں اور عمرہ کی ادائیگی کی ہے وہاں۔ اب ان سب باتوں سے اب پردے اٹھے ہیں کہ کیا ہو رہا تھا اور کب سے ہو رہا ہے۔

وہی مہینہ جس میں ہمارا مباہلے کا اعلان کیا جا رہا ہے اسی مہینے میں ان صاحب نے پہلی دفعہ حکومت پر قبضہ کر کے سعودی عرب کا دورہ کیا ہے اور ستمبر ۹۶ء میں الیکشن کروانے کے بعد جو اس نے صدارت کا عہدہ سنبھالا تھا اس کا ایک نیا آغاز جنوری میں کیا گیا تھا۔ یہ آغاز کیا ہے میں آپ کو سمجھاتا ہوں۔ اس کے بعد سعودی عرب سے واپس آنے کے بعد ۲۳؍مارچ ۱۹۹۷ء کو وزیر مذہبی امور میجر بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام وہی فاتح امام ان سب نے پاکستان کا دورہ کیا ہے اور اس سے پہلے سینیگال کا جو پاکستانی سفیر ہے وہ یہاں پہنچا ہے اور اس سال میں اب تک چار دفعہ وہ یہاں آ چکا ہے اور ہر دفعہ صدر سے ملاقات کی ہے اور اس سفیر کے اپنے متعلق ہماری رپورٹیں یہی ہیں کہ کوئی مذہبی انسان نہیں مگر حکومت کا غلام ضرور ہے اس کے ساتھ متعلق ہیں یہ واقعات کیونکہ اس سے پہلے سالوں میں کبھی بھی وہ سفیر جو سینیگال میں متعین ہوا کرتا تھا ابھی بھی ہے وہ گیمبیا کا سال میں شاید ہی ایک دفعہ دورہ کرتا ہو اور وہ بھی قومی تقریب کے موقع پر اور وہ بھی ہر دفعہ نہیں۔ یعنی گیمبیا کی سفیر پاکستان کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں تھی اگرچہ دونوں جگہ کا یہی سفیر تھا۔ تو یہ سفیر صاحب ۲۳؍مارچ کے اس واقعہ سے پہلے لازماً صدر سے ملے ہیں اور چار مرتبہ اس دفعہ گئے ہیں وہاں جا کر صدر سے ملتے رہے ہیں اور کچھ باتیں ہوتی رہی ہیں۔ اس ۲۳؍مارچ کے دورے میں وزیر مذہبی امور بوجنگ اور سٹیٹ ہاؤس کے امام یہ تینوں شامل تھے پہلے پاکستان گئے پھر وہاں سے کویت آئے اور پھر مصر۔ اب یاد رکھیں کہ یہی اڈے ہیں احمدیت کی مخالفت کے جو سعودی عرب نے قائم کر رکھے ہیں۔ اندھوں میں کانا راجہ تو آپ نے سنا ہو گا لیکن کانوں میں اندھا راجہ شاید نہ سنا ہو۔ ایک ایسا ہی کانوں کا اندھا راجہ ہے جس کو اب موقع مل گیا ہے جو اس سازش میں اپنی طرف سے دماغ کا کام کر رہا ہے یعنی بے دماغی کا حقیقت میں۔ اس نے ان سب کو اپنے سفیر کے ذریعے اس بات پر اچھالا ہے اور سعودی عرب جو پہلے سے سازش کے ذریعے ان کو لا رہا تھا اس بات کا منتظر تھا کہ کسی طرح پاکستان بھی ساتھ ملوث ہو جائے تو پھر ہم مل کر یہ کارروائی کریں ان کو یہ موقع مل گیا۔ اور یہ صاحب جو اندھے راجے کا میں نے ذکر کیا ہے یہ پہلے بھی ایک ایسی پوزیشن میں تھے جو سعودی عرب کی چھت سے لٹکے ہوئے تھے اور سعودی عرب کی نمائندگی ہی میں یہ مصر بھی پہنچے تھے اور مصر میں بعینہ یہی سازش پہلی دفعہ شروع کی اور افریقن ملکوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف غیر مسلم ہونے کے اعلان کا پہلی بار انہوں نے وہاں کوشش کا اظہار کیا۔ وہ جلسہ کلیۃً ناکام رہا۔ افریقن ممالک خصوصاً غانا نے بڑی عقل اور غیرت کا مظاہرہ کیا انہوں نے کہا یہ تم نے کیا بکواس کی ہے اس لئے ہمیں بلایا تھا۔ اس شیطانیت کو اپنے گھر میں رکھو۔ افریقن ممالک اس کو قبول نہیں کریں گے چنانچہ وہ سازش ان کی کلیۃً ناکام رہی۔

یہ میں بہت پہلے کی بات کر رہا ہوں جب حکومت پاکستان مجبور ہو گئی تھی ان صاحب کو باہر نکالنے پر اور سعودی عرب کے بادشاہ نے ان کو رابطہ عالم اسلامی کا انچارج بنا دیا تھا اور یہ رابطے تھے یہ اڈے ہیں پاکستان اور کویت اور مصر اور سعودی عرب۔ اس کو پہچان لیں آپ۔ یہ اڈے ہیں جہاں سب سازشیں پنپتی ہیں۔ چنانچہ اس ۲۳؍مارچ کے دورے میں یہ تینوں شامل تھے پاکستان سے شروع ہوئے وہاں کچھ دیر ٹھہرے وہاں سازش نے کئی قسم کے رنگ اختیار کئے ہوں گے ہمیں علم نہیں ان میٹنگز کا کیا باتیں ہوئیں لیکن کویت آئے ہیں پھر مصر آئے ہیں پھر اپنے ملک واپس پہنچے ہیں اور ۶؍جون سے کئی مہینے پہلے کی یہ بات ہے لیکن سوال یہ تھا کہ یہ ستمبر میں ہی ہوئی تھی یا اس سے پہلے تھی چنانچہ ہم نے جب تحقیق کی تو پتہ لگا کہ اس سال جنوری میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے رمضان کے مہینے میں سعودی عرب میں یہ سازش اپنی تکمیل کو پہنچ چکی تھی اور وہاں ایک ایسا خوفناک ڈرامہ کھیلا گیا جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی صریح گستاخی اور بدتمیزی پر مشتمل تھا اور ایسی گستاخی ہے کہ کوئی شخص بھی جو، کوئی حکومت بھی اگر غیرت رکھتی ہو اور اپنے خیال میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک پر پھانسی کی سزا دینا چاہے تو ان سعودیوں کو سزا دی جانی چاہئے تھی جنہوں نے ایک ڈرامہ رچایا ہے اس ڈرامے کا حال یہ ہے، سنئے۔

جدہ ایئرپورٹ پر جنوری میں ان کے صدر عمرہ کرنے کے لئے گئے۔ سعودی وزیر شاہ مدانی نے ان کا استقبال کیا اور ریڈ کارپٹ بچھائے گئے جو بہت عظیم بڑی بڑی غیر ملکی شخصیتوں کے لئے بچھائے جاتے ہیں۔ جمعہ ان کو خانہ کعبہ میں پڑھایا گیا وہاں سے جو ان کے ساتھ شروع سے اس سازش میں ملوث ہیں۔ وہ جو موجودہ امام ہیں اس کے ساتھ پڑھنے والے ایک ڈاکٹر صالح الحمیدی ہیں جو اکٹھے سعودی عرب میں کافی دیر تک تعلیم پاتے رہے ہیں اور یہ امام اس وقت سے تیار ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا نا کہ جب فوجی سازش ہوئی ہے اس سے پہلے کے قطعی ثبوت مل گئے ہیں کہ یہ پانچ سال وہاں پڑھتا رہا اور امام ڈاکٹر صالح الحمیدی کے ساتھ اس کے بہت تعلقات ہوئے وہ طالبعلم تھا یا نہیں مجھے اب پکا پتہ نہیں لیکن اس وقت سے ان کی آپس کی دوستی ہے۔ یہ وہی امام ہیں سٹیٹ ہاؤس کا جب آغاز ہوا ہے ۱۹۹۶ء میں جب اس نے قبضہ کیا تو پھر سٹیٹ ہاؤس ایک بنایا گیا اس میں ایک مسجد کی تعمیر ہوئی اس وقت اس کا افتتاح کرنے والا یہی امام تھا اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور ٹیلی ویژن گیمبیا کا ایک نمائندہ ساتھ ساتھ اس ساری کارروائی کی تصویر کھینچ رہا تھا اور گیمبیا پر یہ تاثر پیدا کرنا تھا کہ یہ سعودی عرب کی کارروائی انٹرنیشنل ہو رہی ہے سب دنیا کو دکھائی جا رہی ہے اور گیمبیا کے صدر کی اتنی عزت افزائی ہو رہی ہے وہ جس ٹیلی ویژن کے نمائندے نے یہ کارروائی ریکارڈ کی ہے وہ اپنی زبان میں، گیمبین زبان میں ریکارڈ کی ہے اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن سٹیشن کو گنتی کے لوگ دیکھتے ہیں، کچھ غربت کی وجہ سے، کچھ سٹیشن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہے تو ان کو دکھانے کے لئے کہ ہمارا امام کتنے عظیم الشان کام کر رہا ہے اور سعودی عرب میں اس کی کتنی عزت ہے اس ساری کارروائی کو اس نے ٹیلی وائز کیا ہے اور وہ ٹیلی ویژن کی وڈیو ہمارے پاس ہے اس کا ایک ایک لفظ ہمارے سامنے ہے۔ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ ان کو یہ دھوکہ نہ رہے کہ یہ سنی سنائی باتیں ہیں۔

اس نے خوش آمدید کہا۔ اس امام نے انتخاب کے نتائج پر صدر کو مبارکباد دی اور اہل گیمبیا کو سلام پہنچایا۔ طواف اور سعی کے بعد یہ مدینہ ایئرپورٹ پر پہنچے تو سعودی حکام اور امام نے استقبال کیا اور جہاز سے

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

انتظار گاہ تک طویل ریڈ کارپٹ ان کے لئے بچھایا گیا- مسجد نبوی میں اب یہاں سے انتہائی شدید گستاخی اور بد تمیزی شروع ہو جاتی ہے اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر- مسجد نبوی میں ظہر کی نماز کے لئے انہیں امام کے عین پیچھے پہلی صف میں کھڑا کیا گیا صرف یہ تھے جن کے آگے ان کی تسبیح سامنے سجدہ گاہ کے اوپر پڑی ہوئی تھی باقی سب اسلامی طریقے پر بغیر کچھ سامنے رکھے نماز پڑھ رہے تھے- نماز کے بعد تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اب یہ اس کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں- "امام جامع کا مقام"- تبصرہ نگار کہہ رہا ہے اس وقت صدر جامع منبر رسول ﷺ پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں- انا للہ و انا الیہ راجعون- ان کے کردار کی باتیں میں بعد میں بتاؤں گا- ان کے لئے تو منبر رسول پر نظر ڈالنا بھی گناہ ہے جس کردار کے یہ مالک ہیں لیکن سعودی عرب کو ان کے کردار سے کوئی بھی غرض نہیں تھی ان کی اپنی حالت کس قسم کے انسان ہیں، کیا ان کا چرچا گیمبیا میں ہوا ہے کیسے کیسے قتل میں ملوث ہونے کی گیمبین باتیں کر رہے ہیں- ہم نہیں کر رہے گیمبین باتیں کر رہے ہیں- اللہ بہتر جانتا ہے وہ سچی ہیں یا غلط لیکن بعض ثبوت میرے پاس موجود ہیں ان باتوں کی تائید میں جو تحریری ثبوت ہیں جو میں ابھی منظر عام پر نہیں لانا چاہتا-

اتنا مجھے علم ہے کہ ایک گندے بے ہودہ کردار کا گھٹیا انسان جو رسول اللہ ﷺ کے منبر پر قدم رکھنا تو در کنار اسے دیکھنے کا بھی اہل نہیں ہے اس کے متعلق سعودی عرب کیا کر رہا ہے سنئے- اس وقت وہ منبر رسول پر کھڑے نفل پڑھ رہے ہیں اور ان کی پچھلی لائن میں ان کے قافلے والے ہیں جیسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے- اندازہ کریں کیسی خبیثانہ حرکت ہے، کیسے آنحضرت ﷺ کے پیچھے صحابہ کرام کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے اب قافلہ والے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں- **یہ گیمبیا کے لئے یادگار دن ہے کیونکہ یہ گیمبیا کی تاریخ کے لئے سب سے سیاہ دن تھا جس میں نحوست کبھی بھی ایسی تاریکی بن کر نہیں چہروں پر آئی جیسے اس دن آئی ہے جب اس شخص نے منبر رسول کو گندا کرنے کی نعوذباللہ کوشش کی ہے**- اور سعودی عرب جس نے یہ ساری ٹیلی ویژن کا انتظام کیا اور ساری تقریر کے اوپر اپنی مہر ثبت کی ہے وہ دیکھیں وہ کیا ہو رہی ہے- آنحضرت ﷺ جب مدینے آئے تو آپ نے پہلی مسجد تعمیر کی تھی ہمارے صدر صاحب نے سٹیٹ ہاؤس پہنچ کر پہلی مسجد تعمیر کی ہے- رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس بدبخت کی مشابہتیں قرار دیں- مسجد قبا میں بھی صدر نے نماز پڑھی جبل احد بھی گئے- تبصرہ نگار نے کہا کہ جیسے مسلمانوں کو کامیابی ہوئی تھی اسی طرح اس صدر کو بھی ہو گی اس کے دورے میں بڑے نشانات ہیں اور واپسی پر جہاز تک سرخ کارپٹ بچھائی گئی اور اس طرح یہ روانہ ہوا- جہاں تک سعودی عرب کی میڈیا کا تعلق ہے اس کو کچھ پتہ نہیں جہاں تک ان کی ٹیلی ویژن کا تعلق ہے انہیں کچھ خبر نہیں جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے انہیں بھی نہیں بتایا جا رہا- یہ سازش اس کو پاگل بنانے کے لئے انہوں نے کی اور ان کے اپنے ٹیلی ویژن کا نمائندہ یہ تقریریں کر رہا ہے جس پر وہ صاد کر رہے ہیں واہ واہ کر رہے ہیں کہ بہت بڑا تاریخی دن طلوع ہو گیا ہے- گیمبیا میں فقہ مالکی ہے جہاں ہاتھ چھوڑ کر پہلو پر رکھتے ہیں اور نماز پڑھی جاتی ہے اس طرح- اس کے دکھاوے کا انداز دیکھیں مکے اور مدینہ میں جہاں بھی وہ ٹیلی ویژن کی تصویر دکھائی جا رہی ہے 'ویڈیو تصویر' اس میں ہاتھ باندھے ہوئے ہیں- اب سوال یہ ہے کہ جو شخص اپنے ملک میں مالکی ہو اور وہاں جاکے وہابی ہو جائے اس کے دین کا کیا قصہ ہے؟ کس دین سے وہ تعلق رکھتا ہے؟ واپس آکے پھر ہاتھ نہیں باندھے شاید کسی کو خیال ہو کہ وہاں مالکیت سے مرتد ہو گیا تھا اور وہابی بن گیا تھا واپس آکے پھر مالکی اور اسی طرح نماز پڑھتا ہوا دکھایا جاتا ہے-

اور دوسرے لطف کی بات یہ ہے کہ جنہوں نے وہ ویڈیو دیکھی ہے میں نے تو نہیں دیکھی کہ ویڈیو میں نماز کے دوران یہ دائیں بائیں بھی دیکھتے ہیں اور پیچھے مڑ کے دیکھتے ہیں نماز بھی نہیں پڑھنی آتی اور اس کو منبر رسول پہ کھڑا کروایا ہوا ہے- جن بدبختوں نے یہ ڈرامہ ایجاد کیا ہے ان بدبختوں کے ذہن پر لعنت ہے کہ اپنے سیاسی مقاصد کی خاطر اپنی طرف سے افریقہ میں دخول کا ایک طریقہ ایجاد کیا گیا جس کو ہرگز کامیابی نہیں ہو سکتی- یہ پتھر کی دیوار سے سر ٹکرائیں کبھی اس بات میں کامیاب نہیں ہوں گے- انشاء اللہ تعالیٰ- اور میں بتا رہا ہوں کہ ان کی یہ کوششیں، ویڈیو کا اب ہم ترجمہ کروا کر مشتہر کروائیں گے ساری دنیا میں اور اب ایک بات آپ کو بتاتا ہوں- **اب یہ مباہلہ بھی ہو گیا اب یہ ہماری جدوجہد جس کو کہتے ہیں لڑائی ON ہے اب- تو اب یہ چل پڑی ہے**- ان کا ٹیلی ویژن جو کچھ بھی بکواس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کرتا رہا ہے اور کرے گا یہ چند گنتی کے آدمیوں تک پہنچے گی مگر ایم-ٹی-اے کے ذریعے ساری دنیا ان کے چہرے دیکھے گی اور ساری دنیا کو ان کی گندگی اور ان کے پس منظر سے آگاہ کیا جائے گا اس لئے **آپ بالکل مطمئن رہیں، خوش رہیں آپ کا کچھ بھی نہیں بگڑا نہ کوئی بگاڑ سکتا ہے**- اہل گیمبیا آپ کی تائید میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں اور اپوزیشن کو ہم نے ہرگز نہیں کہا کچھ بھی لیکن ان کے سربراہ نے اعلان کیا کہ یہ گیمبیا کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے لوگ ہیں اس لئے ہم پر چھوڑیں ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے آپ کو آرام سے بیٹھنا چاہئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہاں جماعت احمدیہ کا سوال نہیں ہے یہاں گیمبیا کی عزت پر ان بدبختوں نے ہاتھ ڈالا ہے اور ہمیں بے حیا کر کے دکھایا جا رہا ہے کہ سینتیس سال سے جماعت نے ایسی خدمات کیں جو ان کو خود اعتراف ہے کہ بڑی بڑی حکومتیں نہیں کر سکتی تھیں اور بے لوث اور ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ احمدیوں کی سینتیس سالہ خدمت کے دوران احمدیوں کے خلاف کسی قسم کی قتل کی دھمکی بھی ملی ہو- تو پاکستان کی نقالی تو کر رہے ہیں یہ بندر لیکن پاکستان کے حالات ہی مختلف ہیں- وہاں ظلم و ستم ہو رہے تھے بار بار تحریکیں چلتیں، احمدیوں کے اوپر بے انتہاء ہر قسم کے ظالمانہ حملے کئے گئے، قتل و غارت ہوئے، معصوم عورتوں کی جانیں لی گئیں، بچوں کو قتل و غارت کیا گیا، زندہ جلائے گئے لوگ- کہاں پاکستان کے بدبخت حالات اور کہاں گیمبیا کی سرزمین جو شرافت کی علمبردار ہے- ان کے جو گیمبیا کے تاثرات ہیں وہ میں پھر انشاء اللہ بعد میں کسی اور وقت میں بتاؤں گا- بہر حال امام فاتح کو میں نے بار بار جماعت سے کہا کہ اس کو کسی طرح آمادہ کریں کہ یہ مباہلہ منظور کر لے کیونکہ مجھے یہ فکر تھی کہ یہ دھوکہ بازی کرتے رہیں گے، شرارت بھی کریں گے اور مباہلے کی زد سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے-

پس الحمدللہ وہ رات جو میں نے کہا مجھ پر چین سے آئی وہ ۲۲/ اگست ۱۹۹۷ء کا خطبہ ہے جس کی مجھے اطلاع ملی تو میں نے کہا اب اللہ کا معاملہ اور ان کا معاملہ آ پڑا ہے اب دنیا دیکھے گی کہ یہ کیسے کیسے ذلیل کئے جاتے ہیں- اس نے اب یہ بھی دیکھیں کہ خطبے میں مباہلہ کا سنانا یہ اپنے پاکستانی اور عرب آقاؤں کی خاطر تھا کیونکہ گیمبینز کو عربی نہیں آتی اگر گیمبینز کو دکھانا ہوتا اس نے تو ظاہر بات ہے کہ یا اپنی گیمبین زبان میں تقریر کرتا یا انگریزی میں جو عام بولی جاتی ہے لیکن خطبہ اس نے مباہلے کے اقرار کا عربی میں دیا ہے اور چونکہ اب ہم اس کو پھیلا رہے ہیں سارے گیمبیا میں ہم بتا رہے ہیں کہ اس نے کیا خطبہ دیا تھا اس لئے **اب وہ جو معاملہ اگر کشتی ہے تو ON ہوگئی ہے- ایک طرف یہ بدبخت ہے اور ایک طرف خدا کے فرشتے ہیں جماعت احمدیہ نے اپنا دامن اس میں سے نکال لیا ہے**- اس نے خطبے میں ہمارے ڈاکٹر پاشا صاحب کو مخاطب کیا ہے- ڈاکٹر پاشا حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے نواسے ہیں اور بڑے باغیرت انسان ہیں ماشاء اللہ، بہت ہی انہوں نے اس جدوجہد میں اعلیٰ کردار کا نمونہ دکھایا ہے اور ان کے سپرد ہی کیا گیا تھا کہ وہ اس کو مباہلہ دیں- پہلی دفعہ جب مباہلہ دیا گیا تو اس کے رشتے داروں نے اس کے غالبًا نانا نے یا دوسروں نے منتیں کیں کہ خدا کے لئے اس کو معاف کر دیں اسے مباہلے کا نشانہ نہ بنائیں اور پہلی بار خوف اور سراسیمگی کے آثار تھے یہ ہاتھ جھٹک جھٹک کے کہہ رہا تھا کہ چھوڑو اس مباہلے کو- لیکن اس کے رشتے داروں نے اور پھر ایک ایسے مولوی نے جو وہاں کی مذہبی کونسل کا ممبر ہے اور کافی بڑی جماعت کا سربراہ ہے اس نے بھی جماعت سے کہا کہ دیکھیں میں بھی ہرگز مباہلہ قبول نہیں کرتا میرا نام بھی نہ لیں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ جماعت سچی ہے اس لئے اب میری مجبوریاں ایک طرف رکھیں مگر ہرگز مجھے مباہلے میں شامل نہ کریں اس کو دینا ہے تو اس کو بے شک دیں چنانچہ اس نے انکار کیا-

اب جو اقرار کر رہا ہے وہ یہ کرتا ہے کئی دفعہ کوششیں ہوئیں- ایک موقع پر اس نے بھی ٹالا اور مذہبی امور کے وزیر نے مباہلے کو اٹھا کے پھینک دیا- یہ کیا کاغذ ہے یہ میرا کیا کر سکتا ہے؟ اور اس کو بار بار پیغام پہنچائے گئے کہ مباہلہ بے شک کر لو جو ضیاء اور کنگ فیصل اور بھٹو سے ہوئی تھی یہ احمدیوں نے کروایا تھا اس لئے وہ بات جو سعودی عرب نہیں کہتا، جو پاکستان نہیں کہہ رہا وہ اس کو پاگل بنانے کے لئے بتائی گئی کہ یہ تو سارا قتل احمدیوں نے کروایا تھا تمہیں کیا ڈر ہے مباہلے کا- کر لو اور اعلان کر دینا کہ میری موت ہوئی تو میں شہید ہوں گا- چنانچہ یہی اس نے اعلان کیا- کہتے ہیں "ڈاکٹر پاشا جہاں تک اس مباہلے کا تعلق ہے جو تو نے میری طرف بھیجا ہے تو یاد رکھ کہ مجھے کچھ خوف نہیں میں جمہور عوام کے سامنے اعلان کروں کہ اللہ کو اپنے اور احمدیوں کے درمیان ہاں اپنے اور احمدیوں کے درمیان حکم بناتا ہوں تا وہ حق کو ثابت کر دے اور باطل کو باطل- ولوا کرہ المجرمون- میں یہاں اس وقت اعلان کرتا ہوں، ہاں میں یہاں اعلان کرتا ہوں کہ جو میں کہہ رہا ہوں اس پر مجھے پورا الیقین اور وثوق ہے نیز مجھے پورا پورا الیقین ہے کہ جو کچھ بھی خدا نے اپنے رسول کے بارے میں کہا ہے وہ سب سچ ہے جو کچھ اس کے رسول نے اپنے بارہ میں کہا ہے وہ بھی برحق ہے"- بالکل

ٹھیک ہے اس پہ ہم بھی صاد کرتے ہیں لیکن بکواس اگلی یہ ہے "جو کچھ مرزا غلام احمد نے کہا ہے وہ جھوٹ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء ہے"۔ یہ مباہلے کا چیلنج اس نے بائیس اگست میرے جرمنی کے دورے کے دوران اپنا منظور کیا اور اس سے اگلے خطبے میں بہکی بہکی باتیں شروع کر دیں احمدیت کا نام لینا چھوڑ دیا اور اب جو اس کی باتیں پہنچ رہی ہیں وہ اس کے لئے Too Late کیونکہ اب جو باتیں ہمیں پہنچ رہی ہیں ہمارے وہاں کے واقف کاروں کے ذریعے وہ یہ ہیں کہ اپنی مجلس میں یہ کہہ رہا ہے کہ مجھے پاگل بنایا گیا ہے مذہبی امور کے وزیر نے جھوٹ بولے، مجھے دھوکے میں رکھا اور اس مباہلے پہ مجھے آمادہ کیا گیا حالانکہ اب جو میں حالات دیکھ رہا ہوں وہ مختلف ہیں، وہ خود بھی بھاگ گیا ان باتوں سے۔ میں اب گویا کہ آخری بات کہہ رہا ہوں احمدیوں کے متعلق میری زبان بندی ہو گئی ہے اور اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو اس کی طرف سے ہمیں پہنچ رہی ہیں لیکن میں مزید ثبوت اکٹھے کروا رہا ہوں اور وہاں کے تحریری بیان وغیرہ یہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں آپ کے سامنے اس مباہلے کے انجام کے متعلق تازہ ترین صورت حال پیش کی جاتی رہے گی۔

اس خطبے کے ذریعے جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا یہ اعلان کر رہا ہوں کہ اب ان چند شیطانی ٹولے کے آدمیوں کو اور گیمبیا کے ٹیلی ویژن کو جو بھی اس کی اہمیت ہے اس کے جواب میں ساری دنیا اب ان کی باتیں سنے گی۔ ایک ایک اعتراض جو امام نے بیان کیا ہے اس کو میں انشاء اللہ "لقاء مع العرب" میں اور دوسرے پروگراموں میں اب پیش کرتا ہوں گا اور پورا پس منظر جو میں نے ابھی بیان نہیں کیا بہت سی باتیں ہیں جو پیش ہونے والی ہیں وہ بھی انشاء اللہ آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ اس وقت میں سر دست یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب اس نے مباہلہ قبول کر لیا تو میں نے جماعت احمدیہ اور ساتھ ہی وزیر نے یہ اعلان کیا کہ ہمارے نمائندے خصوصاً جو امیر اس وقت مقرر ہیں جب سے وہ آئے ہیں اور انہوں نے شرارت شروع کی ہے اور انہوں نے گیمبین کو گیمبین سے لڑانے کی کوشش شروع کی ہے اور انہوں نے احمدیت کو ملک کو پھاڑنے میں استعمال کیا ہے۔ یہ سازش اس لئے تھی کہ جب وہ کارروائی کریں جبکہ قوم میں کچھ بات ہو ہی نہیں رہی تو فرضی طور پر قوم کے سامنے یہ پیش کریں کہ انہوں نے کوئی شرارت کر کے گیمبین کو پھاڑ دیا، قتل و غارت کے خطرے ہو گئے اب ہم مجبور ہیں کہ عوامی مطالبہ منظور کر لیں کہ ان کو باہر نکالو۔ تو پیشتر اس کے کہ وہ اس شرارت کرنے میں کامیاب ہوتے میں نے اپنے تمام غیر گیمبین خدمت گاروں کو یہ کہا کہ فوراً بوری اٹھاؤ اور اس ملک کو چھوڑ دو کیونکہ اب یہ اس بد بخت حکومت اور گیمبیا کے شرفاء کے درمیان ایک جنگ شروع ہو گئی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کو نکالا یہ بھی حیرت انگیز بات ہے۔

لطف الرحمٰن صاحب جو ملک عطاء الرحمٰن صاحب کے صاحبزادے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ان کا بعض افریقن ممالک میں رسوخ بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سی دولت بھی عطا فرمائی ہے ان کا یہ خیال تھا کہ رفتہ رفتہ کر کے نکلیں چند آج نکل گئے چند کل نکل گئے اور ستمبر میں دیر تک یہ معاملہ پھیلا دیا جائے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس طرح نہیں میں نے نکلوانا۔ نکلو اور جرأت سے نکلو، ایک وقت میں نکلو اور نکلنے سے پہلے ایک انٹرویو دو اور بتاؤ کہ ہم کیوں نکل رہے ہیں۔ اس کے لئے مشکل تھی کہ جو عام جہاز ہے وہ کہتے تھے ہمارے پاس تو ایک دو سیٹیں بھی مشکل سے ملیں گی اکٹھے جانے کا کوئی انتظام نہیں ہو سکتا۔ لطف الرحمٰن صاحب نے ایک جہاز چارٹرڈ کیا اور چارٹرڈ جہاز کی خاطر انہوں نے اور بھی کوششیں کیں کہ ہمیں آئیوری کوسٹ کا ویزہ مل جائے مگر اس میں دقتیں تھیں مگر اللہ تعالیٰ نے آئیوری کوسٹ کے ایمبیسیڈر کی خود راہنمائی فرمائی، اس کے دل میں جماعت کی محبت ڈال دی اس نے ہمارے سارے جتنے بھی قافلے کے آدمی تھے یعنی غیر گیمبین خدمت کرنے والے ان کو دو دو مہینے کا آئیوری کوسٹ کا ویزہ دے دیا اور یہ کارروائی حکومت سے مخفی رکھی۔ دن دہاڑے جہاز اترا ہے اور وہ جہاز گنی کوناکری کا جہاز تھا۔ اس سے پہلے مختلف ٹولیوں میں احمدی ایئرپورٹ پہ گئے ہیں اور سارے داخل ہو گئے ان کا سامان بھی چلا گیا اور حکومت کچھ نہیں کر سکی۔ کسی غیر حکومت کی مدد لینے کی ضرورت نہیں پڑی۔ صرف ایک دعا تھی اور ایک ایسی خواب تھی جو اس کے بعد مجھے آئی جس کا ذکر میں آئندہ خطبے میں انشاء اللہ کروں گا۔ جس کی وجہ سے مجھے یقین تھا اور میں نے صبح ان کو ہمارے ماجد صاحب جو اس وقت وکیل التبشیر ہیں ان کو بتا دیا کہ اب میری فکر دور ہو گئی ہے۔ **ترسوں کی خواب تھی بڑی واضح خواب ہے اور بڑی خوشخبری ہے اس میں۔ میں نے کہا اب ہمیں کسی کینیڈا کی ضرورت نہیں کسی اور ملک کی مدد کی ضرورت نہیں سب کو چھوڑ دو۔ انہوں نے لازماً عزت کے ساتھ نکلنا ہے اور عزت کے ساتھ واپس بھی آنا ہے انشاء اللہ۔** یہ رویا بعض اور تفاصیل کے ساتھ میں انشاء اللہ اگلے جمعے میں آپ کو سناؤں گا لیکن ہوا یہ کہ آج صبح تک باوجود اس کے کہ یہ وہاں آئیوری کوسٹ پہنچ چکے تھے دو راتیں ان کو ایئرپورٹ پر بسر کرنی پڑیں اور وجہ یہ تھی کہ وہ حیران تھے کہ ان لوگوں کو چارٹرڈ جہاز کیسے مل گیا اور عموماً چارٹرڈ جہاز کے ذریعے جو فساد پیدا کرنے والے اور فتنہ پرداز لوگ ہیں وہ بھی اسی طرح بیچ میں داخل ہو کے پہنچا کرتے ہیں۔

جو وزیر متعلق تھے ان کو جماعت کی تفصیل کا علم نہیں تھا لیکن اللہ کی شان ہے کہ وہاں کے مذہبی امور کے وزیر وہ جماعت کو جانتے تھے۔ اب ایک مذہبی امور کا وزیر خباثت کر رہا ہے اور ایک دوسرا اس کا توڑ کر رہا ہے انہوں نے صدر سے ملاقات کی اور ایم۔ ایم۔ احمد کا بھی میں ممنون ہوں کہ انہوں نے ایک فیکس صدر کے نام لکھی تھی کیونکہ یونائیٹڈ نیشنز میں ان کو وہ جانتے تھے مگر دراصل یہ وزیر صاحب تھے جنہوں نے خود ملاقات کی اور ان کو بتایا کہ یہ شرارت ہو رہی ہے اور یہ معصوم لوگ ہیں جو ایئرپورٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے متعلق فوری کارروائی ہونی چاہئے۔ چنانچہ صدر نے فوری طور پر ان کو وزیر خارجہ کے پاس بھجوایا اور کہا کہ اس کو جا کے فوراً سمجھاؤ اور بتاؤ کہ ان کو پوری طرح اسی طرح دو مہینے کے ویزہ کے ساتھ عزت کے ساتھ ملک میں داخل کیا جائے چنانچہ آج صبح وزیر خارجہ نے وقت دیا ہمارے وفد کو کہ وہ چٹھی لے کے میرے پاس آؤ اور ان کو ہدایت مل چکی تھی کہ میں نے کیا کارروائی کرنی ہے چنانچہ آج صبح وہ چٹھی لے کر وہاں پہنچے اور اسی وقت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عزت کے ساتھ بسیں وہاں پہنچیں اور ان کو حفاظت کے ساتھ ایئرپورٹ سے نکال کر آئیوری کوسٹ کی مہمانی یعنی میزبانوں کے سپرد کر دیا گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سارا معاملہ اپنے اختتام کو عزت کے ساتھ پہنچا ہے۔

اس ضمن میں میں ذکر کرنا چاہتا ہوں کونا صاحب ہمارے ایک دوست ہیں بہت پیارے اور عزیز دوست ہیں جلسے پر ہمیشہ آ کے ملتے رہتے ہیں، ان کے دل میں بھی اللہ نے جماعت کی بہت محبت ڈالی ہے وہ بھی بہت مددگار ثابت ہوئے، رات بھر جاگ کے انہوں نے کوششیں کیں، خود ایئرپورٹ پہ گئے، کوئی تکلیف نہ پہنچے اور یہ سارے وہ لوگ ہیں جو ہمارے شکریے کے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے میں امید رکھتا ہوں کہ جزاء کے مستحق ہوں گے۔ پس آج کے خطبے میں اس سے زیادہ میں باتیں بیان نہیں کر سکتا اور یہ مکمل دور پورا کس طرح ہوا یہ آپ کو میں نے سمجھا دیا ہے اور **اب دعائیں ہیں اور مباہلے کے نتائج کا انتظار ہے انشاء اللہ تعالیٰ**۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

انگریزی ترجمہ قرآن مجید

انگریزی ترجمہ قرآن مجید از حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شائع ہو گیا ہے۔ اس ایڈیشن میں ایک مفید ضمیمہ بھی منسلک ہے جس میں بعض اہم آیات کا متبادل ترجمہ اور ضروری نوٹس شامل کئے گئے ہیں۔

خطبات جمعہ و مجالس سوال وجواب کا انڈیکس فلاپی ڈسکس پر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبات جمعہ اور مجالس سوال و جواب (سال ۱۹۸۲ء سے سال ۱۹۹۶ء تک) کا انڈیکس اب فلاپی ڈسکس (۳ء۵ انچ) پر بھی دستیاب ہے۔ حروف تہجی کے لحاظ سے تیار کردہ اس انڈیکس کی مدد سے آپ بآسانی مطلوبہ کیسٹس (آڈیو، ویڈیو) حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ فلاپی ڈسکس حاصل کرنے کے لئے انچارج شعبہ آڈیو ویڈیو، یو۔کے۔ سے درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔

16 Gressenhall Road, London. SW18 5QL. U.K.

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181 553 3611

بقیہ از صفحہ ۴ "دوسری تقریر"

لما قام عبدالله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا۔ قرآن کے ایک ایک لفظ سے فائدہ اٹھانا چاہئے کیسے پیارے لفظ ہیں لما قام رسول الله یا نبی الله نہیں کہا اور عبداللہ کہا جس سے اس محبت کی طرف اشارہ ہے جو انسان پوری طور پر خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے قویٰ اور طاقتوں کو رکھ دینے سے حاصل کرتا ہے یعنی عبداللہ اٹھا۔ تو قریب تھا کہ اس کی تکا بوٹی کر ڈالتے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی الحکیم العزیز المقدرت ذات کبھی چھوڑ سکتی تھی۔ بڑا بھاری ذلیل کرنا علاوہ مقابلہ کے ہتک بھی ہے۔ اگر ایک نے دوسرے کی گال پر طمانچہ مارا اور دوسرے نے ڈانگ ماری تو یہ کہیں گے کہ مقابلہ بجا ہے کیونکہ اس نے بھی تو تھپڑ مارا ہے مگر خدا کہتا ہے کہ یہ عبداللہ، یہ عاجز انسان جو مقابلہ کرنے والا ہی نہیں کمبخت اس کے مقابلہ کو دوڑتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہونگے کہ یہ شخص انتقامی طور پر بھی مقابلہ کرنے والا نہیں۔ کیونکہ عبداللہ کا لفظ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ جو عبودیت الٰہی کے پورے اوصاف اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جس کی طاقتیں اللہ ہی کے لئے وقف ہو چکی ہوں۔ پھر شریر اور فتنہ پرداز انسانوں کے مقابلہ کے لئے تو اس کے پاس کچھ رہتا ہی نہیں۔ ٹھیک اسی خیال پر جم کر وہ چاہتے ہیں کہ اس کا مقابلہ کر کے اپنے مقاصد میں کامیاب ہوں مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا اپنی مراد کو بہتر جانتا ہے۔ غرض یہ ہے ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا۔ جیسا بڑا بھاری Exciting اور اکسانے والے پردہ میں جیسے میرا اصول ہے یہ تحدی کی جاتی ہے اور یہ تو ہمارا بندہ ہے۔ اور تم چونکہ ہمارے بندہ کے مقابلہ کے لئے اٹھے ہو اس لئے او عباد الشیطان یاد رکھو۔ اور پھر یاد رکھو کہ یہی شخص جو ہمارا بندہ ہے تم پر غالب آجاوے گا۔ کیونکہ اس پر تو ہم نے یہ اتارا ہے۔ اب تم شیطانوں کے فرزند روح اور راستی سے مونہہ پھیرنے والے ان خبیث روحوں سے القا لے کر مقابلہ کرو۔ کیسی ہتک کرنے والی طرز ہے۔ مشرکین عرب کے لئے جو ذرا ذرا سی بات پر بھڑک اٹھتے تھے۔ ایسے لب و لہجہ میں تحدی کرنے سے بھی کوئی حرکت پیدا نہیں ہوئی۔ پھر اسی تحدی کے ضمن میں کہا فاتوا بسورة من مثله میں حسب عادت اس ٹکڑے کی ترتیب پر بھی سوچتا رہا۔ جس سے یہ بات میرے دل میں آئی کہ فاتوا بآية من مثله بھی تو ہو سکتا تھا۔ اور قرآن میں دوسرے مقام پر آیا بھی ہے لیکن اس تحدی میں بسورة من مثله کیوں کہا؟ تو مجھے معاً یہ بات سوجھ گئی کہ سور فصیل اور حد باندھنے والی چیز کو کہتے ہیں۔ قرآن کریم کی اصطلاح میں سورہ معین ہی نہیں بلکہ ایک ایک آیت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ آیۃ کا لفظ بڑا بھاری تھا جس میں بہت نشانات آیات۔ خوارق عادات شامل ہیں۔ اس لئے اس لفظ کو استعمال نہیں کیا۔ کیونکہ وہ تو اول ہی ٹھان لیا ہے کوئی حد باندھ لو، کوئی شعبہ لے لو۔ چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کا ہی مقابلہ کر کے دکھاؤ۔ مگر یہ بھی کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ قرآن نے پہلے ہی سے ٹھہرا لیا ہے کہ وہ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ فرمایا ان لم تفعلوا و لن تفعلوا۔ کیا کوئی انسان ہاں منصوبہ باز اور اپنی پیش نظر باتوں پر بھروسہ کرنے والا انسان اس قسم کے الفاظ جن میں کامل یقین اور ہمہ تن اعتماد کی روح کام کر رہی ہو بول سکتا ہے کہ اگر تم نے مقابلہ نہ کیا۔ اور ہم کہہ دیتے ہیں کہ نہ کر سکو گے۔ پھر اس آگ سے بچو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ میں تو بار بار کہتا ہوں اور ان الفاظ پر جوں جوں غور کرتا ہوں میری روح ایک نئی لذت اور نیا ذوق احساس کرتی ہے کہ ایک ایک لفظ میں نادان منکروں کو جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں غیرت دلائی ہے اور اکسایا ہے کہ وہ کسی طرح راہ پر تو آئیں۔

مگر وہاں کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ وہ تو ایک مرے ہوئے کیڑے ہیں۔ ان میں حس و حرکت پیدا ہو ہی نہیں سکتی۔ اور کیونکر بھلا عباد الشیطان عبداللہ پر کبھی کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اس کے تقویٰ اور عبودیت کا رعب ہی ان کو ہلاک کئے دیتا ہے۔ بہر حال اس النار کے لفظ میں میں تدبر کرتا ہوں کہ ان کا کون سا فعل اپنے فعل میں ایسی فطرت رکھتا ہے کہ اس کی سزا نار ہی ہے۔ میں نے خوب غور کی ہے اور بڑے تدبر کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ قرآن کی جزاؤں کو اعمال کے ساتھ پوری مناسبت ہے۔ اسی لئے تو قرآن الحکیم کہلاتا ہے۔ کسی مقنن سے اگر یہ پوچھیں کہ اس جرم کی سزا تین ماہ قید کیوں ہے تو ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ وہ نہ بتلا سکے گا۔ لیکن ہمارا ایمان اور دعویٰ ہے کہ قرآن کی جزاؤں کو افعال سے رابطہ تامہ ہے۔ تدبر کا مقام ہے کہ النار کیوں کہا القرآن ایک مقام پر کہتا ہے ذهب الله بنورهم۔ اس کتاب کے اندر نور ہے جو ایمانی نگاہ سے دیکھتا ہے اسے نور ہی نور نظر آتا ہے۔......... لیکن احمق جو اس نور سے مقابلہ کرتا ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ نور اس کے لئے نار ہو جائے کیونکہ وہ ضد اور ہٹ سے باز نہیں آتا اسی لئے تو اس کی سزا نار ہو جاتی ہے۔ ایک اور لطیف تحقیق بھی اس النار کے متعلق میں نے کی ہے۔ جو میرے مذاق اور سائنس اور آجکل کے فلسفہ دانوں کے لئے بہت کچھ ایمان کا موجب ہو سکتی ہے اگر وہ تدبر کریں۔ نار عربی زبان میں لڑائی کا اشارہ بھی ہے۔ علم تعبیر الرویا میں اگر کوئی شخص دیکھے کہ آگ لگی ہوئی ہے تو لڑائی ہو گی۔ چونکہ تعبیر الرؤیا بھی قرآن کے فیوض اور برکات کا ایک شعبہ ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ تعبیر قرآن سے ہی لی گئی ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام جب اپنی اہلیہ کے ساتھ واپس آئے ہیں تو ان کو بھی آگ دکھلائی جاتی ہے جس میں اشارہ تھا کہ فرعون کے ساتھ جنگ عظیم ہو گی۔ غرض جیسا میں نے ابھی کہا معتبرین نے یہ اصول قرآن سے لئے ہیں اس لئے النار کا اشارہ لڑائی کی طرف ہے اور یہ سائنس کا ایک مسلمہ مسئلہ ہے کہ آگ رگڑ سے پیدا ہوتی ہے اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ رگڑ دو چیزوں کے مقابلہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اب چونکہ تم مقابلہ کے لئے اٹھے ہو اور ہر مقابلہ کے اندر رگڑ ہے پس اس رگڑ سے جو آگ پیدا ہو گی اس کا شرارہ اسی کو بھسم کرے گا جو کمزور اور سوختنی ہے۔ اب تم کو ڈرنا چاہئے فاتقوا النار کے بجائے فاتقوا جہنم اور فاتقوا السعیر اور بہت کچھ الفاظ ہو سکتے تھے۔ اور بہت سے مختلف الفاظ اس کے ادا کرنے کے لئے مل سکتے تھے۔ لیکن یہ فصیح و بلیغ لفظ رکھنے والا قرآن النار کیوں کہتا ہے اس لئے کہ اس میں ایک پیشگوئی دکھلائی ہے کہ یہ سب کے سب حرب میں بھسم ہونگے۔ اب واقعات پر نظر کرو اور دیکھو کہ مصیبتوں اور تکلیفوں کے لئے ایک لمبے سلسلہ کے بعد وہ سب کے سب مارے گئے۔ اور لڑائی میں مارے گئے اور بدر اور احد وغیرہ کی جنگوں میں ان کو نار الحرب کا طعمہ بنا دیا۔ میں پھر ذرا پیچھے رجوع کر کے عبدنا کے لفظ کی طرف آپ کی توجہ لے جاتا ہوں۔ عبدنا کے لفظ میں یہ بھی اشارہ تھا کہ اللہ کے ساتھ تعلق لگانا ہزارہا علوم کا مورد بن جاتا ہے۔ اس پر بڑا بھاری فلسفہ ہے جس پر آج بھی دنیا لگی ہوئی ہے اور وہ پہنچ نہیں سکتی۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ عبداللہ ہو کر بھی تو ہزارہا صداقتوں اور علوم کو پالیتا ہے۔ ہم جو تمہیں کہتے ہیں کہ تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔ اس کے لئے ایک بین دلیل یہ ہے کہ تمہارا تعلق الحجارة کے ساتھ ہے۔ اسی لئے اس آیت میں الحجارہ کا لفظ آیا نہ الاصنام کا۔ الاصنام کا لفظ بھی تو قرآن میں ہے وہ کیوں نہ آیا۔ الحجر کے معنے ہیں پتھر اور روک کر دینا

اور الحجر سے مراد ہے یہ پتھر اور غیر معبود چیزیں جو تمام ترقیات کی مانع ہیں۔ میں نے خوب خوب غور کر کے یہ نتیجہ نکال لیا ہے کہ بت پرستی سے بڑھ کر علوم کی دشمن کوئی چیز نہیں۔ پتھروں کا پجاری وسوسوں میں بند ہوتا اور علم حقہ کی تحصیل نہیں کر سکتا۔ بلکہ میں تو یہ بھی کہتا ہوں کہ پتھر پوجا سے بزدلی پیدا ہوتی ہے اور شجاعت نہیں آسکتی جو علوم کے لئے ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے جیسے یہ تقاضا کیا کہ ذات الغیب ہے۔ اور اس کی حکمت نے اس کو غیب ہی میں رکھنا چاہا ہے مثلاً اگر خواص الاشیاء مشہود ہوتی، علوم نہ ہوتے۔ اور ہزارہا علوم کا نکلنا خواص الاشیاء کا نکلنا خواص الاشیاء کا مخفی رہنا ہی تو اس کا باعث ہے۔ اسی لئے تو کھود کھود کر علوم کو نکالا جاتا ہے۔ آلے بناتے بناتے ایک اور بات پیدا ہو جاتی ہے اس لئے تو سر توڑ ترقی کے باوجود خواص الاشیاء کے علم کا کوئی دعویدار نہیں ہے۔ خدا نے اپنی ذات کو علوم کا سرچشمہ بنایا ہے اور اسی کو مخزن علوم رکھا ہے۔

عارف پر تجلی ہوتی ہے۔ ایک چیز مشاہدے میں آ جاوے تو بچہ بھی ہٹ جاتا ہے کھلونے کو دیکھ کر دو تین دن بعد اس کی طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے اور کی طرف خواہش کرتا ہے۔ غرض فطرتاً انسان مشاہدات پر قناعت نہیں کرتا بلکہ تجربات پر حریص ہوتا ہے۔ اگر سو کوٹھڑیوں کو بند رکھا جاوے اور ۹۹ کوٹھڑیوں کو سلسلہ وار کھولنا شروع کریں تو وہ سوویں کوٹھڑی کے بھی کھلنے کا آرزومند رہے گا خواہ اس میں گندگی ہی کیوں نہ رکھی ہوئی

ہو۔ اگر یہ بھول گیا ہے اور راستہ سے بھول گیا ہے تو یہ بھولنا بھی اس کے لئے ہے بقول حضرت سیدنا میرزا صاحب ؎

گمرہی گرہست بہر کوئے اوست

غرض یہ تعلق ایسا ہے جو الناس کا لحجارۃ کے ساتھ ہے تو وہ نار اسی تعلق سے پیدا ہوئی ہے۔ ایک حکیم نے کہا ہے کہ عقل ہو تو یہ ہو سکتا ہے۔ دولت ہو تو یہ ہو سکتا ہے اگر کچھ نہ ہو تو مرنا بہتر ہے۔ اب جس میں کسی قسم کی معقولیت نہیں اور علوم حقہ سے واقفیت نہیں اسے ایندھن ہی ہونا چاہئے۔ اس لئے فرمایا کہ جو انسانی طاقتوں اور ذہنی قویٰ سے کام نہیں لیتے اور انہوں نے عقل اور فکر کو بالکل بیکار اور معطل چھوڑا ہوا ہے وہ اسی قابل ہیں کہ کاٹ کر جلا دئے جائیں۔ ان کے لئے ہی ان الذين كفروا سواء عليهم وارد ہوا۔ اب یہ کافر اپنی فطرت ہاں الکافر اپنے وجودوں میں تقاضا کر رہے ہیں کہ وہ آگ کا طعمہ بنائے جائیں۔

بالآخر یاد رکھو اور یہی کہہ کر میں اس بیان کو ختم کر دونگا کہ راست بازوں اور صادقوں کا مقابلہ کرنے والے آخر نار جہنم کا طعمہ بنتے ہیں۔ اور ہلاکت کا سامان اپنے ہاتھوں خرید لیتے ہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے صادقوں کے مقابلہ سے دستکش رہنا چاہئے اور ان کے ساتھ ان فیوض اور برکات سے حصہ لینا چاہئے جو ان کے پاک وجود پر نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس قابل بنا دے۔ و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.

جستہ جستہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ قبولیت دعا کے بعض ذاتی ایمان افروز واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عزیز اقبال احمد سلمہ اللہ تعالیٰ ابھی دو تین سال کا تھا۔ اور خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد سے نیا نیا لاہور میں وارد ہوا تھا۔ اور احاطہ میاں چراغ دین میں مبارک منزل نامی مکان میں مقیم تھا کہ ایک دن عزیز بعارضہ نمونیہ سخت بیمار ہو گیا۔ رات کے دو بجے وہ شدت بیماری سے نڈھال تھا۔ اس کا تنفس اکھڑ چکا تھا۔ اور حالت مایوس کن ہو گئی تھی۔ میری اہلیہ نے اسے اس حالت میں دیکھ کر بچشم اشکبار کہا کہ بچے کی حالت بہت نازک ہے۔ آپ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب یا ڈاکٹر محمد حسین صاحب کو بلا کر دکھا دیں۔ میں نے کہا ڈاکٹر صاحب تو یہاں سے دور کیلیاں والی سڑک پر رہتے ہیں۔ اور سارے دن کی کوفت اور مصروفیت کی وجہ سے اب آرام کر رہے ہونگے۔ ان کو اس وقت تکلیف دینا مناسب نہیں۔

میری اہلیہ نے جب پھر اصرار کیا تو میں نے کہا کہ اس وقت ایک ڈاکٹر ہیں جو بیدار ہیں۔ اور زیادہ قریب بھی ہیں۔ ان سے عرض کرتا ہوں اگر انہوں نے مہربانی کی تو بہت ممکن ہے کہ بچے کو آرام ہو جائے۔

میری بیوی نے پوچھا کہ کون ڈاکٹر ہیں۔ میں نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کی خیر الراحمین اور واہب الشفاء ہستی ہیں۔ جو سب سے زیادہ قریب و قادر مطلق اور ارحم الراحمین ہیں اور "کن" کے حکم سے بچے کو بچا سکتے ہیں۔

اس کے بعد میں وضو کر کے جائے نماز پر کھڑا ہو گیا۔ اس وقت دسمبر کا مہینہ اور سخت سردی پڑ رہی تھی۔ اور بچہ کی حالت نہایت نازک اور آخری سانس معلوم ہوتے تھے۔ بلکہ نزع کی حالت تھی۔ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ ہاں محسن و کریم خدا کی طرف سے خاص دعا کی توفیق مل گئی۔ طبیعت میں دعا کے لئے انشراح پیدا ہو گیا۔ اور روح جوش رقت سے گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر بار بار جھکنے لگی۔ اور نہایت عجز و انکسار اور تضرع سے بارگاہ قدس میں طالب شفا پائی۔

ابھی میں سلام پھیر کر نماز سے فارغ نہ ہوا تھا کہ بچے کی حالت سنبھل گئی۔ وہ چارپائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور والدہ نے اسے گود میں اٹھا لیا۔ پھر میں نے گود میں اٹھایا۔ اور وہ کھیلتا کھیلتا تھوڑی دیر میں سو گیا۔ جب صبح اٹھا تو بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔ فالحمدلله على ذالك۔"

(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۵۵،۵۶)

واقفین نو بچوں کی تعلیم و تربیت

تحریک وقف نو کا اعلان فرمانے کے بعد حضور اقدس نے وقتاً فوقتاً اپنے خطبات میں واقفین نو بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں جو ہدایات جاری فرمائیں والدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت سے کبھی غافل نہ ہوں اور اپنے اندر سچائی اور پاکیزگی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ جائزہ بھی لیتے رہیں کہ بچوں میں مندرجہ ذیل اخلاق نمویا رہے ہیں اور مذکورہ عادات راسخ ہو رہی ہیں:

☆ خدا تعالیٰ سے محبت
☆ قرآنی تعلیمات سے محبت
☆ نماز سے محبت
☆ قرآن پاک کی روزانہ تلاوت کی عادت
☆ خلافت سے محبت
☆ نظام جماعت کی اطاعت
☆ جھوٹ سے نفرت

(وکیل وقف نو۔ ربوہ)

امت مسلمہ کے مختلف فرقے

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب)

پانچویں قسط

الاسماعیلیہ

(اسماعیلی شیعہ)

شیعہ فرقوں میں سے تین فرقوں نے تاریخ اسلام کے ادوار کو بہت زیادہ متاثر کیا۔ شیعہ زیدیہ، شیعہ اثناعشریہ اور شیعہ اسماعیلیہ۔

شیعہ اسماعیلیہ کی بنیاد سرّ اور خفاء پر تھی۔ اس لئے اسے جمیعات سریہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ خود اسماعیلیہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی دینیاتی اور نظریاتی تعلیم میں خفاء اور سرّ ہے۔ وہ اپنے بنیادی عقائد نہ ہر ایک کو بتاتے ہیں اور نہ عوام میں ان کی اشاعت کرتے ہیں۔ اس لئے ان تک پہنچنے کے لئے ان کے اپنے ذرائع کی بجائے دوسرے ذرائع پر انحصار کرنا پڑتا ہے جن میں بعض غیر جانبدار ذرائع ہیں اور بعض جانبدار اور تعصب کا رنگ لئے ہوئے۔ بہر حال اس فرقہ کی تفصیلی تاریخ کے لئے دو نقطہ ہائے نظر ہیں ایک وہ جس کے ایک حد تک درست ہونے کو خود اسماعیلی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ دوسرا نظریہ وہ ہے جو اسماعیلی شیعوں کے مخالف گروہ جن میں سنی بھی ہیں اور دوسرے سربر آوردہ شیعہ فرقے بھی۔

پہلے نقطہ نظر کا پس منظر یہ ہے کہ بنو ہاشم خاص طور پر علوی (یعنی اولاد علیؓ) بنو امیہ کی حکومت کو ایک غاصب اور ظالم حکومت سمجھتے تھے۔ پہلے پہلے انہوں نے بنی امیہ کا مقابلہ میدان جنگ میں کرنا چاہا لیکن ناقابل اعتبار حمایت کی وجہ سے ناکام رہے اور بری طرح شکست کھائی اور حکومت وقت کے زیر عتاب آگئے۔ خصوصاً زیاد اور حجاج کے زمانہ میں ان پر بڑی سختیاں ہوئیں۔ ایسے حالات میں بنو امیہ کے ان مخالف عناصر نے اپنی تحریک کو خفیہ رنگ دے دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں سربر آوردہ علویوں اور عباسیوں نے باہمی مشورہ سے ایک جارحیت پسند خفیہ تنظیم قائم کی جس کا سربراہ محمد النفس الزکیہ بن عبداللہ بن حسن کو منتخب کیا گیا اور ان کی بیعت بطور امام مہدی کی گئی۔ اس تحریک میں بنو عباسؓ پیش پیش تھے۔ اس تنظیم نے اپنے داعی اور مبلغ دور دراز کے علاقوں میں بھجوائے جنہوں نے خفیہ طور پر وہاں کے لوگوں کو حکومت بنو امیہ کے خلاف منظم کیا۔ چنانچہ خراسان اور گردو پیش کے علاقے اس خفیہ تحریک کے گڑھ بن گئے۔ آخر یہ تحریک کھلم کھلا مقابلہ پر آگئی اور بنو امیہ کی حکومت کے خاتمہ پر منتج ہوئی۔ خراسان کی فوجوں کا سربراہ ابو مسلم خراسانی تھا۔ چونکہ اس کامیابی میں انہی خراسانی فوجوں کا نمایاں کردار تھا اس لئے ابو مسلم خراسانی نے بوجوہ علویوں کی بجائے عباسیوں کے اقتدار کی حمایت کی اور بنو عباس خلیفہ بن گئے۔

شروع میں تحریک علویوں کے نام پر چلائی گئی تھی اور دوران تحریک بھی انہی کا نام زیادہ تر استعمال ہوا اور عوام سے کہا گیا کہ آل بیت الرسول کے حق کیلئے یہ سب کوششیں ہو رہی ہیں اس لئے خلاف توقع اقتدار جب بنو عباس کو مل گیا تو علویوں نے اس کو اپنی حق تلفی سمجھا۔ اس طرح بنو عباسؓ اور بنو علیؓ میں ٹھن گئی۔ جو علوی پہلے بنوامیہ کے ظلموں کا نشانہ بنے ہوئے تھے اب وہ بنو عباس کی زیادتیوں کی آماجگاہ بن گئے اور بہت سے علوی یعنی سادات مختلف لڑائیوں میں مارے گئے۔ انہی میں امام محمد النفس الزکیہ بھی شامل تھے جن کی ابو جعفر منصور نے بطور امام مہدی بیعت بھی کی ہوئی تھی۔ بہر حال بنو علیؓ بدستور حکومت وقت کے زیر عتاب تھے اور ہر وقت عباسی حکام کے زیر نظر رہتے تھے۔ اس پس منظر میں حضرت امام جعفر صادقؒ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے جس کا نام اسماعیل رکھا گیا۔ یہ امام جعفر کا بڑا لڑکا تھا اور کہا جاتا ہے کہ امام جعفر نے اس کے حق میں وصیت کی تھی کہ میرے بعد یہ جانشین ہوگا۔ لیکن امام جعفر صادق سے پہلے فوت وہ ہو گیا۔ اسماعیل نے جس شخص کی نگرانی میں پرورش پائی اس کا نام میمون بن دیصان القداح تھا۔ اس نے اور اس کے حامیوں نے امام جعفر صادق کی وفات کے بعد اس نظریہ کا اظہار کیا کہ جب ایک کے حق میں وصیت ہو جائے تو پھر وہ منسوخ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ وصیت امام وقت کی طرف سے باعلام الٰہی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے امام جعفر صادق کی وفات کے بعد امامت کا منصب امام اسماعیل کی اولاد کے سپرد ہوگا۔ (شیعہ اثنا عشریہ کے نزدیک بطریق بداء اسماعیل کی بجائے ان کے بھائی موسی الکاظم کو امامت ملی لیکن اسماعیلی کہتے ہیں ان الامامة لا تنتقل من اخ الی اخ بعد الحسن والحسین و لا تکون الا فی الاعقاب۔ (تاریخ الفرق الاسلامیہ صفحہ ۱۸۳۔ فرق الشیعہ صفحہ ۵۷ تا ۹۰)۔ امام اسماعیل کے لڑکے کا نام محمد تھا چنانچہ ان لوگوں نے محمد بن اسماعیل کو اپنا امام تسلیم کر لیا۔ اسکے ساتھ ہی دعویٰ کیا گیا کہ چونکہ حکومت کی طرف سے خطرہ ہے کہ وہ امام وقت کو کوئی نقصان پہنچائے اس لئے انہوں نے چھپ کر زندگی بسر کی۔ یہاں سے امام مستور یعنی خفیہ امامت کے نظریہ کا آغاز ہوا۔ اس "امام مستور" کے لڑکے کا نام احمد تھا جو دوسرا امام مستور تھا۔ امام احمد کے لڑکے کا نام محمد الحبیب تھا۔ یہ تیسرا امام مستور تھا۔ اس تیسرے امام مستور کے لڑکے کا نام عبداللہ تھا جو چوتھا امام قرار پایا۔ یہ کچھ عرصہ مستور رہا اس کے بعد مغرب یعنی شمال مغربی افریقہ میں اس کے نام سے عبیدیہ حکومت قائم کی گئی۔ اس طرح عبیداللہ نے المہدی کے نام سے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا۔ ائمہ مستورین کا یہ دور کوئی دو سو سال تک ممتد ہے۔ اس عرصہ میں یہ ائمہ مختلف جگہوں میں خفیہ طور پر رہے اور بڑی رازداری کے ساتھ اپنی دعوت کو پھیلاتے رہے۔

اسماعیلی شیعوں کی خفیہ تحریک کا یہ ایک پہلو ہے۔ اس کا دوسرا پہلو جسے اکثر سنی اور کئی شیعہ اور خود اسماعیلیوں کا کچھ حصہ بیان کرتا ہے اور اس میں عباسیوں کی کوشش کا دخل بھی ہے وہ یہ ہے کہ دراصل اسماعیل بن امام جعفر صادق نوجوانی میں لاولد فوت ہو گئے تھے ان کا ایک مولیٰ تھا جن کا نام میمون بن دیصان القداح تھا۔ یہ شخص بڑا ذہین اور صاحب علم اور انتہائی ہوشیار تھا۔ اہواز فارس کا رہنے والا تھا۔ اوپر سے مسلمان تھا لیکن اندر سے ثنوی اور مجوسی تھا اور اسے یہ بڑا رنج تھا کہ عربوں نے ان کے ملک کو فتح کر کے اپنا تابع فرمان اور غلام بنا لیا ہے۔ وہ یہ بھی سمجھتا تھا کہ اسکے ملک یعنی فارس و خراسان کے لوگ کھلم کھلا عربوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی زمانہ میں امویوں کے خلاف علویوں اور عباسیوں کی خفیہ تحریک بھی چلی تھی۔ اسی انداز پر اس نے بھی عربوں اور انکے دین یعنی اسلام کے خلاف اپنی ایک خفیہ تحریک کو منظم کیا اور کامیابی کیلئے آل بیت رسولؐ کے نام کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا۔ اور وہ یوں کہ اس نے امام اسماعیل کی نسل کے جن ائمہ مستورین کا ڈھونگ رچایا وہ دراصل اسکی اپنی نسل کے لوگ تھے۔ چنانچہ اس نے یہ ظاہر کیا کہ امام اسماعیل کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد ہے۔ لیکن لوگوں کے سامنے اسے اسلئے نہیں لایا جا سکتا کہ حکومت کی طرف سے گرفت کا خطرہ ہے۔ یہ درحقیقت اس کا اپنا بیٹا عبداللہ تھا۔ میمون کا بیٹا عبداللہ بھی بڑا عالم ذہین اور بڑی تنظیمی قابلیتوں کا مالک تھا۔ عبداللہ نے مختلف جگہوں میں پھرتے پھراتے اور اپنے حامیوں کو منظم کرتے آخر کار سلمیہ کو مرکز دعوت بنایا اور اسماعیلی مذہب کے اصول و عقائد کو مرتب کیا اور انکو ترویج دی۔ اس نے ان تعلیمات کے سات درجے مقرر کئے جو فاطمی حکومت کے قیام کے بعد نو (۹) قرار پائے۔ ہر درجہ کے مرید کی عقل و سمجھ کو پرکھے بغیر نہ اسے اگلے درجہ میں جانے دیا جاتا اور نہ اسے اس درجہ کی خبر ہونے دی جاتی تھی کہ اس کا تعلیمی اور عملی نصاب کیا ہے۔

عبداللہ ۲۷۰ھ کے قریب فوت ہوا تو اس کا بیٹا احمد جانشین بنا جس کی کنیت ابوالشلعلع تھی۔ احمد نے تحریک کو منظم کرنے اور اسے وسیع کرنے میں بڑی مہارت دکھائی۔ اس نے اپنا جانشین یا ولیعہد اپنے بھتیجے سعید بن الحسین کو بنایا۔ یہی سعید بعد میں عبیداللہ المہدی کے نام سے شمال مغربی افریقہ میں دولت عبیدیہ کا بانی بنا۔

بہر حال امام اسماعیل بن امام جعفر الصادق کی نسل سے ائمہ مستورین تھے یا دیصانیوں نے اپنے طور پر اس تحریک کو منظم کیا تھا۔ بنیادی طور پر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصلاً دیکھنا یہ ہے کہ اس تحریک کا بنیادی مقصد کیا تھا اور تحریک نے کن ذرائع سے کام لیکر اسے کامیابی سے ہمکنار کیا

اسماعیلی نظریات و عقائد

اسماعیلی خود بڑی حد تک اپنے نظریات اور عقائد کو چھپاتے ہیں۔ پھر یہ مختلف ادوار سے گذرے ہیں اس وجہ سے بھی عقائد میں تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ دوسروں نے جو کچھ بیان کیا ہے اس میں تعصب کی ملونی بھی ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ عقائد و نظریات کے بارہ میں جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے وہ سو فیصد درست اور مطابق واقعہ ہے تاہم کسی حد تک خود اسماعیلیوں کے اپنے بیان کے مطابق اور کچھ ان دستاویزات کے لحاظ سے جو مختلف ذرائع اور اہل علم کے سامنے آئی ہیں اور جو کچھ غیر جانبدار مؤرخین نے بیان کیا ہے۔ اسماعیلیوں کے جن عقائد اور نظریات کا علم ہو سکا ہے وہ یہ ہیں:

☆......۱۔ ائمہ اہل بیت مقدس اور معصوم ہیں۔ دین کا علم ان کو خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ کسی کے شاگرد نہیں ہوتے بلکہ دنیا بھر کے وہ استاد اور دینی رہنما ہوتے ہیں۔ نیز ائمہ وصی ہوتے ہیں۔

☆......۲۔ پہلے چھ آئمہ یعنی حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت زین العابدینؒ، حضرت محمد باقرؒ، اور حضرت جعفر صادقؒ کو شیعہ اثناعشریہ بھی امام مانتے ہیں۔ اور اسماعیلی شیعہ بھی امام مانتے ہیں۔ اس کے بعد اختلاف ہو جاتا ہے۔ اسماعیلی شیعہ امام جعفر صادق کے بعد ان کے بڑے لڑکے اسماعیل اور ان کی اولاد کو اپنا امام مانتے ہیں اور اثناعشری شیعہ ان کے دوسرے لڑکے موسیٰ الکاظم اور ان کی اولاد کو امام تسلیم کرتے ہیں۔

☆......۳۔ اسماعیلی شیعہ قرآن کریم کے بارہ میں کہتے ہیں کہ وہ امام صامت ہے اور ان کے ائمہ امام ناطق ہیں اس لئے قرآن کریم کے جو معنے اور جو تفسیر وہ بیان کریں وہی درست ہے مثلاً اگر وہ کہیں کہ قرآن کریم میں اقیموا الصلوٰۃ کا حکم ہے اس سے مراد ائمہ اہل بیت سے محبت، اخلاص اور ان کی فرمانبرداری کا اظہار ہے تو یہی معنے درست ہونگے اور ان کی تاویل ہی صحیح تسلیم کی جائے گی کیونکہ قرآن کریم کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور باطن کا علم صرف امام کو ہی ہوتا ہے۔

☆......۴۔ امام کو مان لینے اور اس کی فرمانبرداری کا عہد کر لینے کے بعد تمام شرائع اور دین کے تمام احکام سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔

دعائم الاسلام صفحہ ٦٥۔ نیز یہ ایک فریق کا مسلک ہے جس کی نمائندگی زیادہ تر آغا خانی اسماعیلی کرتے ہیں یا دروز۔ دوسرے فریق کے لوگ جو بوہرہ اور خوجے کہلاتے ہیں اور مستعلیہ بھی وہ نماز، روزہ اور حلال و حرام کے احکام کے قائل اور پابند ہیں ان کی فقہی تشریحات کے لئے کتاب دعائم الاسلام کا مطالعہ مفید رہے گا۔ (تاریخ الفرق الاسلامیہ صفحہ ۱۹۵، ۱۹٦)

☆......۵۔ بعض اسماعیلیوں کے نزدیک امام اسماعیل کے بیٹے امام محمد خاتم النبیین القائم صاحب الزمان ہیں۔ انہوں نے شریعت اسلامیہ کو منسوخ کر دیا ہے کیونکہ ہر شریعت کے سات ائمہ ہوتے ہیں جب ان سات کا دور ختم ہو جائے تو نئی شریعت کا آنا ضروری ہے۔ چنانچہ امام اسماعیل پر سابقہ ائمہ کا دور ختم ہو گیا اور امام محمد سے نیا دور شروع ہوا۔

☆......٦۔ اسماعیلی شیعہ حلول کے بھی قائل ہیں یعنی وہ مانتے ہیں کہ خدا ائمہ میں داخل ہو جاتا ہے ان میں سما جاتا ہے یا وہ ان معنوں میں خدا کے مظہر ہیں کہ خدائی طاقتیں اور خدائی قدرتیں ان کو عطا ہوتی ہیں۔ وہ خدا کی طرح عالم الغیب ہوتے ہیں۔ وہ زندہ بھی کر سکتے ہیں اور وہ مار بھی سکتے ہیں۔ یہ رائے بھی دروز اور بعض آغاخانیوں کی ہے۔ بوہرہ اس کے قائل نہیں۔

☆......۷۔ اسماعیلی شیعہ تناسخ کے بھی قائل ہیں اور مانتے ہیں کہ روحیں مختلف جونوں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں اور یہی ان کے لئے قیامت ہے۔

☆......۸۔ اسماعیلی شیعہ غورثی فلاسفہ کی طرح سات اور بارہ کے عدد کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ان کے کئی نظریات اور درجات ہیں۔ ان اعداد کا عمل دخل ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیارے سات ہیں اور برج بارہ اسی لحاظ سے زمین پر بھی ان کی نیابت ہے۔ اسی وجہ سے ان کے ہاں اتباع کے بھی سات درجے ہیں ہر درجہ کا تبع اپنے درجہ کے علمی اور عملی نصاب کو عبور کئے بغیر اگلے درجہ میں نہیں جا سکتا اور نہ ہی یہ جان سکتا ہے کہ اس درجہ کا علمی اور عملی نصاب کیا ہے۔ اس طرح ایک اسماعیلی درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے آخری درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو داعی یا حجت کا درجہ ہے۔

اسماعیلیوں کا کہنا ہے کہ علم الٰہی نبیوں کے ذریعہ وصی کو ملتا ہے مثلاً محمد رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ حضرت علی علیہ السلام کو ملا پھر وصی سے امام کو ملتا ہے اور امام سے حجۃ کو ملتا ہے۔

حج، نقباء اور دعاۃ مذہبی کارکن ہوتے ہیں جو مختلف علاقوں میں اسماعیلی مذہب کے پھیلانے اور اسماعیلیوں کی تہذیب و تربیت کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اسماعیلی شیعہ آنحضرت ﷺ کے اکثر صحابہؓ کے بارہ میں اچھی رائے نہیں رکھتے۔ معتدل اسماعیلی شیعہ زیادہ سے زیادہ اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ علیؓ کی بجائے ابو بکرؓ کو خلیفۃ الرسول منتخب کرنے میں انہوں نے غلطی کی تھی لیکن چونکہ حضرت علیؓ نے اپنا حق لینے کے لئے ان سے لڑائی نہیں کی نیز وہ ان سے تعاون کرتے رہے۔ اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی بہتری کے لئے ان کے ساتھ رہے اس لئے ہمیں بھی حضرت علیؓ کے نمونہ اور اسوہ پر چلنا چاہئے۔ غالی اسماعیلی صحابہؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اور پہلے خلفاء کو غاصب اور ظالم قرار دیتے ہیں۔

اسماعیلی نظریات

پس اسماعیلیوں کے نظریات کا خلاصہ یہ ہے کہ :

☆......ا۔ لوگوں کی رہنمائی اور ہدایت کے لئے امام کا ہونا ضروری ہے۔ یہ امام اگر ظاہر اور لوگوں کے سامنے ہو تو وہ خود لوگوں کی رہنمائی کرے گا اور اگر مستور اور لوگوں سے چھپا ہوا ہے تو اس کے حجج اور دعاۃ اس کی نیابت کریں گے اور لوگوں تک اس کے پیغام اور ہدایتیں پہنچائیں گے۔

☆......۲۔ الامام المقیم جو رسول ناطق کو مقرر کرتا ہے اسے "رب الوقت" بھی کہا جاتا ہے یہ امامت کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے بعض کے نزدیک ابوطالب امام مقیم ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو الرسول الناطق مقرر کیا۔

☆......۳۔ دوسرے درجہ پر الامام الاساس ہے جو الامام الناطق کی مرافقت اور معاونت میں کام کرتا ہے۔ اس کا دایاں ہاتھ ہوتا ہے۔ رسالۃ کبریٰ کے کاموں کا قائم اور نگران ہوتا ہے علیؓ الامام الاساس ہیں۔

☆......۴۔ الامام المستقر یہ بعد میں آنے والے امام کی تنقیص اور تعیین کا اختیار رکھتا ہے۔

☆......۵۔ الامام المستودع۔ یہ امام مستقر کی نیابت میں کام کرتا ہے اسے نائب الامام بھی کہتے ہیں اس لئے آئندہ کے امام کے تنقیص اور تعیین کے اختیارات اسے حاصل نہیں ہوتے۔

☆......۶۔ امامت کے سات دور ہیں۔ اسلام کی صورت میں چھٹے دور کا آغاز آنحضرت ﷺ سے ہوتا ہے جو الناطق ہیں۔ آپ کے بعد علیؓ اس دور کے پہلے امام ہیں جو "الامام الاساس" ہیں۔ پھر ان کے بعد الائمۃ التائمین ہیں جو حسنؓ، حسینؓ، زین العابدینؒ، محمد باقرؒ، جعفر صادقؒ اور اسماعیل ہیں۔ یہاں پر سات کا دور ختم ہو جاتا ہے اور محمد بن اسماعیل سے اگلے یعنی ساتویں دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس بنا پر محمد بن اسماعیل ناسخ شریعت محمدیہ بھی ہیں۔

سات دور کے اس نظریہ کو اپنانے کی وجہ سے اسماعیلیہ کو سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان سات ہیں، کواکب سات ہیں، زمینیں سات ہیں، ہفتے کے دن سات ہیں۔ اسی منوال پر ائمہ کے دور بھی سات ہیں اور ہر دور میں ائمہ بھی سات ہوتے ہیں۔

☆......۷۔ ائمہ جس طینۃ یعنی مٹی سے پیدا ہوتے ہیں وہ بشری طینۃ اور مٹی سے اعلیٰ اور برتر ہے اسی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور مخلوقات کے لئے حجۃ ہوتے ہیں۔

☆......۸۔ امام زمانہ کی مدد کے لئے حجج، ماذونون اور اجنحۃ ہوتے ہیں۔ حجج جن کو بعض اوقات دعاۃ بھی کہا جاتا ہے ہمیشہ بارہ رہتے ہیں۔ جن میں سے چار امام کے ساتھ رہتے ہیں۔ ماذونون اور اجنحۃ امام اور دعاۃ کے درمیان پیغامبر اور رابطہ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

☆......۹۔ اسماعیلیہ معروف معنوں میں قیامت اور حشر و نشر کو نہیں مانتے اور نہ جنت و دوزخ کے قائل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ قیامت سے مراد خروج الامام قائم الزمان ہے جو ایک نئے دور کا آغاز کرتا ہے۔ اور ساتوں درجہ پر ہوتا ہے اور معاد سے مراد یہ ہے کہ انسان کے مرنے کے بعد اس کی ہر چیز اپنے اصل کی طرف لوٹا دی جاتی ہے۔ مثلاً انسان روحانی اور جسمانی عناصر سے مرکب ہے اور جسمانی عناصر چار ہیں۔ الصفراء، السوداء، البلغم اور الدم۔ صفراء ناری عنصر ہے اس لئے آگ کی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ سوداء ارضی عنصر ہے اس لئے وہ تراب یعنی مٹی بن جاتا ہے۔ بلغم مائی عنصر ہے اس لئے وہ پانی میں جا شامل ہوتا ہے اور الدم ہوائی عنصر ہے اس لئے وہ ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے۔ رہا انسان کا روحانی پہلو تو وہ روح یعنی النفس المدرکہ ہے۔ اگر وہ فضائل سے مزین ہے تو وہ عالم روحانی میں جا شامل ہوگا۔ اور آیت کریمہ "یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربک راضیۃ مرضیۃ" میں اسی روحانی عالم کی طرف رجوع اور صعود کا اشارہ ہے اور اگر روح یعنی نفس مدرکہ رذائل اور عیوب میں ملوث ہے تو پھر اسے مختلف جونوں کے چکر میں ڈال دیا جاتا ہے جس میں وہ ہمیشہ رہتا ہے۔

☆......۱۰۔ بعض اسماعیلی انیس کے عدد کو بھی بڑی اہمیت دیتے ہیں مثلاً ان کا کہنا ہے کہ ہر دور میں سات امام ہوتے ہیں اور بارہ داعی۔ ان کا مجموعہ انیس ہے۔ اسی طرح ہر دعامہ کے سات فرائض ہیں اور بارہ سنتیں اور ان کا مجموعہ انیس ہے۔ اس نظریہ نے فاطمی خلیفہ المستنصر کے زمانہ میں فروغ حاصل کیا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد المستنصر اسماعیلیہ کے نزدیک انیسواں امام تھا۔

غرض اسماعیلی قیادت نے بعض اسلامی ایمانیات کے ساتھ یونانی فلسفہ، مجوسی اور ہندی تصورات، یہودی اور عیسائی مسلمات کی آمیزش کر کے اپنے عقائد و نظریات کو ترتیب دیا اور ان کے لئے فلسفیانہ دلائل مہیا کئے۔ یہ خفیہ تحریک علمی تصورات اور سری اقدامات کا مجموعہ تھی۔ اس تحریک کے قائدین نے بعض علوی اور خراسانی عناصر کی طرح کھلم کھلا حکومت کے مقابل آنے کی کوششوں کو ترک کر دیا۔ اور خفیہ رہ کر مختلف قسم کی علمی اور تنظیمی سازشوں کے ذریعہ وہ اپنے مقاصد کی طرف بڑھے اور بڑی حد تک اپنے اہداف کے حاصل کرنے میں کامیاب رہے تاہم چونکہ اسلامی نقطہ نظر سے اس تحریک کی کوئی بنیاد نہ تھی اور نہ عدل و انصاف کے قیام اور ظلم و جور کے اختتام کے لحاظ سے اس کے قائدین اتنے مخلص تھے اس لئے جب عوام نے کامیابی کے بعد اس تحریک کے طور دیکھے تو ان کی ساری امیدیں ختم ہو گئیں۔ اور مہدویت کے نظریہ کے تحت جس امن وامان خوشحالی اور فارغ البالی کے ان کو وعدے دئے گئے تھے وہ سب بڑی حد تک فریب ثابت ہوئے اس طرح عوام کی تائید سے محروم ہو جانے کی وجہ سے کچھ عرصہ بعد ہی اس تحریک کا جوش و خروش ختم ہو گیا اور پھر آہستہ آہستہ چند نشانات چھوڑنے اور امت مسلمہ کے بہت سے نقصانات کا باعث بننے کے بعد یہ تحریک اپنی موت آپ مر گئی۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-211-8257
FAX: 0141-211-8258

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

کم کھانے سے عمر لمبی ہوتی ہے اور انسان کئی بیماریوں سے بچتا ہے

حال ہی میں ایک دلچسپ سائنسی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ دودھ پلانے والے جانوروں پر کم خوری کے کیا اثرات ہوتے ہیں ان کا پہلی بار جائزہ لیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کم خوری اور غذا میں حراروں (Calories) کو کم کرنے سے ان کی عمریں ۳۰ فیصد تک بڑھ گئی ہیں۔ یہ تجربات بالٹی مور امریکہ کے National Institute on Aging نے ۲۰۰ بندروں پر کئے ہیں جو Rhesus اور Squirrel اقسام سے تعلق رکھتے تھے۔ ڈاکٹر جارج راتھ (DR. George Roth) جو ریسرچ ٹیم کے لیڈر تھے کہتے ہیں کہ اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کم خوری بڑھاپے کے عمل کو کس طرح روکتی ہے تو اس پر عمل کر کے انسانوں کی عمروں میں ۲۰ تا ۳۰ سال کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف ایک اور زاویے سے بھی تحقیق کر رہے ہیں۔ وہ اس فکر میں ہیں کہ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ جسم کا وہ نظام جو کم خوری کے نتیجہ میں طوالت عمر پر خوشگوار اثر پیدا کرتا ہے وہ کیسے کام کرتا ہے۔ اگر یہ راز کھل جائے تو کوئی دوا ایسی ایجاد کی جا سکتی ہے جو اس نظام کو اس طرح کا دھوکہ دے کہ گویا ہم جسم کو کم حرارے مہیا کر رہے ہیں اور پھر جو ہم چاہیں کھاتے پیتے رہیں۔ گویا رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت نہ گئی۔

سڈنی یونیورسٹی کے شعبہ غذا کے پروفیسر سٹوارٹ کو جب اس خبر پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے کہا کہ تحقیق یقیناً دلچسپ ہے۔ لیکن جب میں کھانے کی میز پر بیٹھا ہوں اور مزید کھانا چاہتا ہوں تو یہ ریسرچ میرا ہاتھ نہیں روک سکتی کہ میں اپنی معمول کی خوراک کم کر دوں۔ گویا غالب کا سا حال ہے کہ ؎

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

مذکورہ بالا تجربات تو بندروں پر کئے گئے تھے لیکن قبل ازیں یہ تجربات چوہوں اور کیڑوں مکوڑوں پر کئے گئے تھے اور ان سے بھی ایسے ہی نتائج حاصل ہوئے تھے۔ انسانوں پر ایسے تجربات ابھی نہیں کئے گئے لیکن تجربہ یہی بتاتا ہے کہ جو انسان ضرورت سے زائدہ کھانا نہیں کھاتے یا کم کر کے حقیقی ضرورت کی سطح پر لے آئے ان کا بلڈ پریشر کم ہوا۔ اچھا کولیسٹرل HDL بڑھا اور برا کولیسٹرل گھٹا جس سے دل کے امراض میں کمی ہوئی اور کینسر ہونے کا امکان بھی کم ہوا لیکن یہ ہوتا کیسے ہے۔ محققین کا خیال ہے کہ اس کا تعلق Matabolism سے ہے۔ یعنی غذا میں حراروں (Calories) کو کم کرنے سے جسم کا وہ کیمیائی عمل جو غذا کو قوت میں تبدیل کرتا ہے۔ فاضل مواد کو خارج کرتا ہے اور جسم کی نشوونما کرتا ہے وہ کم حرارے ملنے پر اپنا رخ افزائش (Growth and Development) سے موڑ کر بقا (Survival) کی طرف کر لیتا ہے۔ نیز بڑھاپے کا عمل زنگ لگنے کے عمل سے مشابہ ہے۔ جسم کے ایسے ایٹم یا ان کا گروپ جو ہمارے سانس کی آکسیجن سے مل کر (زنگ کی طرح Oxidise) ہوتے ہیں ان کو Free Redicals کہا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جسم جتنا زیادہ غذا حاصل کرتا ہے اتنے ہی زیادہ جسم میں Free Redicals بنتے ہیں اور اس عمل تکسید (Oxidation) سے بڑھاپا آتا ہے، طاقتوں کو زوال آتا ہے اور جسم پر جھریاں پڑتی ہیں۔ بازار میں اس عمل کو روکنے کے لئے Anti Oxidant وٹامنز وغیرہ کی جو بھرمار ہے اس کے پیچھے یہی سوچ کار فرما ہے۔ حقیقت کیا ہے وہ تو ماہرین ہی جانیں۔

محققین کہتے ہیں غالباً Matabolism انسانی گاڑی کے گیئر کو جو 'نشوونما' پر ہوتا ہے جب اسے کم حرارے ملتے ہیں تو "بقا" پر لے آتا ہے جس سے توڑ پھوڑ کم ہو کر عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اپنی گاڑی کو بلاوجہ ادھر ادھر نہ بھگائے پھریں۔ ضرورت کے مطابق احتیاط سے چلائیں تو گاڑی زیادہ عرصہ چلے گی۔

اخباری نمائندے نے ڈاکٹر راتھ سے سوال کیا کہ چلو مان لیا کہ جن جانوروں پر آپ نے تجربے کئے ہیں وہ غذا کی کمی (Malnutrition) کا شکار نہیں ہوئے بلکہ تندرست ہی رہے لیکن کیا بھوک کی وجہ سے ان کو ہر وقت کھانے کی اشتہاء نہیں لگی رہتی تھی اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ تھوڑا بہت بھوکے تو وہ ضرور رہتے ہونگے لیکن بھوکا رہنا بری بات نہیں۔ کئی تہذیبوں میں یہ بات عام کہی جاتی ہے کہ جب تمہارا پیٹ اسی (۸۰) فیصد بھر جائے تو دستر خوان سے اٹھ کھڑے ہو اگرچہ کچھ اور بھی کھا سکتے ہو۔

بھوک رکھ کر کھانے کی تحقیق ہمارے لئے نئی نہیں۔ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاندان نے کبھی جو کی روٹی دو دن مسلسل پیٹ بھر کر نہ کھائی یہاں تک کہ آپ وفات پا گئے۔ (بخاری و مسلم۔ از ریاض الصالحین روایت نمبر ۴۹۴ ترجمہ انگریزی از حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ)۔

نیز حضرت مقداد بن معدی کرب روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا کہ "کوئی آدمی اپنے کسی برتن کو بھی اس بری طرح نہیں بھرتا جس طرح اپنے پیٹ کو بھرتا ہے۔ وہ چند لقمے جو انسان کی کمر کو سیدھا رکھ سکیں وہ اس کے لئے کافی ہیں لیکن اگر اس نے ضرور ہی زیادہ کھانا ہے تو اسے چاہئے کہ پیٹ کے تیسرے حصے کو کھانے سے اور تیسرے حصے کو پانی سے بھرے اور بقیہ تیسرے حصے کو آسانی سے سانس لینے کے لئے فارغ رکھے"۔ (ترمذی روایت ۵۱۹ ایضاً)

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (بخاری مسلم روایت ۵۶۸ ایضاً)۔

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کا پیٹ جب کھانے پانی سے ستر پچھتر فیصد پُر ہو جائے تو وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے کیونکہ دو کا کھانا جب تین کھائیں گے تو ہر ایک کا پیٹ تقریباً ۷۰ فیصد پر ہو جائے گا اور جب تین کا چار کھائیں گے تو ہر کھانے والے کا پیٹ ۷۵ فیصد پر ہوگا اور ۲۵ فیصد خالی۔ یہ بات محققین کے لئے یقیناً دلچسپی اور حیرت کا باعث ہوگی کہ جو کچھ انہوں نے تجربات سے معلوم کیا ہے وہ ہمارے حکیم اعظم ﷺ پہلے ہی فرما چکے ہیں۔

☆......☆......☆

پشاور میوزیم کی سیر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت بدھؑ میں

بعض مشابہتیں

(مظفر چوہدری)

اگر آپ کو پشاور میوزیم کی سیر کرنے کا اتفاق ہو تو وہاں آپ کو حضرت بدھ علیہ السلام کے ماننے والوں کی پتھروں سے تراشی ہوئی سینکڑوں یادگاریں نظر آئیں گی۔ ان میں سے بعض ایسی ہیں جو ہمارے لئے دلچسپی کا باعث ہیں کیونکہ ان سے واضح طور پر حضرت بدھ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہت ثابت ہوتی ہے۔

سب سے دلچسپ چیز حضرت بدھؑ کا گھنگریالے بالوں والا مجسمہ ہے۔ اور غالباً پشاور میوزیم کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت بدھ کے گھنگریالے بالوں

حضرت بدھ کا گھونگریالے بالوں والا مجسمہ

والے مجسمے موجود ہیں۔ اور جس سر کے مجسمے کی تصاویر ساتھ منسلک ہیں یہ تو ماہرین کے لئے نہایت حیرانی اور دلچسپی کا باعث ہے اور ایک معمے کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ بدھؑ کے عموی امیج کے خلاف ہے۔

یقیناً آپ کا ذہن بھی آنحضرت ﷺ کی اس حدیث کی طرف گیا ہوگا جس میں "مسیح موسوی" کا حلیہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ "آپ کے بال گھنگریالے تھے"۔

ایک اور چیز جو آپ کو پشاور اور چکدرہ میوزیم میں نظر آئے گی وہ حضرت بدھ کی پیدائش کے منظر پر مشتمل کتبات ہیں۔ ان میں آپ کی والدہ کو ایک درخت کی شاخ کا سہارا لئے ہوئے دکھایا گیا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ اس کو ہلا رہی ہیں۔ یہ اس قرآنی بیان سے کس قدر مشابہ ہے جس میں فرمایا گیا ہے:

"هزّی الیك بجذع النخل تساقط الیك رطبا جنیا"

دوسری اہم بات اس تصویر میں یہ ہے کہ آپ کی بہن کو بھی ساتھ دکھایا گیا ہے۔ عیسائی لٹریچر میں اس بات کا حوالہ عام ملتا ہے کہ حضرت مریم مسیح کی پیدائش سے قبل اپنی بہن کے ہاں تشریف لے گئی تھیں۔

اس طرح بدھ مناظر میں بھی آپ کی بہن کو ولادت کے مراحل میں شریک دکھایا گیا ہے۔

قرآنی اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ پیدائش مسیح کے وقت حضرت مریم تنہا تھیں۔ تاہم عیسائی لٹریچر ایک اور عورت کی موجودگی کے بارے میں بتاتا ہے۔ پیدائش کے یہ مناظر بدھ اور عیسائی لٹریچر کے ارتباط پر ایک دلیل ہیں۔

بدھ کی عمر ایک سو بیس برس

ابوالفضل آئین اکبری میں لکھتا ہے:

"(بدھ)...... بنارس اور راجگر اور دیگر پرستش گاہوں میں کچھ عرصہ مقیم رہے اور دنیا کی سیاحت کے بعد کشمیر میں وارد ہوئے۔ اکثر ہندی اور اہل بنادر و کشمیر اور تبت خطا کے باشندے بودھ مذہب پر مائل ہوگئے۔ اور موجودہ زمانہ تک جو کہ سال چہلم ابھی ہے زمانہ بودھ وفات سے دو ہزار نو سو باسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ یہ نفس پر قادر اور صاحب خارق عادات تھے۔ بودھ نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔ فارس و عرب کے ذی علم افراد اس مذہب کو بخشی کہتے ہیں......(ابوالفضل۔ آئین اکبری صفحہ ۱۸۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر بھی احادیث میں ۱۲۰ برس بیان ہوئی ہے۔

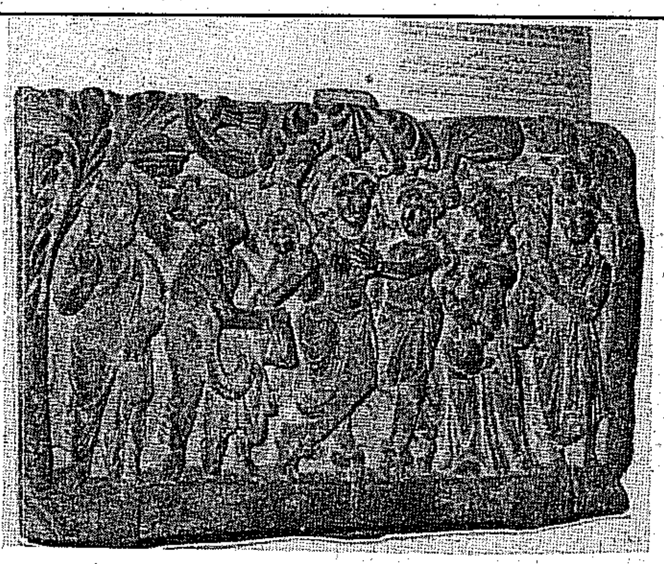

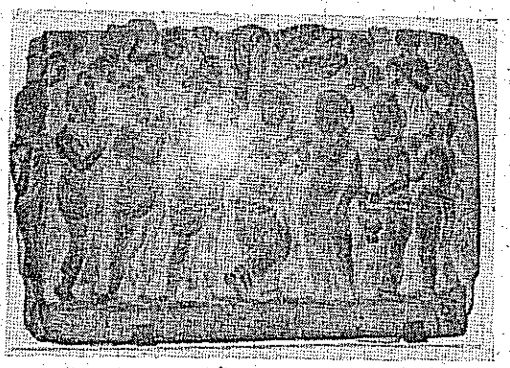

چکدرہ میوزیم میں ایک بچے کی پیدائش کا یہ منظر دکھایا گیا ہے

ایک عورت کو درخت کا سہارا لئے دکھایا گیا ہے جہاں ایک عورت اس کی مدد کر رہی ہے

متیا بدھ

حضرت بدھ کے گھونگریالے بالوں کا قریبی عکس

THOMPSON & CO.
SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road, Southfields,
London SW18 5SW
Tel: 0181-333 0921 & 0181-448 2156
Fax: 0181-871 9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ سے جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کی طرف سے ہمیں بھجوائے جاتے ہیں۔

-......☆......☆......☆......-

سراپا عجز و انکسار

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے نہایت ہی مخلص اور فدائی صحابی حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے بارے میں مکرم کرنل دلدار احمد صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا جون ۹۷ء میں شاملِ اشاعت ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ ادرحمہ ضلع سرگودھا میں ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے والد حضرت مولوی نظام الدین صاحبؓ ادرحمہ کے امام اور جید عالم تھے۔ والدہ بھی بہت نیک اور حافظہ قرآن تھیں۔ آپؓ کے بڑے بھائی حضرت حافظ عبدالعلی صاحبؓ B A; L L B کو حضورؑ کے ۳۱۳ر اصحاب میں شمولیت کا شرف حاصل تھا اور وہ ایک لمبا عرصہ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا بھی خدمت انجام دیتے رہے۔ ایک بار کسی نے حضرت حافظ صاحبؓ سے دریافت کیا "حافظ صاحب! کیا آپ بڑے ہیں یا مولوی شیر علی صاحبؓ؟"۔ حضرت حافظ صاحبؓ نے جواباً فرمایا "مولوی شیر علی صاحبؓ بڑے ہیں، تاہم پیدا میں پہلے ہوا تھا"۔

حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ نے پہلی دفعہ ۲۲ سال کی عمر میں ۱۸۹۷ء میں قادیان تشریف لاکر حضرت مسیح موعودؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۸۹۹ء میں آپؓ نے ایف۔سی کالج لاہور سے B.A. کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں ساتویں پوزیشن حاصل کی۔ پنجاب گورنمنٹ نے آپؓ کو سول جج کے اعلیٰ عہدہ کی پیشکش کی لیکن آپؓ نے قادیان جاکر اپنے آقا کے قدموں میں خود کو پیش کردیا۔ آپؓ سب سے پہلے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے اور ۱۸۹۹ء سے ۱۹۱۰ء تک یہ فرض نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ آپؓ کے متعلق فرماتے ہیں کہ ہر شاگرد گویا آپؓ کا عاشق زار تھا کیونکہ طلباء کو نہ صرف قابل ترین استاد مل گیا تھا بلکہ شفیق ترین باپ بھی میسر آگیا تھا۔ ان کے شاگرد بسااوقات ان کے ذکر سے قلوب میں رقت اور آنکھوں میں آنسو محسوس کرتے ہیں۔

حضرت مولوی صاحبؓ سکول کی ملازمت کے بعد رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" کے ایڈیٹر مقرر ہوئے اور نہایت شستہ انگریزی میں شاندار مضامین رقم کئے جن کے اہل زبان بھی معترف تھے۔ دوسری طرف سادگی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار آپؓ اپنے گھر کے قریب ہی اپنی بھینس چرا رہے تھے۔ گریبان کھلا اور سادہ سا لباس زیب تن تھا۔ دو انگریز افسر قادیان آئے اور گزرتے گزرتے آپؓ سے "ریویو آف ریلیجنز" کے ایڈیٹر کے مکان کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؓ انہیں ہمراہ لے کر اپنے گھر تشریف لائے اور اپنا تعارف کروایا تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ ہم تو سمجھے تھے کہ رسالہ کا ایڈیٹر کوئی انگریز ہوگا۔ ادارتی ذمہ داریوں سے فراغت کے بعد آپؓ حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے ماتحت قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ و تفسیر کیلئے مقرر ہوئے اور آپؓ کی بقیہ زندگی اسی پاکیزہ مشن کی بجاآوری میں گزری۔ اس مقصد کیلئے آپؓ ۳ سال کیلئے انگلستان بھی تشریف لے گئے۔

حضرت مصلح موعودؓ جب قادیان سے باہر تشریف لے جاتے تو بالعموم حضرت مولوی صاحبؓ کو ہی قادیان کا امیر مقامی مقرر فرمایا کرتے۔ ۲۴ء میں جب حضورؓ انگلستان تشریف لے گئے تو حضرت مولوی صاحبؓ پورے برصغیر کے امیر مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی صاحبؓ سے "السلام علیکم" کہنے میں پہل کرنا ناممکن نہیں تو بے حد دشوار ضرور تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بار فرمایا تھا کہ حضرت مولوی صاحبؓ جب امام الصلوٰۃ ہوتے تو "اھدنا الصراط المستقیم" اتنی بار پڑھتے کہ مقتدین کو ایسا احساس ہوتا جیسے گراموفون ریکارڈ کی سوئی اس آیت پر اٹک گئی ہو۔

حضرت مولوی صاحبؓ مجسم انکسار تھے۔ محترم ملک غلام فرید صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی غیر موجودگی میں ایک بار حضرت مولوی صاحبؓ نے نماز جمعہ پڑھائی اور پھر سنتیں شروع کیں تو اتنی لمبی ہوگئیں کہ مسجد نمازیوں سے خالی ہوگئی۔ مجھے کسی دوست کا انتظار تھا اس لئے بیٹھا رہا۔ آپؓ نماز پڑھتے رہے، پڑھتے رہے یہانتک کہ میں بھی چلا گیا۔ کچھ دیر کے بعد دوست کے ہمراہ واپس مسجد پہنچا تو مولوی صاحبؓ وہاں اکیلے اپنے بازوؤں کا تکیہ بنائے سو رہے تھے۔ شدید گرمیوں کے دن تھے۔ میں نے اپنے دوست کو بتایا کہ یہ مولوی صاحبؓ آجکل ہمارے امیر ہیں اور ہم انکی اسی طرح فرمانبرداری کرتے ہیں جیسے امیر المومنین کی لیکن یہ غریب دل انسان کس سادگی سے خالی زمین پر سو رہا ہے۔

محترم مولوی تاج الدین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ جلسہ سیرۃ النبیؐ میں تقریر کیلئے جالندھر جاؤں۔ میں نے بخار کی وجہ سے معذرت کردی۔ اگلے روز آپؓ نے ہدایت کی کہ ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ پیش کروں جو میں نے بھیج دیا۔ جلسہ سے ایک روز پہلے آپؓ میرے مکان پر تشریف لائے اور حال دریافت کرنے کے بعد مجھے کچھ رقم دے کر فرمایا یہ جالندھر جانے کا خرچ ہے...... مجھے کوئی اور موزوں آدمی نہیں مل سکا اسلئے آپ تشریف لے جائیں میں آپ کی صحت کیلئے دعا کروں گا۔ حضرت مولوی صاحبؓ نے کچھ اس انداز سے جانے کا ارشاد فرمایا کہ میں انکار نہ کرسکا اور اگلے روز علی الصبح گاڑی پر سوار ہونے کیلئے پلیٹ فارم پر پہنچا تو دیکھا کہ آپؓ پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہیں۔ میں نے مصافحہ کیا تو حضرت مولوی صاحبؓ مجھے ایک طرف لے گئے اور فرمایا "میں ایک جاہل اور بیوقوف آدمی ہوں۔ دراصل اپنے کلرک کے کہنے پر میں نے آپ سے ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ طلب کرلیا تھا ورنہ میری طبیعت ایسا نہیں چاہتی تھی۔ میں بہت شرمسار ہوں اور معافی مانگنے آیا ہوں"۔...... غور کیجئے یہ سراپا عجز و انکسار وہ شخص تھا جسے حکومت نے سول جج کا عہدہ پیش کیا تھا۔

حضرت مولوی صاحبؓ کے ایک عزیز مکرم بدر سلطان صاحب کا بیان ہے کہ میں نو دس برس کا تھا جب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ پر قادیان آیا اور آپؓ کے ہمراہ جلسہ گاہ پہنچا۔ آپ جوتوں کے قریب ہی خالی جگہ پر بیٹھ گئے تو یہ امر مجھے طبعاً ناگوار گزرا اور میں نے فوراً پوچھا کہ چچا جان لوگ تو آگے بڑھ بڑھ کر اپنی جگہ تلاش کرتے ہیں آپ کیوں جوتوں میں بیٹھتے ہیں۔ فرمایا "بیٹا! میں نے جوتوں میں ہی رہ کر سب کچھ حاصل کیا ہے!"۔ یہ فقرہ نہ صرف حضرت مولوی صاحبؓ کے انکسار پر مبنی ہے بلکہ ایک لفظی حقیقت بھی ہے۔ مضمون نگار سے بعض بزرگوں نے بیان کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں حضرت مولوی صاحبؓ مسجد مبارک میں اس جگہ بیٹھتے جہاں حضورؑ نے اپنے نعلین اتارنے ہوتے تھے۔ اور جب حضور نماز پڑھنے کیلئے تشریف لاتے تو حضرت مولوی صاحبؓ حضورؑ کے نعلین اپنی چادر کے دامن سے صاف کرتے اور پھر انہیں سیدھا کر کے رکھ دیتے۔

-......☆......☆......☆......-

عظیم نہر کی عظیم تاریخ

نہر سویز کے بارے میں جرمن مصنف پال ہرمن کی کتاب کے انگریزی ترجمہ سے اخذ کردہ بعض دلچسپ تاریخی معلومات روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۳ر جولائی میں محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے پیش کی ہیں۔

۸۲۵ء میں یوروپین بادشاہ شارلمین کے دربار میں ایک آئرش جغرافیہ دان ڈی سوئی لس نے ایک راہب کا ذکر کیا جو قریباً ۷۵۰ء میں یروشلم کی زیارت کے سفر میں ایک نہر سے گزرا جو دریائے نیل کو بحیرہ احمر سے ملاتی ہے۔ وہاں موجود ایک اور راہب فیڈیلس نے اس بات کی تصدیق کی کہ یروشلم کی زیارت کیلئے جانے والے عیسائی نیل پر سفر کرتے ہوئے بحیرہ احمر میں نیل کے دہانہ پر پہنچ جاتے ہیں۔...... ڈی سوئی لس کو تو یہ علم نہیں تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ صدی میں نہر سویز بنانے والوں کی پلاننگ ایک قدیم نمونہ پر مبنی تھی۔

بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کو نہر کے ذریعے ملانے کا کام رعمسیس ثانی نے کیا جو تیرھویں صدی ق م میں ہوا۔ بعد میں یہ نہر صحرا کی ریت کی نذر ہوگئی۔ ۷۰۰ سال بعد فرعون نکوہ نے اس نہر کی تجدید کروائی۔ ہیروڈوٹس نے اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ یہ نہر اتنی لمبی ہے کہ چار دن میں طے ہوتی ہے اور دو بڑے یونانی جہاز اس میں سما سکتے ہیں۔ نہر کا پانی نیل سے لیا جاتا تھا۔ ایک لاکھ ۲۰ ہزار مصری اس کی تعمیر میں ہلاک ہوئے۔ سو سال بعد ایرانی بادشاہ دارا نے نہر کو بہتر بنایا اور وسعت دے کر ۱۵۰ فٹ چوڑا اور ۲۰ فٹ گہرا کروایا اور کنارے پر پتھر لگوائے۔ پھر ایک لمبے زمانے تک اس نہر کا ذکر نہیں ملتا۔ ۵۰۰ سال بعد مؤرخ پلوٹارک کے مطابق ملکہ قلوپطرہ نے اپنا بیڑہ بحیرہ احمر میں پہنچانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی غالباً اس کے کچھ حصے ناقابلِ استعمال ہوچکے تھے۔

شہنشاہی دور کے رومن جغرافیہ دان اس نہر کو "ٹروجن کا دریا" کہتے تھے۔ قیاس ہے کہ شہنشاہ ٹروجن نے اس نہر کو ازسرنو جہاز رانی کے قابل بنانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ساتویں صدی میں فتح مصر کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ نے نہر دوبارہ جاری کی اور پھر سو سال تک اس میں جہاز چلتے رہے۔ ۷۷۰ء میں عباسی خلیفہ ابوجعفر نے نہر کے کچھ حصے بند کرادیئے تاکہ جنوبی عرب کے باغیوں کا راستہ مسدود کردیا جائے۔ پھر نہر سویز ایک لمبی خاموشی کا شکار ہوگئی۔ قریباً ۱۴۸۵ء میں ایسے سینا جانے والے عیسائیوں نے اس نہر کے آثار دیکھے۔ ان میں سے ایک لکھتا ہے "قاہرہ سے روانگی کے دوسرے روز ہم بحیرہ احمر پہنچے اور اگلے روز ایک کھائی پار کی جو مصر کے بادشاہ نے کھدوائی تھی اور پھر ایران کے بادشاہ دارا نے اور پھر ٹالمی (سکندر کا ایک جرنیل) نے اس کی تجدید کی۔ یہ سو فٹ چوڑی ہے یعنی ۵۳ قدم اور ۳۰ فٹ گہری ہے اور بحیرہ احمر کو بحیرہ روم سے ملاتی ہے مگر چونکہ بحر ہند کی سطح بحیرہ روم سے اونچی ہے اسلئے ان بادشاہوں نے نہر مکمل نہ کرنا چاہی کیونکہ نتیجۃً سارا مصر زیرِ آب آجاتا"۔

۱۶۷۱ء میں ایک معروف جرمن عالم نے شہنشاہ فرانس لوئی شانزدہم کو مصر فتح کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے لکھا کہ یہ فتح ہندوستان اور فرانس کی تجارت کا راستہ کھول دے گی اور عظیم الشان فتوحات کا ذریعہ بنے گی۔ بادشاہ نے تو اس مشورہ پر عمل نہ کیا لیکن یہ تحریر نپولین کو قدیم دفاتر سے مل گئی اور اس نے ۱۷۹۹ء میں فتح مصر کی مہم شروع کردی اور نہر کے نشانات تک پہنچ گیا۔ لیکن نپولین کے انجینئروں نے نہر کی تجدید کی تجویز پر سخت شبہات کا اظہار کیا۔ رعمسیس کے معماروں اور قرون وسطیٰ کے علماء کی طرح ان کا بھی خیال تھا کہ چونکہ بحیرہ احمر کی سطح بحیرہ روم سے چار فٹ بلند ہے اس لئے ایک مضبوط بند اور پشتوں کے بغیر نہر کی تعمیر سے بحیرہ ہند پھٹ کر سارے مصر کو زیرِ آب کردے گا۔ چنانچہ نپولین، فرانسیسی عوام اور پریس نے اس رائے کا احترام کیا اور صرف فرانس کے ماہر طبیعات اور حساب دان لاپ لیس نے اس کی تردید کی اور ثابت کیا کہ سمندروں کی سطح میں کوئی فرق نہیں۔ مگر اس کی کسی نے نہ سنی۔ بالآخر ۱۸۴۶ء میں اس مردہ نہر کو نئی زندگی ملی۔

-......☆......☆......☆......-

روزنامہ "الفضل" ۲۵ر جولائی میں مطبوعہ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کی نظم سے چند اشعار پیش ہیں :

رات کو کہکشاں، قمر دیتے
دن کو رنگینیٔ سحر دیتے
پا بجولاں اگر نہ ہوتے ہم
آسمانوں پہ پاؤں دھر دیتے
کاش کچھ اپنے ہاتھ میں ہوتا
گل و گلزار بحر و بر دیتے
یوں تو پل پل جئے مرے پل پل
تجھ کو پل پل کی کیا خبر دیتے؟

-......☆......☆......☆......-

یادگار تحفہ

محترم منشی سبحان علی صاحب کا ذکرِ خیر مکرم نصیر احمد صاحب کے قلم سے روزنامہ "الفضل" ۲۹ر جولائی کی ایک پرانی اشاعت سے منقول ہے۔ محترم منشی صاحب اہل و عیال کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی خاص کوشش فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کراچی میں ملازم تھے تو خود بھی بہت سادگی سے وقت گزارا اور اپنے بچوں کو لاہور میں تھوڑی سی رقم بھیجا کرتے اور ہر ماہ کچھ رقم پس انداز کیا کرتے۔

ایک مرتبہ جلسہ سے چند روز قبل آپ لاہور پہنچے اور کہا کہ میرے بعض ساتھیوں نے کراچی سے اپنے عزیزوں کیلئے تحائف بھیجے ہیں لیکن میں آپ کیلئے کچھ نہیں لایا کیونکہ یہ چیزیں کسی وقت خراب ہوجائیں گی لیکن میں آپ سب کو جلسہ سالانہ پر لے جاؤں گا جس کے فیوض دائمی ہیں اور اگر میں کوئی تحفہ خریدتا تو جلسہ میں شمولیت کے قابل بھی نہ ہوسکتا۔...... اس موقعہ پر ایک دوست نے آپ کو کراچی سے لاہور تک سفر کیلئے ایک میچ کی ٹیم میں شامل ہوجانے کا مشورہ دیا تھا تاکہ آپ کا کرایہ نصف لگے لیکن آپ نے فرمایا کہ میں ایک خالص دینی غرض سے یہ سفر کررہا ہوں اس طرح مالی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش سے نیت میں فرق آجائے گا۔ چنانچہ آپ نے اس پیشکش کو مسترد کردیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
10/10/97 - 16/10/97

Please Note that programme and timings may Change without prior notice.
Details of Programmes are Announced After Every Six Hours.
All times are given in British Standard Time.
For more information please phone or fax +44 181 874 8344

Friday 10th October 1997
7 Jamadi Al Awwal

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - History of Ahmadiyyat (Part) 16(R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 35 (22.6.94)(Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Homoeopathy Class with Huzur(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Mushaira: Saleem Shah Jehan Puri kay saath aik shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class
11.00	Computers For Everyone -Part 28
12.05	Tilawat, News
12.30	Daroud Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Live from Fazl Mosque , London,UK
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with French speaking friends
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
18.05	Tilawat, Hadith
18.35	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service: 1)Ihre Fragen 2) Willkommen in Deutschland - Dinosaurierfreilicht Museum
20.00	Urdu Class
21.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan - "First Aid"
21.30	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
22.45	Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends

Saturday 11th October 1997
8 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA USA Production: Response To Phil Arms, A Christian Priest By: M.A. Cheema - Part 22
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Computers For Everyone -Part 28
05.00	Huzoor's Mulaqat with French Speaking Friends
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Saraiki Programme
08.00	Medical Matters with Dr Mujeeb-ul-Haq Khan
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Urdu Class
11.00	AlFazl Forum "Ta'aleem"
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Children's Class
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Arabic Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner: Quiz, Ideal Public School Rabwah VS AlAhmed Cambridge Academy Rabwah
19.00	German Service: 1)Volleyball Turnier 97 2) Der Diskussionskreis (Zukunftsvorstellungen II) 4. Nazam
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Children's Class (R)
23.30	Learning Chinese

Sunday 12th October 1997
9 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner: Quiz, Ideal Public School Rabwah VS AlAhmed Cambridge Academy Rabwah
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk - "Tech Talk'
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Class -(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Quiz, Ideal Public School Rabwah VS AlAhmed Cambridge Academy Rabwah
07.00	Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec.10.10.97
08.00	Question & Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Around The Globe
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Indonesian Hour - Liqaa Ma'al Arab with Indonesian Translation (18.9.95)
14.00	Bengali Programme
15.00	Huzoor's Mulaqat with English speaking friends
16.00	Liqaa Maal Arab
17.00	Albanian Programme - 'Hyrje Ne Islam' - Introduction to Islam - Part 5
18.05	Tilawat ,Hadith
18.35	Children's Corner - Waqfeen-e-Nau Programme
19.00	German Service: 1) Physik "Wiederholung + Krafte" 3) Ein Treff in Koln
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi on 'Love of Allah'
21.30	Dars-ul-Quran (No. 17) (1996) By Huzoor- Fazl Mosque , London
23.30	Learning Chinese

Monday 13th October 1997
10 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner:Waqfeen-e-Nau Programme
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Huzoor's Mulaqat With English Speaking friends(R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Waqfeen-e-Nau
07.00	Dars-ul-Quran (No. 17) (1996) By Huzoor, Fazl Mosque, London (R)
08.30	Bait Bazi on 'Love of Allah'
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Sports :Cricket Match, Rabwah
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor
19.00	German Service
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
22.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Norwegian

Tuesday 14th October 1997
11 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Sports:Cricket Match, Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Homoeopathy Class With Huzoor
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Huzoor (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings-Rohani Khazaine
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Medical Matters: 'Glaucoma', Guest:Dr Naseer Ahmad Mansoor -Host: Dr Sultan A Mobasher
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour - Friday Sermon with Indonesian Translation (17.2.95)
14.00	Bengali Programme
15.00	Tarjumatul Quran Class (N)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

Wednesday 15th October 1997
12 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner :Yassarnal Quran
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters:'Glaucoma', Guest:Dr Naseer Ahmad Mansoor -Host: Dr Sultan A Mobasher
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
05.00	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner: Yassarnal Quran
07.00	Quiz Programme:'Ma'aloomat-e-Aamah'
07.30	Speech
08.30	Around The Globe -Hamari Kaenat
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih-i-Maud (A.S)
312.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Programme
14.45	Tarjumatul Quran Class (R)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	French Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah : Aloo ke Kebab
21.45	Tarjumatul Quran Class (R)
23.00	Learning Turkish
23.30	Arabic Programme

Thursday 16th October 1997
13 Jamadi Al Thani

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Canadian Horizon
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Turkish (R)
04.30	Arabic Prog. - Qaseedah/Nazm
04.45	Tarjumatul Quran Class (R)
06.05	Tilawat, Hadith, News.
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Huzoor(R)
07.00	Sindhi Prog. -Translation of Friday Sermon By Huzoor - 2.2.96
08.00	Quiz Prog: History of Ahmadiyyat - Part 17
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Al Maidah: Aloo ke kebab
11.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 36 (13.7.94) - Part 1
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Indonesian Hour - 1)Pidato Jalsa Salana'97 - Dr H Sugiat Ahmad Sumadi 2) Nazm/Syair Poem - Farid Wajdi dan Pusdik Mubarak
14.00	Bengali Programme
15.00	Homoeopathy Class With Huzoor
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Russian Programme
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner : Yassarnal Quran
19.00	German Service
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Mushaira - Aik Shairy Nashist
20.00	Homoeopathy Class With Huzoor
23.00	Learning Dutch

Some Highlights

Programmes With Huzoor

Everyday :
Liqaa Ma'al Arab & Urdu Class
Monday & Thursday :
Homoeopathy Class
Tuesday & Wednesday :
Tarjumatul Quran Class
Friday :
Friday Sermon
Mulaqat with French/Urdu Speaking Guests
Saturday :
Children's Class
Question & Answer Session
Sunday :
Mulaqat with English Speaking Guests
Dars-ul-Quran

Programmes in Different Languages

Everyday	German, Bengali & Indonesian
Sunday	Albanian
Monday	Turkish
Tuesday	Norwegian
Wednesday	French/Swahili
Thursday	Russian / Bosnian

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 4 Friday, October 10, 1997 No. 41

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

کلیسیا، منشیات کے عادی لوگوں کی جنت بن گئی

پاکستان کے ایک پادری میجر ٹی۔ ناصر صاحب نے گوجرانوالہ کے مسیحی ماہنامہ "کلام حق" (مئی ۱۹۹۷ء) میں پاکستانی کلیسیا کے مظالم اور اس کی حالت زار کی منظر کشی کی ہے جو صلیب پرستوں کے لئے عبرت کا نشان ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:

کے۔ ایل۔ ناصر نامی شخص کو کس جرم کی سزا دی گئی، کس قانون کے تحت مشنریوں اور ان کے خوشامدیوں نے ان کو پادری کے عہدے سے معزول کیا، کس جرم میں موت کے بعد بھی ان کے خلاف مقدمات قائم ودائم ہیں۔ کے۔ ایل۔ ناصر نے زندگی بھر جو کچھ کیا اور کہا اعلانیہ کہا اور کیا ہے۔ کوئی شخص جو اس بات کی گواہی دے سکے کہ اس شخص نے مسیحیت کے بنیادی عقائد کے خلاف سرعام یا نجی محفل میں کوئی بات کی؟ بلکہ اس نے تو مسیحیت کے خلاف نہ صرف تحریری و تقریری طور پر آواز اٹھائی بلکہ ایسے ہر فتنے کو سختی سے دبادیا۔ اگر آج اردو اور انگریزی بائبل اپنی اصل صورت میں کلیسیاء پاکستان کے پاس موجود ہے تو وہ صرف کے۔ ایل۔ ناصر کی مزاحمت کی وجہ سے ہے۔ ورنہ مشنری اور اس کے ایجنٹ کب سے اپنی تخلیق کی ہوئی انگریزی بائبل اور اس کے اردو ترجمے کو کلیسیاء پاکستان پر ٹھونس چکے ہوتے۔ انگریزی بائبل میں تبدیلی R.S.V اور دیگر ترجموں کی صورت میں بائبل سوسائٹی لاہور سے صرف ۸۰ روپے میں دستیاب ہے۔ اس کے اردو ترجمے کے لئے بائبل میں قطع وبرید کی تمام تیاری ہو چکی تھی کہ مشن کے مجرم نے مشنریوں کی اس گھناؤنی سازش کا علم ہوتے ہی بروقت کلیسیاء پاکستان کو متنبہ کر دیا اور اردو بائبل تبدیلی سے بچ گئی۔ حالانکہ مشن کے مراعات یافتہ اس گھناؤنی سازش میں برابر کے شریک تھے۔ اپنی ناکامی سے تیخ پا یہ لوگ اپنی شکست سے بھنا اٹھے۔ کے۔ ایل۔ ناصر کے خلاف تعزیریں لگیں۔ سیمنری سے نکال دیا گیا۔ وہ سیمنری جو اپنی صفائی، ہریالی اور خوبصورتی کی وجہ سے گوجرانوالہ میں منفرد مقام رکھتی تھی۔ آج اجڑی پڑی ہے۔ اس کی خوبصورتی کو قائم رکھنے کی ہر کوشش "سٹے آرڈرز" (Stay Orders) اور مقدمات کی بھینٹ چڑھ گئی۔ آج وہ جگہ اجڑے دیار کا عبرتناک نمونہ بن گئی ہے۔ جو جگہ کبھی کلیسیا گوجرانوالہ کے لئے جنت تھی آج وہ جگہ منشیات کے عادی لوگوں کی جنت بن گئی ہے"۔ (صفحہ ۱۶)۔

اس مضمون میں انہوں نے اس دور کے مشنریوں اور ان کے گماشتوں کو دنیا کی بدترین مخلوق قرار دیتے ہوئے کھلے لفظوں میں اعلان جنگ کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"قومی انتخابات کے موقع پر ایک خاص امیدوار کے لئے سیمنری کے پرنسپل سمیت سارے غیر قانونی و غیر آئینی پادری دن رات بھاگ دوڑ نہیں کرتے؟ یہ کارروائی P.C.P. کے قوانین کی کس شق کے تحت جائز ہے اور اس کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوتی؟ کیا کے۔ ایل۔ ناصر نے سیمنری کو ملکی مسیحی سیاست کا اکھاڑا بنایا تھا؟ کوئی مشن کا ٹھیکیدار یہ بات ثابت نہیں کر سکتا۔ کے۔ ایل۔ ناصر کا قصور تھا تو یہ کہ وہ مشنری کے منہ پر صاف بات کرنے کے عادی تھے۔ انہوں نے کبھی مشنری کا بریف کیس نہیں اٹھایا تھا۔ کبھی اس کی خوشامد کی نہیں تھی، کبھی اس کے گھر یا دفتر میں صرف "سلام" کرنے کے لئے حاضری نہیں دی تھی۔ اور یہ وہ ناقابل معافی جرائم تھے جو کے۔ ایل۔ ناصر نے نہ صرف خود کئے بلکہ ہمیں ان جرائم کی تربیت دی جو ان خود ساختہ خداؤں (مشنریوں اور ان کے ییس مین Yes men) کو بالکل اچھے نہ لگے۔ بائبل میں تبدیلی خود کی اور الزام کے۔ ایل۔ ناصر پر لگادیا۔ "ان چوروں نے الٹا کوتوال کو ڈانٹ دیا" ایسے مجرم خدا کو کیا جواب دیں گے؟ شاید یہ کہ "جناب عالی ہمارے پاس چندوں کی رقم کے کروڑوں روپے ہیں۔ ہم کلیسیاء کے خادم نہیں حاکم ہیں۔ لہذا آپ کو ہم سے جواب طلبی کا کوئی اختیار نہیں۔ یقین کیجئے یہ لوگ ایسا ہرگز کریں گے۔ ایسے ضمیر فروشوں کو دیکھ کر تحریر میں تلخی نہ آئے گی تو اور کیا آئے گا۔ کیونکہ آج کا مشنری اور اس کے گماشتے دنیا کی بدترین مخلوق ہیں۔ جنہوں نے پاکستانی کلیسیاء کو اپنی "کالونی" بنا رکھا ہے۔ اور ہم جیسے آزادی کے مجرم ان غلامی پسند حاکموں کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ اگر ملکی قانون ان کو اجازت دے تو یہ ہمیں سرعام پھانسی پر لٹکادیں۔ ہماری موت کے خواہش مند کلیسیا کی لوٹی ہوئی دولت کے بل بوتے پر ہمیں ذہنی اذیت دے کر کے۔ ایل۔ ناصر اور ان کے ساتھیوں کی طرح موت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔

یہ نہیں جانتے کہ ہم اپنے موقف کے لئے مرنا جانتے ہیں لیکن جب ان کی باری آئے گی تو یہ چوہوں کی طرح ادھر ادھر زندگی کی تلاش میں بھاگتے نظر آئیں گے۔ اور وہ وقت زیادہ دور نہیں۔ ہم نے اعلان جنگ کر دیا ہے اور یہ بھی سمجھا دیا ہے کہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہوتا ہے۔ ہم ان پر بزدلوں کی طرح چھپ کر وار نہیں کریں گے۔ للکار کر حملہ کریں گے۔ پیٹھ میں چھرا نہیں گھونپیں گے بلکہ ان پر سامنے سے وار کریں گے۔ بچ سکتے ہیں تو اپنا بچاؤ کر لیں ورنہ ہتھیار ڈال دیں۔ ہماری جنگ کا میدان ہماری مرضی کا ہوگا۔ جنگ کی حکمت عملی مختلف ہوگی لیکن مقصد صرف مشنریوں اور ان کے گماشتوں کی مکمل شکست اور تباہی"۔

(صفحہ ۱۷)

خریداران الفضل سے گذارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

ایم ٹی وی احمدیہ پر ایک منظر کو دیکھ کر

رہ حبیب میں سب کچھ نثار کرتے ہیں
ہم ایک بار نہیں باربار کرتے ہیں

بسا کے دل میں محبت کی اک نئی بستی
مکانِ دل کے مکینوں سے پیار کرتے ہیں

وہ اپنے روئے منور کی بے حجابانہ
جھلک دکھا کے بہت بےقرار کرتے ہیں

خدا کا نور برستا ہے لاکلام ان پر
وہ اپنے چہرے کو جب آشکار کرتے ہیں

کسی میں تاب نہیں ہے کہ ان کو دیکھ سکے
جو بے نقاب رخ تابدار کرتے ہیں

وفا و مہر میں یکتائے روزگار ہیں وہ
کہ ہم پہ لطف و کرم بےشمار کرتے ہیں

لگی ہوئی ہیں تری راہ میں مری آنکھیں
مرے نگار ترا انتظار کرتے ہیں

ترے جنون محبت کی بےخودی میں بسر
ہم اضطراب سے لیل و نہار کرتے ہیں

کیا ہوا ہے ترے ساتھ ایک عہد وفا
ہم اپنے "عہد" کو پھر استوار کرتے ہیں

عدو جو اپنی غلط کاریوں پہ نازاں ہیں
وہ حق سے پہلو تہی اختیار کرتے ہیں

خدا بچائے گا ہر ظلم سے تشدد سے
ہم اس کے در پہ ہی آہ و پکار کرتے ہیں

ہمیں کسی سے بھی کچھ نفرت و عناد نہیں
خدا کے واسطے ہم سب سے پیار کرتے ہیں

خدا نے صبر و سکینت دیئے مصائب میں
اسی کے فضل پہ ہم انحصار کرتے ہیں

نہیں کچھ اس کے سوا شاد جنت الفردوس
وہ اپنے بندوں میں تجھ کو شمار کرتے ہیں

(محمد ابراہیم شاد)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ماؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں:-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔